

تعلیم القرآن (۲)

قلبی

خطبات احمد و عیدین

مع اردو و تقاریر

تقریظ

حضرت الحاج مولانا عبداللطیف صاحب مدظلہ الان کتوال مسجودہ علی

خلیفہ اجل حضرت مولانا شاہ محمد سعد اللہ صاحب مدظلہ

ادارہ فیضانِ حضرت گنگوہی رح

حسب ایما

حضرت مولانا محمد اصغر صاحب مدظلہ

شیخ الحدیث جامعہ رزویہ تاجپور سہانپور

تالیف

حضرت الحاج مولانا عبدالخالق صاحب مظاہر

بانی و مہتمم مرکز العلوم الشرعیہ العصر محمدیہ ناظر پور سہانپور

مکتبہ فیضانِ اصغر جامعہ رزویہ (دوکان نمبر ۴۶) رزویہ سہانپور
(فون 9358370600)

طابع و نامہ

باسمِ تعالیٰ

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب..... سلسلہ تعلیم القرآن - ۴ (خطبات جمعہ وعیدین)

حسب ایما..... حضرت الحاج مولانا محمد اصغر صاحب مدظلہ

شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ ریڈمی تاجپورہ

تالیف..... حضرت الحاج مولانا عبدالحق صاحب مظاہری

بانی و مہتمم ”معہد اصغر“ ناظر پورہ سہارنپور

کمپوزنگ..... محمد عارف مظاہری، فون 9837327419

باہتمام..... مولانا عبدالبہادی مظاہری

9358370600, 9319818111

ادارہ فیضانِ حضرت گنگوہی رح

ملنے کے پتے

- ☆ مکتبہ امداد الغرباء سہارنپور
- ☆ مکتبہ رشیدیہ سہارنپور
- ☆ مکتبہ الشیخ سہارنپور
- ☆ مکتبہ یادگار شیخ سہارنپور
- ☆ مکتبہ علمیہ سہارنپور

دیوبند کے بھی معیاری کتب خانوں پر دستیاب ہے

فہرست عند وین

۴۷ (عربی)	احکام زکوٰۃ	۴	انتساب
۴۹ (اردو)	احکام زکوٰۃ	۴	تہدیہ
۵۳ (عربی)	احکام روزہ	۵	تقریظ
۵۶ (اردو)	روزہ رمضان	۶	دعاۓ کلمات
۶۱ (عربی)	احکام حج	۷	پیش لفظ
۶۳ (اردو)	احکام حج	۹	ضروری باتیں
۶۸ (عربی)	فضائل تقویٰ	۱۲	خطبہ کیا ہے
۷۰ (اردو)	تقویٰ کے فضائل	۱۳	شرائط جمعہ
۷۴ (عربی)	فضائل توبہ	۱۴	خطبہ کا رکن
۷۶ (اردو)	فضائل توبہ	۱۵	خطبہ کے صحیح ہونے کی شرط
۸۰ (عربی)	فضائل اعمال صالحہ	۱۵	خطبہ کی سنتیں
۸۲ (اردو)	فضائل اعمال صالحہ	۱۶	خطبہ کے مستحبات
۸۷ (عربی)	فضائل علم	۱۷	خطبہ میں ہاتھ چلانا
۸۹ (اردو)	فضائل علم	۱۷	خطبہ کے وقت بیٹھنے کا طریقہ
۹۳ (عربی)	فضائل صبر و شکر	۱۷	خطبہ کے وقت چہرے کا رخ
۹۵ (اردو)	فضائل صبر و شکر	۱۸	خطبہ کے مسائل
۱۰۰ (عربی)	اطاعت والدین	۲۴	جمعہ پڑھنے کے بعد دوسری جگہ خطبہ دینا
۱۰۲ (اردو)	اطاعت والدین	۲۵	نماز سے پہلے خطبہ
۱۰۷ (عربی)	خطبہ ثانیہ برائے جمعرات و عیدین (عربی)	۲۶	نماز پڑھے بغیر خطبہ دینا
۱۰۹ (عربی)	خطبہ ثانیہ برائے جمعرات و عیدین (عربی)	۲۶	خطیب کو لقمہ دینا
۱۱۱ (عربی)	خطبہ ثانیہ برائے جمعرات و عیدین (عربی)	۲۶	خطبہ کی غلطی کا حکم
۱۱۳ (عربی)	خطبہ نکاح	۲۶	خطبہ جمعہ سے قبل وعظ
۱۱۴ (اردو)	فضائل نکاح	۲۸ (عربی)	توحید خداوندی
۱۱۹ (عربی)	خطبہ عید الفطر	۳۰ (اردو)	توحید خداوندی
۱۲۱ (اردو)	احکام و فضائل عید الفطر	۳۵ (عربی)	اطاعت رسول ﷺ
۱۲۹ (عربی)	خطبہ عید الاضحیٰ	۳۷ (اردو)	اطاعت رسول ﷺ
۱۳۱ (اردو)	احکام و فضائل عید الاضحیٰ	۴۱ (عربی)	تاکید نماز
	☆☆☆	۴۳ (اردو)	تاکید نماز

انتساب

☆ مشفق والدین اور ان اساتذہ کے نام جن کی آغوش تربیت
و توجہات کے طفیل یہ کتاب وجود پذیر ہوئی

تہد یہ

ملت کے ان افراد کیلئے جو قرآن کریم سے اپنا تعلق چاہتے ہیں۔

ان افراد کیلئے جو آیات قرآنیہ سے خطبہ دینا چاہتے ہیں۔

ان طلبہ کیلئے جو عبادات و اعتقادات کا ماخذ قرآن میں دیکھنا چاہتے ہیں۔

ان افراد کیلئے جو حفظ اور صحیح خطبات دینا چاہتے ہیں۔

ان افراد کیلئے جو خطبہ کو سمجھنا چاہتے ہیں۔

تقریظ

عارف باللہ حضرت الحاج الشاہ مولانا **عبداللطیف** صاحب مدظلہ
خليفة اجل حضرت مولانا شاہ محمد اسعد اللہ قدس سرہ ناظم اعلیٰ مظاہر علوم وقف سہارنپور

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ! اما بعد !
قرآن کریم کے ساتھ شغف اور تعلق خواہ کسی بھی حیثیت سے ہو مدوح ہے
ماشاء اللہ عزیز محترم مولانا عبدالخالق صاحب مظاہری بانی و مہتمم ”معہدا صغر“
کو اللہ جل شانہ نے اس مبارک خدمت کیلئے منتخب فرمایا ہے۔
موصوف نے تعلیم القرآن کے نام سے مفید عناوین پر کئی کتابیں تالیف فرمائی ہیں،
”قرآنی خطبات جمعہ و عیدین“ کے نام سے یہ چوتھا حصہ پیش کرنے کی سعادت ان کو
حاصل ہوئی ہے۔

موصوف کی سابقہ تالیفات پر فقیہ الاسلام حضرت مولانا مفتی مظفر حسین صاحب
نور اللہ مرقدہ کا مقدمہ اور دعائیہ کلمات و تائید و تقریظ ثبت ہے جو ان کی تالیفات کی
قبولیت کی ضمانت ہے، ان شاء اللہ یہ تالیف بھی قبولیت تامہ و عامہ حاصل کرے گی،
موصوف ایک صالح عالم دین ہیں تزکیہ نفس سے مزین ہیں اور حدیث و قرآن کی اہم
خدمات میں مصروف ہیں۔ اللہ رب العزت مزید ترقیات سے نوازے اور اپنے اکابر کا
سچا جانشین بنائے آمین۔

عبداللطیف مظاہری اسعدی
۲۰ شعبان المعظم ۱۴۲۷ھ

دعاۓ کلمات

ذوالمجد والکرم والد محترم حضرت الحاج مولانا محمد اصغر صاحب دام ظلہ
شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ ریڈھی تاجپورہ

الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين! اما بعد!
عزیزی لخت جگر مولوی حافظ عبد الخالق سلمہ (اطال اللہ عمرہ) جو مظاہر علوم وقف
میں حدیث و تفسیر کے استاد رہے ہیں ان کی محنت و کوشش سے بحمد اللہ اس سے قبل آٹھ
کتابیں قرآن و حدیث، فقہ و وعظ کے موضوع پر قبولیت نامہ و عامہ حاصل کر چکی ہیں اب
یہ ”قرآنی خطبات جمعہ و عیدین“ کے موضوع پر نویں کتاب ہے فالحمد للہ علی ذالک۔

علوم دینیہ و قرآنیہ کی نشر و اشاعت صدقہ جاریہ ہے جس کا ثواب اضعا فامضاعفہ
ہوتا ہے، فدوی کیلئے باعث مسرت ہے چونکہ خود ولد صالح اور اس کے صالح اعمال
میں ماں باپ کا برابر حصہ ہوتا ہے، فدوی دل سے دعا گو ہے کہ اللہ رب العزت اس
کتاب کو بھی قبولیت نامہ و عامہ عطا فرمائے اور مزید اخلاص کے ساتھ تعلیم القرآن
کے اس سلسلۃ الذہب کی تکمیل کے مواقع فراہم فرمائے اور صحت و سلامتی اور صلاح
وفلاح سے نوازے۔

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

محمد اصغر غفرلہ

(شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ ریڈھی تاجپورہ)

۲۸/شوال المکرم ۱۴۲۷ھ

باسمہ تعالیٰ سبحانہ

پیش لفظ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ وَالصَّلَاةُ
وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ آمَنَّا بَعْدُ.

پیش نظر کتاب ”قرآنی خطبات جمعہ و عیدین“ سلسلہ تعلیم القرآن کی چوتھی قسط ہے، اس سے قبل قرآنی اوامر قرآنی نواہی، منکرین اسلام کی کہانی قرآن کی زبانی بحمد اللہ تین قسط شائع ہو چکی ہیں اس کتاب کا نام ”قرآنی خطبات جمعہ و عیدین“ اسلئے رکھا گیا کہ اس میں قرآن کریم سے ثابت ہونے والے اعتقادی ایمانی احکام اور عباداتی مضامین کا خطبات کے طور پر ذکر ہے، قرآن کریم وہ جامع کتاب اور ہدایت نامہ ہے جس میں انسانی زندگی سے متعلق ضروری اصول مذکور ہیں اس میں جہاں اعتقادات کا بیان ہے وہیں عبادات و ایمانیات سے متعلق احکام کا بھی ذکر ہے ذہن میں ایک عرصہ سے یہ خیال پیدا ہو رہا تھا کہ ”قرآنی عبادات و احکام پر مشتمل خطبات برائے جمعات و عیدین ترتیب دئے جائیں اور ساتھ میں ان سے متعلق اردو تقاریر بھی تحریر کر دی جائیں تاکہ خطبہ جمعہ سے قبل وہ تقاریر خطباء حضرات فرمادیا کریں جس سے خطبہ کا مفہوم بھی عوام کے سامنے آجائے اور خطبہ کی افادیت معلوم ہو سکے نیز خطبہ کا صحیح تلفظ ہو سکے۔

یہ مبارک سلسلہ تعلیم القرآن درحقیقت قرآن کریم کے ساتھ شغف اور تعلق کی

معمولی سی کوشش ہے کہ افراد ملت اس سے محفوظ اور بہرہ ور ہو سکیں خدائے وحدہ لا شریک لہ کا بے انتہا شکر ہے کہ اس نے بندہ کی اس دیرینہ خواہش اور آرزو کو پورا فرمایا جس میں بالخصوص فقیہ الاسلام قدس سرہ کی مخصوص توجہات اور دعائیں ہمیشہ بندہ کے ساتھ شامل حال رہیں اس سے پہلے بھی تالیفات پر حضرت والا کا مقدمہ و تقریظ موجود ہے جن میں حضرت کی یہ دعا موجود ہے کہ اللہ رب العزت عزیز موصوف کو مزید قرآن و حدیث کی خدمت کی توفیق ارزانی فرمائے، بندہ خیال بلکہ یقین رکھتا ہے کہ یہ کتاب حضرت والا کی مقبول دعا کا ثمرہ ہے اللہ رب العزت اس کو مفید و مقبول عام و خاص بنائے، ساتھ ہی وہ محبت ہمدرد اور حضرات لائق شکر ہیں جن کی مخلصانہ کوششوں اور تعاون سے یہ کتاب وجود پذیر ہوئی اللہ رب العزت ان کو بھی اپنی شایان شان بہترین بدلہ عطا فرمائے۔

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ۔

عبدالخالق عفی عنہ

بانی و مہتمم

مرکز العلوم الشرعیۃ والعصریہ

”معہد اصغر“ ناظر پورہ سہارنپور

ضروری باتیں

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى
امابعد! پیش نظر کتاب ”قرآنی خطبات“ سلسلہ تعلیم القرآن کی چوتھی
کوشش ہے۔

(۱) یہ بات بار بار محسوس ہوتی رہی ہے کہ اکثر خطباء حضرات جمعہ کے
دن خطبات کی کسی کتاب میں دیکھ کر خطبہ دیتے ہیں اور عربیت سے
ناواقفیت یا کم واقفیت کی وجہ سے اکثر ایسی غلطیاں کر جاتے ہیں جن سے معنی
و مقصد بدل جاتا ہے اس لئے داعیہ پیدا ہوا کہ اگر آیات قرآنی سے خطبہ کا
معمول بنایا جائے تو غلطی نہیں ہوگی چونکہ خطیب، عالم یا کم از کم حافظ و قاری
ضرور ہوتا ہے اور قرآن کو حتی الامکان صحت کے ساتھ ہی پڑھنے کا اہتمام کیا
جاتا ہے۔ اس لئے قرآنی خطبات کے نام سے یہ مجموعہ پیش خدمت ہے۔
خطبہ کے اندر ضروری امور خدا کی حمد و ثناء اور حضور پاک ﷺ پر درود اور احکام
شرع و ذکر الہی اور دعاء ہیں جن کا ان خطبات میں پورا خیال رکھا گیا ہے۔
اس تفصیل سے بخوبی علم ہو گیا ہوگا کہ اس مجموعہ کی اشاعت کا مقصد سابقہ
خطبات کی عدم افادیت یا ان کا نقص ہرگز نہیں ہے بلکہ حتی الامکان غلطی سے
اپنے آپ کو بچانا ہے۔

(۲) اس مجموعہ میں عیدین و نکاح کے علاوہ بارہ خطبے جمع کئے گئے ہیں جو
اسلام کی ضروری معلومات سے تعلق رکھتے ہیں مثلاً توحید رسالت، نماز،

روزہ، زکوٰۃ، حج، تقویٰ، توبہ، فضائل اعمال صالحہ، ضرورت علم، صبر و شکر، اطاعت والدین، یہ خیال کرتے ہوئے کہ ایک خطبہ ایک ماہ کے جمعرات میں پڑھا جائے تاکہ خطبہ کا مضمون ذہن میں محفوظ رہ سکے یا پھر علی الترتیب بدل بدل کر ہر جمعہ کے لئے علیحدہ خطبہ دیا جایا کرے۔

(۳) قرآنی آیات کا خلاصہ اردو زبان اور سہل انداز میں تقریر کے طرز پر لکھ دیا گیا ہے تاکہ خطیب خود بھی اس کو دیکھ لے اور سمجھ لے جس سے خطبہ دیتے وقت آیات کے مضامین کا اس کو فی الجملہ استحضار رہے اور وہ یہ جان سکے کہ میں قوم سے کیا خطاب کر رہا ہوں۔

(۴) اس میں بھی کوئی مضائقہ نہیں ہے کہ اگر خطبہ سے متعلق تقریر زبانی طور پر یاد ہو جائے تو خطبہ سے قبل سامعین کو بطور وعظ کہہ دیا کرے یا کم از کم کتاب ہی میں دیکھ کر پڑھ دیا کرے تاکہ سامعین جان سکیں کہ آج خطیب صاحب نے کس مضمون پر مشتمل خطبہ دیا ہے۔

(۵) جمعرات کے دوسرے خطبہ کے طور پر تین خطبات لکھے گئے ہیں جو عام طور پر پڑھے جاتے ہیں ان میں بھی قرآنی آیات کو بقدر امکان جمع کیا گیا ہے۔

(۶) بہتر ہوگا کہ خطبہ کو یاد کر کے زبانی خطبہ دیا جائے جو کہ کوئی مشکل کام نہیں ہے، چونکہ قرآنی آیات تو پہلے سے الحمد للہ یاد ہی ہوتی ہیں اگر ان کے پڑھنے کی ترتیب کی بھی بدل جائے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

(۷) اگر یہ صورت آسان نہ ہو تو دیکھ کر ہی خطبہ دیدیا جایا کرے البتہ اس بات کا خیال رہے کہ پہلا خطبہ وعظ و نصیحت کے انداز میں دیا جائے نہ کہ تلاوت کے انداز میں البتہ دوسرا خطبہ تلاوت کی طرح سے جلدی جلدی پڑھنا چاہئے۔

(۸) اس مجموعہ قرآنی خطبات کے شروع میں خطبہ اور نماز جمعہ سے متعلق ضروری ہدایات و مسائل خطبات الاحکام مولفہ حضرت تھانوی قدس سرہ سے اخذ کئے گئے ہیں، ان کو بغور پڑھ لیا جائے۔

(۹) اس مجموعہ میں جمعہ کے علاوہ عیدین و نکاح کا خطبہ اور نکاح کا مختصر طریقہ بھی لکھا گیا ہے خطبہ کی کتابوں میں عیدین کے خطبے طوالت کے باعث پڑھنے اور سننے والوں کیلئے ملول کا سبب ہوتے ہیں اسلئے ان کو مختصر لکھا گیا ہے ان سے متعلق تقاریر ذرا تفصیل سے لکھی گئی ہیں تاکہ نماز سے پہلے سامعین و حاضرین عیدین سے متعلق ضروری معلومات سے واقف ہو سکیں۔

(۱۰) خطبات کو طول نہیں دیا گیا ہے چونکہ خطبہ کا مختصر ہونا اور نماز کا طویل ہونا شرعاً مطلوب ہے۔

امید ہے کہ مذکورہ امور کی رعایت خطباء حضرات کے لئے بارخاطر نہ ہوگی، یہ فدوی کی حقیر کوشش ہے کہ قبول افتدز ہے عز و شرف

ان ارید الاصلاح ماستطعت و ماتوفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔

خطبہ کیا ہے؟

لفظ ”خطبہ“ خاء کے پیش سے مصدر ہے اس کا اطلاق اس کلام پر ہوتا ہے جس سے کسی کے ساتھ ہم کلام ہو اور عرف شرع میں اس کلام سے عبارت ہے جو ذکر، تشہد، درود اور وعظ و نصیحت پر مشتمل ہو۔

خطبہ نماز جمعہ میں شرط اور فرض ہے، امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے نزدیک اس کی ادنیٰ مقدار فرض اتنے الفاظ ہیں جو تسبیح و تحمید پر مشتمل ہوں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ”فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ“ کہ اس آیت میں مطلق ذکر فرمایا، لمبی مقدار کلام میں جسے خطبہ کہا جائے اور مختصر کلام میں جسے خطبہ نہ کہا جائے، کوئی فرق نہ کیا تو ثابت ہوا کہ مطلق ذکر شرط ہے لیکن آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خطبہ کے نام سے جو منقول و ماثور ہے اور جسے آپؐ نے ہمیشہ پڑھا، اس کا پڑھنا واجب ہے یا سنت ہے، صحت جمعہ کے لئے اس کا پڑھنا شرط نہیں کہ اس کے بغیر کوئی ذکر کفایت نہ کرے۔ البتہ صاحبینؒ یہ کہتے ہیں کہ خطبہ کیلئے ذکر طویل ہونا شرط ہے جسے خطبہ کہا جائے اور عرف میں صرف سبحان اللہ اور الحمد للہ کو خطبہ نہیں کہتے ہیں (مظاہر حق جدید ۲/۲۶۰)

جمعہ کی نماز بھی بے شک فرض ہے مگر عام فرائض سے کچھ زیادہ اس میں خصوصیت ہے اور یہ خطبہ عام خطبوں سے بڑھ کر ایک نئی شان رکھتا ہے جو امتیازی شان ہے۔

علماء لکھتے ہیں کہ ظہر کے چار فرض ہیں، جمعہ کے دو ہو جاتے ہیں، دو فرضوں کے قائم مقام یہ دو خطبے ہوتے ہیں جو امام دیتا ہے، اسی لئے ان خطبوں کے آداب عام خطبات سے زائد ہیں کہ امام کو دیکھو تو تلاوت مت کرو، عبادت بھی مت کرو، عبادت یہ ہے کہ خطبہ سنو اور امام کو دیکھو، گویا بمنزلہ نماز کے ہیں، یہ دو خطبے تو چار رکعتیں ہوتی ہیں اس شان سے کہ دو رکعتیں جمعہ کی اور دو رکعتیں قائم مقام ان دو خطبوں کے، اس لئے ان خطبوں کے آداب زیادہ رکھے گئے ہیں (فضائل جمعۃ المبارک ص ۱۶)

شرائط جمعہ

واضح ہو کہ جمعہ کے دونوں خطبوں کے لئے چند شرائط ہیں:-

- (۱) ایک تو یہ کہ خطبات نماز سے پہلے ہوں، لہذا اگر نماز کے بعد ہوئے تو ان کو خطبہ نہ قرار دیا جائے گا۔
- (۲) دوسرے خطبہ کی نیت۔ چنانچہ حنفیہ اور حنابلہ کے نزدیک اگر خطبہ کی نیت کے بغیر خطبہ پڑھا گیا تو اس نماز کو شمار نہ کیا جائے گا۔
- (۳) تیسرے یہ کہ خطبے عربی زبان میں ہوں۔
- (۴) چوتھے یہ کہ دونوں خطبے وقت کے اندر ہوں، اگر خطبے پہلے پڑھ لئے گئے اور نماز وقت کے آنے پر ہوئی تو بالاتفاق نماز درست نہ ہوگی۔
- (۵) پانچویں یہ کہ خطبہ کو خطیب اونچی آواز سے پڑھے تاکہ حاضرین سن سکیں۔ حنفیہ کے نزدیک خطبہ کا اونچی آواز سے ہونا شرط ہے تاکہ حاضرین

اس کو سن سکیں بشرطیکہ سننے سے مانع کوئی امر نہ ہو۔ بس اگر کوئی امر مانع موجود ہو، مثلاً بہرہ پن یا خطیب سے بہت فاصلہ پر ہونا وغیرہ تو یہ شرط نہیں ہے کہ وہ لوگ خطبہ کو سنیں، کیونکہ حنفیہ کے نزدیک صحت خطبہ کیلئے صرف لا الہ اللہ یا الحمد للہ یا سبحان اللہ کہہ دینا کافی ہے اگر یہ الفاظ اونچی آواز سے کہہ دیئے گئے تو خطبہ ہو گیا، گو اس کو کسی نے نہ سنا ہو، لیکن ان ہی الفاظ پر اکتفا کرنا مکروہ ہے اور بہر حال خطبہ سننے کے لئے کم از کم ایسے ایک شخص کا موجود ہونا ضروری ہے جس سے جمعہ ہو سکتا ہے یعنی وہ شخص مرد اور بالغ و عاقل ہو۔ گو سفر یا مرض کے باعث معذور ہو۔

(کتاب الفقہ ص ۶۲۲ ج ۱ ص ۶۲۶ ج ۱)

خطبہ کا رکن

حنفیہ کے نزدیک خطبہ میں صرف ایک رکن ہے، یعنی ذکر الہی مطلقاً کم ہو یا زیادہ لہذا خطبہ کا فرض ادا ہونے کے لئے صرف ایک بار تحمید (الحمد للہ کہنا) یا تسبیح (سبحان اللہ کہنا) یا تہلیل یعنی لا الہ اللہ کہنا کافی ہے۔ البتہ اسی پر اکتفاء کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔ حنفیہ کے نزدیک صرف ایک خطبہ شرط ہے اور دوسرا خطبہ سنت ہے (کتاب الفقہ ص ۶۲۳ جلد اول)۔

خطبہ جمعہ میں دو فرض ہیں۔ (۱) وقت جمعہ (۲) مطلق ذکر اللہ

(جواہر الفقہ ص ۳۵ ج ۱)۔

خطبہ کے صحیح ہونے کی شرط

حنفیہ کے نزدیک خطبہ کے صحیح ہونے کے چھ شرائط ہیں۔

- (۱) خطبہ نماز سے پہلے ہو۔
- (۲) خطبہ ہی کی نیت سے خطبہ پڑھا جائے۔
- (۳) وقت کے اندر ہو۔
- (۴) کم سے کم ایک شخص اس کو سننے والا موجود ہو۔
- (۵) یہ شخص ان میں سے ہو جن کے ساتھ نماز جمعہ ہو سکتی ہو۔
- (۶) خطبہ اور نماز کے درمیان کوئی فاصلہ نہ ہو۔

(کتاب الفقہ ص ۶۲۸ جلد اول)

خطبہ کی سنتیں

خطبہ میں پندرہ سنتیں ہیں

- (۱) طہارت، اس لئے کہ بے وضو اور ناپاک کا خطبہ پڑھنا مکروہ ہے۔
- (۲) کھڑے ہونا اگر بیٹھ کر یا لیٹ کر خطبہ پڑھا تب بھی جائز ہے۔
- (۳) قوم کی طرف متوجہ ہونا۔
- (۴) خطبہ سے پہلے اپنے دل میں اعوذ باللہ پڑھنا۔
- (۵) لوگوں کو خطبہ سنانا اگر لوگوں کو خطبہ نہ سنایا تب بھی جائز ہے
- (یعنی آہستہ پڑھا)
- (۶) الحمد سے شروع کرنا۔

- (۷) اللہ کی ایسی تعریف کرنا جو اس کے لائق ہو۔
- (۸) اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھنا۔
- (۹) نبی کریم ﷺ پر درود پڑھنا۔
- (۱۰) وعظ و نصیحت کا ذکر کرنا۔
- (۱۱) قرآن شریف پڑھنا (اس کا چھوڑنا برا ہے، خطبہ میں پڑھنے کی مقدار چھوٹی تین آیتیں یا بڑی ایک آیت ہے۔)
- (۱۲) اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور نبی کریم ﷺ پر دوسرے خطبہ میں درود پڑھنا۔
- (۱۳) مسلمان مردوں اور عورتوں کے لئے دعاء کی زیادتی کرنا۔
- (۱۴) خطبہ میں تخفیف کرنا یعنی طوالت مفصل میں سے کسی سورۃ کے برابر رہے اس سے زیادہ خطبہ پڑھنا مکروہ ہے۔
- (۱۵) دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھنا، دونوں خطبوں میں بیٹھنے کی مقدار شمس الائمہ سرحسیؒ نے دونوں خطبوں میں بیٹھنے کی مقدار یہ بیان کی ہے کہ خطیب اپنے بیٹھنے کی جگہ پر اطمینان سے بیٹھ جائے اور اس کے سب اعضاء اپنی اپنی جگہ ٹھہرائیں اس سے زیادہ نہ بیٹھے اور کھڑا ہو جائے۔
- (عالمگیری کتاب الصلوٰۃ ص ۶۸/جلد ۳)۔

خطبہ کے مستحبات

بلند آواز، دوسرے خطبہ میں پہلے خطبہ سے کم جہر کرنا، خطبہ ثانیہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنُسْتَعِيْنُهٗ سے شروع کرنا، منبر پر خطبہ دینا، دوسرے خطبہ میں نبی کریم ﷺ کے آل و اصحاب، ازواج مطہرات، خصوصاً

خلفاء راشدین اور حضرت حمزہ و عباس رضی اللہ عنہم کیلئے دعا کرنا، خطبہ میں بادشاہ اسلام کیلئے دعا کرنا جائز ہے لیکن اس کی غلط تعریف یا اس میں مبالغہ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ (شامی معارف السنن، معارف مدنیہ ۸۷/جلد ۹)

خطبہ میں ہاتھ چلانا

خطبہ میں ہاتھ اٹھانا یا چلانا (جیسا کہ آج کل مقررین کا طریقہ ہے) مکروہ ہے، نبی کریم ﷺ سے یہ ثابت نہیں ہے اگر آپؐ بھی اشارہ فرماتے تو شہادت کی انگلی سے فرماتے (معارف مدنیہ ۵۴/۳)۔

خطبہ کے وقت بیٹھنے کا طریقہ

سوال :- خطبہ کے وقت یا دوسری نماز کے وقت گھٹنے پر پاؤں رکھ کر بیٹھنا جیسے کہ امراء بیٹھتے ہیں شرعاً کیسا ہے؟

جواب :- اس طرح کی نشست میں تکبر اور گھمنڈ نہ ہو محض ضرورت ہو تو جائز ہے مگر اس کی عادت بنانا بالخصوص مسجد میں اور وہ بھی خطبہ کے وقت اس کی عادت مناسب نہیں، مسجد میں عاجزی اور خشوع کے ساتھ بیٹھنا چاہیے۔ (فتاویٰ رحیمیہ ۲۵۴/۱)

خطبے کے وقت چہرے کا رخ

خطبہ کے وقت نمازیوں کو امام کی طرف چہرہ کا رخ کرنا مستحب ہے بشرطیکہ استقبال قبلہ باقی رہے، ورنہ قبلہ کی طرف رخ کرنا چاہئے کیونکہ قبلہ

کی طرف پشت کرنے کی صورت میں صفیں سیدھی کرنا دشوار ہو جائیں گی نیز حلقہ پیدا کرنے کا اندیشہ ہے جس کی ممانعت ہے، امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ خطبہ کے وقت اپنے چہرہ کا رخ امام کی طرف کر لیا کرتے تھے۔
(معارف مدنیہ ص ۸۸/۸)۔

خطبہ کے مسائل

خطبہ میں چند امور سنت ہیں: بعض کا تعلق خطیب سے ہے اور بعض امور کا تعلق خطبہ سے ہے، خطیب کے لئے سنت یہ ہے کہ وہ حدث اصغر (بے وضو) و حدث اکبر (جنابت) سے پاک ہو، دونوں سے پاک ہو، ایسا نہ ہوا تو گو خطبہ ہو جائے گا لیکن مکروہ ہوگا اگر حالت جنابت (غسل ضروری ہونے) میں خطبہ دیا تو مستحب یہ ہے کہ دوبارہ خطبہ پڑھا جائے اور یہ کہ خطیب خطبہ شروع کرنے سے پہلے منبر پر بیٹھ جائے اور خطبہ کھڑے ہو کر دیا جائے بیٹھ کر یا لیٹ کر خطبہ دینا مکروہ ہے۔

اور سنت یہ ہے کہ خطبوں کے دوران امام کا رخ حاضرین کی جانب رہے، دائیں بائیں متوجہ نہ ہو، دو خطبے پڑھے جائیں، دونوں میں سے ایک سنت ہے اور دوسرا جمعہ کیلئے صحیح ہونے کی شرط ہے اور یہ کہ دونوں خطبوں کے درمیان اتنی دیر کیلئے بیٹھ جائے کہ جس میں تین آیتیں پڑھی جاسکیں (یعنی اپنے بیٹھنے کی جگہ پر اطمینان سے بیٹھ جائے اور اس کے سب اعضا اپنی اپنی جگہ ٹھہر جائیں) نہ بیٹھنا ناپسندیدہ عمل ہے۔

پہلا خطبہ شروع کرنے سے پہلے دل میں اعوذ باللہ اخیر تک کہہ کر اونچی آواز سے پڑھنا شروع کیا جائے اور خطبہ میں اللہ کی حمد و ثنا جو اس کی شان کے شایاں ہے کلمات شہادت، آں حضرت ﷺ پر درود و سلام، اور گناہوں کی مذمت پر مشتمل وعظ، اللہ تعالیٰ کے غضب اور اس کے عذاب سے بچنے اور اس سے ڈرنے کی تلقین ہو اور اپنے اعمال کا بیان ہو نجات دنیوی و اخروی کے باعث ہیں، نیز قرآن کریم کی کوئی آیت پڑھی جائے۔

دوسرا خطبہ حمد و ثنائے الہی اور رسول اللہ ﷺ پر درود و سلام سے شروع کیا جائے، اس میں ایمان دار عورتوں (آل و اصحاب و ازواج مطہرات خصوصاً خلفائے راشدین اور حضرت حمزہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہم اجمعین) کیلئے دعائے مغفرت مانگی جائے نیز بادشاہ (مومن) کے حق میں فتح مندی، تائید الہی اور توفیق عمل وغیرہ کی دعا مانگنا مستحب ہے جس میں اس کی رعایا کی بھی بھلائی ہو کیونکہ حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اپنے خطبہ میں حضرت عمر کے لئے دعاء کیا کرتے تھے اور اس پر اصحاب رسول ﷺ میں سے کسی نے اعتراض نہیں کیا۔ (کتاب الفقہ ص ۶۳۲ جلد اول)

دوسرے خطبہ میں پھر ان سب چیزوں کا اعادہ کرنا، خطبہ کو زیادہ طول نہ دینا بلکہ نماز سے کم رکھنا، خطبہ منبر پر پڑھنا، اگر منبر نہ ہو تو کسی لاٹھی وغیرہ پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہونا، ہاتھ کا ہاتھ پر رکھ لینا جیسا کہ بعض لوگوں کی ہمارے زمانے میں عادت ہے منقول نہیں، دونوں خطبوں کا عربی زبان میں ہونا کسی

اور زبان میں خطبہ پڑھنا یا اس کے ساتھ کسی اور زبان کے اشعار وغیرہ ملا دینا جیسا کہ ہمارے زمانے میں بعض عوام کا دستور ہے سنت مؤکدہ کے خلاف ہے، خطبہ سننے والوں کو قبلہ رو ہو کر بیٹھنا (علم الفقہ ص ۱۳۸ جلد ۲)

مسئلہ : سنت یہ ہے کہ خطبہ بلند آواز سے پڑھا جائے تاکہ سب لوگ سنیں، آہستہ پڑھنا مکروہ ہے (بحر، عالمگیری)

مسئلہ : سنت ہے کہ خطبہ مختصر پڑھا جائے، زیادہ طویل نہ ہو اور اس کی حد یہ ہے کہ طوالت مفصل کی سورتوں میں سے کسی سورت کے برابر ہو اس سے زیادہ طویل پڑھنا مکروہ ہے (شامی، بحر، عالمگیری ص ۶۸/ج ۳ کتاب الصلوٰۃ)

مسئلہ : خطبہ مختصر پڑھنا جو دس چیزوں پر شامل ہو (۱) حمد سے شروع کرنا (۲) اللہ تعالیٰ کی ثناء کرنا (۳) کلمہ شہادتین پڑھنا (۴) نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنا (۵) وعظ و نصیحت کے کلمات کہنا (۶) کوئی آیت قرآن مجید کی پڑھنا (۷) دونوں خطبوں کے درمیان تھوڑا سا بیٹھنا (۸) تمام مسلمان مرد و عورت کے لئے دعا مانگنا (۹) دوسرے خطبہ میں دوبارہ الحمد للہ اور ثناء اور درود پڑھنا (۱۰) دونوں خطبوں کو مختصر کرنا اس طرح کہ طوالت مفصل کی سورتوں سے نہ بڑھے۔ (جواہر الفقہ ص ۸۶۷، جلد اول)

مسئلہ : خطبہ کی سنتوں میں سے کسی سنت کا چھوڑنا مکروہ ہے، خطبہ کی ان سنتوں میں سے جس نے کوئی سنت چھوڑی اس نے فعل مکروہ کیا۔

(کتاب الفقہ ۶۳۲/جلد ۱)

مسئلہ : جو سنتیں جمعہ کے خطبہ کے لئے ہیں ان کے خلاف کرنا مکروہ ہے مگر خطبہ ادا ہو جاتا ہے اور نماز جمعہ صحیح ہو جاتی ہے۔

(بحر، جواہر الفقہ ۳۵۰/ج ۱)

مسئلہ : جب سب لوگ جماعت میں آجائیں یعنی وقت ہو جائے تو امام کو چاہیے کہ منبر پر بیٹھ جائے اور مؤذن اس کے سامنے کھڑے ہو کر اذان کہے، اذان کے فوراً بعد امام کھڑے ہو کر خطبہ شروع کرے۔

مسئلہ : خطبہ پڑھنے والے کا بالغ ہونا شرط نہیں اگر کوئی نابالغ خطبہ پڑھ دے تب بھی جائز ہے (در مختار)

مسئلہ : خطبہ میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا فرض ہے اگر نہ کیا جائے تو وہ خطبہ معتبر نہ ہوگا اور نماز جمعہ کی شرط ادا نہ ہوگی یا اگر صرف الحمد للہ یا سبحان اللہ کہہ لیا جائے مگر خطبہ کی نیت نہیں کی، خطبہ ادا نہ ہوگا (علم الفقہ ص ۴۷/ج ۲)

مسئلہ : خطبے کا کسی کتاب وغیرہ سے دیکھ کر پڑھنا جائز ہے۔

مسئلہ : رمضان کے اخیر جمعہ کے خطبہ میں وداع فراق رمضان کے مضامین پڑھنا اگرچہ جائز ہے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحابؓ سے منقول نہیں ہے، نہ کتب فقہ میں کہیں اس کا پتہ ہے، لہذا اس پر ہمیشہ پابندی کرنا جس سے عوام کو اس کے سنت ہونے کا خیال پیدا ہونے لگے، نہ کرے۔ (علم الفقہ ص ۱۴۱/جلد ۲)

مسئلہ : خطبہ ختم ہوتے ہی فوراً اقامت (تکبیر) نہ کہنا مکروہ تحریمی ہے

اور اگر درمیان میں فصل زیادہ ہو جائے تو اس کے بعد خطبہ کے اعادہ کی ضرورت ہے، ہاں کوئی دینی کام مثلاً کسی کوئی شرعی مسئلہ بتائے یا وضو نہ رہے اور وضو کرنے جائے یا خطبہ کے بعد معلوم ہو کہ اس کو غسل کی ضرورت تھی اور غسل کرنے جائے تو کچھ کراہت نہیں ہے۔

(بہشتی زیور ص ۸۴/ جلد ۱۱ بحوالہ شامی ص ۳۶۶/ جلد ۱)

مسئلہ : جمعہ کا خطبہ شرط نماز ہے بغیر خطبہ کے نماز جمعہ ادا نہیں ہوتی اور یہ شرط صرف ذکر اللہ سے ادا ہو جاتی ہے (جواہر الفقہ ۳۶۶/ جلد ۱)

مسئلہ : چند امور میں خطبہ اور عیدین میں فرق ہے (۱) خطبہ عیدین جمعہ کی طرح نماز کیلئے شرط نہیں..... بلکہ بغیر خطبہ بھی نماز عیدین صحیح ہو جاتی ہے (۲) عیدین کا خطبہ فرض و واجب نہیں ہے بلکہ سنت ہے، خطبہ عیدین بعد نماز عید پڑھا جائے پہلے نہیں۔ (جواہر الفقہ ص ۳۶۵/ ج ۱)

مسئلہ : خطبہ سننے والوں کو قبلہ رخ ہو کر بیٹھ جانا چاہئے۔

(فتاویٰ ہندیہ ص ۱۳۵/ ج ۱)

مسئلہ : خطبہ شروع کرنے سے پہلے اعوذ باللہ آہستہ سے پڑھے، بسم اللہ نہ پڑھے اعوذ باللہ زور سے نہ پڑھے اور کسی نے بھی خطبہ سے قبل بسم اللہ پڑھنے کو نہیں لکھا ہے جس سے معلوم ہوا کہ خود بسم اللہ پڑھنا مطلوب نہیں ہے۔

(امداد الفتاویٰ ص ۶۸۰/ ج ۱ بحوالہ بحر الرائق ص ۱۵۹ جلد دوم۔)

مسئلہ : سنت یہ ہے کہ (نماز جمعہ سے پہلے) خطیب اپنے گوشہ خلوت

میں رہے امام کا لوگوں کو سلام کرنا، خطبہ سے پہلے محراب میں نماز کا ادا کرنا اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر (یعنی نیک کام کا حکم اور بری بات سے روکنے) کے علاوہ کچھ اور کہنا مکروہ ہے۔ (کتاب الفقہ ص ۶۳۲ جلد اول)

مسئلہ : بہتر یہ ہے کہ جو شخص خطبہ پڑھے وہی نماز بھی پڑھائے اور اگر کوئی دوسرا پڑھائے تب بھی جائز ہے (در مختار) اگر کوئی دوسرا شخص امام بنایا جائے تو وہ ایسا شخص ہو جس نے خطبہ سنا ہو، اگر کوئی ایسا شخص امام بنا دیا جائے جس نے خطبہ نہیں سنا تو نماز نہیں ہوگی اور اگر وہ کسی دوسرے کو امام بنالے تب بھی جائز نہیں، ہاں اگر نماز جمعہ شروع کر دینے کے بعد امام کو حدث (وضو کا نہ رہنا) ہو جائے اور وہ اس وقت کسی کو امام بنائے تو اس میں یہ شرط نہیں جس نے خطبہ نہیں سنا اس کا امام بنانا بھی درست ہے۔ (علم الفقہ ۱۵۳ جلد ۲)

مسئلہ : خطبہ پڑھنے کے بعد اگر خطیب کا وضو ٹوٹ جائے اور کسی دوسرے شخص کو خلیفہ بنایا اگر وہ شخص خطبہ میں حاضر تھا تو جائز ہے اور اگر وہ خطبہ میں حاضر نہ تھا تو جائز نہ ہوگا اگر نماز شروع کرنے کے بعد وضو ٹوٹا تو کسی بھی شخص کو خلیفہ بنانا جائز ہے۔

مسئلہ : دونوں خطبوں کے درمیان جلسہ (یعنی بیٹھنے کا) چھوڑنا برا ہے، خطبہ سے پہلے بیٹھنا سنت ہے۔

مسئلہ : خطیب کیلئے یہ شرط ہے کہ اس میں جمعہ کی امامت کی صلاحیت ہو۔

مسئلہ : خطیب کا نبی کریم ﷺ کی اقتدا کی نیت سے منبر پر خطبہ پڑھنا سنت ہے۔

مسئلہ : خطیب کا بلند آواز سے خطبہ پڑھنا مستحب ہے اور دوسرے خطبہ میں پہلے خطبہ کے لحاظ سے کم جہر کرے یعنی آواز کو زیادہ بلند نہ کرے۔

مسئلہ : دوسرا خطبہ اس طرح شروع کرنا چاہیے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنُسْتَعِیْنُہٗ الخ خطبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں چچا اور خلفاء راشدین کا ذکر مستحسن ہے اسی طرح برابر معمول چلا آ رہا ہے۔

(عالمگیری، کتاب الصلوٰۃ ص ۶۹/ج ۳)

مسئلہ : آدھی آستین کی قمیص پہن کر خطبہ پڑھنا یا نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے کیونکہ یہ وضع مسلمان کی عبادت کی وضع نہیں ہے۔

(کفایت المفتی ص ۶۶/جلد ۳)

مسئلہ : خطبہ جمعہ وعیدین میں خالص عربی نثر میں خطبہ پڑھنا مسنون و متواتر ہے اس کے سوا کسی اور زبان میں خطبہ تو ادا ہو جائے گا لیکن خلاف متواتر ہونے کی وجہ سے کراہت ہوگی۔ (کفایت المفتی ۲۲۲ جلد سوم)

مسئلہ : دونوں خطبوں کے درمیان اگر دعائے مانگے تو دل سے مانگے، زبان سے اور ہاتھ اٹھا کر دعائے مانگنا اس حالت میں درست نہیں ہے۔

(فتاویٰ دارالعلوم ص ۱۵۷/جلد ۵ بحوالہ رد المحتار ص ۹۶۷/جلد اول)۔

جمعہ پڑھنے کے بعد دوسری جگہ خطبہ دینا

سوال : ایک شخص جو کہ خود جمعہ پڑھ چکا ہو دوسری جگہ خطبہ پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

جواب : اس بارے میں صریح جزیہ نہیں ملا البتہ چونکہ صحت خطبہ کیلئے یہ

شرط نہیں کہ خطیب پر جمعہ فرض ہو، اس سے معلوم ہوا کہ ایسا شخص (صرف) خطبہ پڑھ سکتا ہے۔ (حسن الفتاویٰ ص ۱۲۸ جلد ۲ بحوالہ المختار ص ۱۷۷/جلد اول)

نماز سے پہلے خطبہ

جمعہ کی ادائیگی کی ایک شرط یہ بھی ہے کہ نماز سے قبل خطبہ پڑھا جائے اگر خطبہ کے بغیر نماز جمعہ پڑھ لیں یا وقت سے پہلے خطبہ پڑھ لیں تو جائز نہیں ہے، خطبہ میں کچھ چیزیں فرض ہیں اور کچھ سنت ہیں نماز جمعہ کے خطبہ میں فرض صرف دو چیزیں ہیں ایک ”وقت“ ہے اور وہ زوال کے بعد نماز سے پہلے ہے پس اگر زوال سے پہلے یا نماز کے بعد خطبہ پڑھا تو جائز نہ ہوگا۔ (یعنی شرح کنز) اور دوسرا فرض ذکر اللہ ہے (بحر الرائق) الْحَمْدُ لِلّٰهِ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَا سُبْحَانَ اللَّهِ پڑھنا کافی ہے اور یہ جب ہے کہ خطبہ کی نیت سے پڑھے لیکن اگر چھینک آئی اور الحمد للہ یا سبحان اللہ پڑھ لیا کسی چیز پر تعجب کرتے ہوئے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ پڑھا تو بالاجماع خطبہ کے قائم مقام نہ ہوگا۔

مسئلہ : اگر خطیب نے تنہا خطبہ پڑھایا (صرف) عورتوں کے سامنے پڑھا تو صحیح یہ ہے کہ جائز نہ ہوگا اگر ایک یا دو آدمیوں کے سامنے خطبہ پڑھا اور تین آدمیوں کے سامنے نماز پڑھائی تو جائز ہے اگر خطیب کے خطبہ کے وقت سب لوگ سو رہے ہیں یا بہرے ہیں تب بھی جائز ہوگا۔

(عالمگیری ص ۶۸ جلد ۳ کتاب الصلوٰۃ)

نماز فجر پڑھے بغیر خطبہ دینا

سوال: اگر کسی نے نماز فجر پڑھے بغیر خطبہ دیا تو درست ہے یا نہیں؟
جواب: درست ہو جائے گا لیکن نماز جمعہ نہ پڑھائے اگر صاحب ترتیب ہو تو دوسرے سے نماز جمعہ پڑھوائے۔

(امداد الفتاویٰ ص ۶۳۳/جلد اول)

خطیب کو لقمہ دینا

چونکہ خطبہ میں کوئی متعین مضمون پڑھنا ضروری نہیں، اگر ایک مضمون میں خطیب رک گیا چل نہ سکا تو اور کچھ پڑھ سکتا ہے، لہذا لقمہ دینے کی ضرورت نہیں اور خطبہ کی حالت میں ہر قسم کا تکلم (بولنا) ناجائز ہے (احسن الفتاویٰ ص ۱۴۱ ج ۲)

خطبہ کی غلطی کا حکم

جمعہ میں خطبہ فرض ہے اور خطبہ کی غلطی ہو جانے سے نماز میں کچھ خلل نہیں آتا ہے۔ (فتاویٰ العلوم ص ۱۰۴، ج ۵، بحوالہ رد المحتار باب الجمعہ ص ۷۵/جلد اول)

خطبہ جمعہ سے قبل وعظ

حامداً ومصلیاً! موضوعات کبیر ص ۲۰ کی روایت سے معلوم ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کے بار بار درخواست کرنے پر جمعہ کی نماز سے پہلے وعظ کی اجازت دیدی تھی اور وعظ فرمایا کرتے تھے اور خطیب کی آمد پر وعظ ختم کر دیا کرتے تھے۔

اگر جمعہ کی نماز کے بعد مجمع ٹھہر جایا کرے تو اس وقت وعظ کہہ دیا جائے
 ورنہ جمعہ سے قبل وعظ کہہ دیا جائے اور سامعین آکر شریک وعظ ہوتے رہیں
 اس صورت میں سنتوں میں بھی خلل نہیں آئے گا اور وعظ بھی ہو جایا کرے گا یا
 سنتیں مکان پر پڑھ کر آئیں تو زیادہ بہتر ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ص ۳۱۸/ج ۲)
 خطبہ سے پہلے بیان کرنا بدون حرج کے جائز ہے مگر اس کو لازم قرار نہ
 دیا جائے کبھی ترک بھی کر دینا چاہئے تاکہ لوگ ضروری نہ سمجھنے لگیں، بیان
 مختصر ہو اور ایسے وقت ختم کر دیا جائے کہ خطبہ کی اذان سے پہلے چار سنتیں
 پڑھی جاسکیں پھر جمعہ کا خطبہ بھی مختصر ہونا چاہیے تاکہ لوگ اکتانہ جائیں اور
 سنت بھی یہی ہے کہ خطبہ مختصر ہو (فتاویٰ)



خطبه نمبر (١)

توحید خداوندی

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَى عَبْدِهِ الْكِتَابَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ عِوَجًا.
 قِيمًا لِيُنْذِرَ بَأْسًا شَدِيدًا مِمَّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ
 الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا حَسَنًا مَّا كَثُثَ فِيهِ أَبَدًا. وَيُنْذِرَ الَّذِينَ
 قَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا. مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ وَلَا لِآبَائِهِمْ كَبُرَتْ كَلِمَةً
 تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ. إِنَّ يَقُولُونَ إِلَّا كَذِبًا. وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدَهُ
 وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ
 تَسْلِيمًا كَثِيرًا كَثِيرًا. مَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَعْصِ
 اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ غَوَى. أَمَّا بَعْدُ. يَا أَيُّهَا النَّاسُ وَاحِدُوا اللَّهَ فَإِنَّ
 التَّوْحِيدَ رَأْسُ الطَّاعَاتِ. قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَا أَيُّهَا النَّاسُ
 اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ
 تَتَّقُونَ. الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَأَنْزَلَ مِنَ
 السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَكُمْ فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ
 أَنْدَادًا وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ. وَقَالَ تَعَالَى وَعَجِبُوا أَنْ جَاءَهُمْ مُنْذِرٌ
 مِنْهُمْ وَقَالَ الْكَافِرُونَ هَذَا سَاحِرٌ كَذَّابٌ. أَجْعَلِ الْإِلَهَةَ

إِلَهًا وَاحِدًا. إِنَّ هَذَا لَشَيْءٌ عَجَابٌ. وَأَنْطَلَقَ الْمَلَأُ مِنْهُمْ أَنْ
 امْشُوا وَاصْبِرُوا عَلَى الْهَيْكُم. إِنَّ هَذَا لَشَيْءٌ يُرَادُّ. مَا سَمِعْنَا
 بِهَذَا فِي الْمِلَّةِ الْآخِرَةِ. إِنْ هَذَا إِلَّا اخْتِلَاقٌ. وَقَالَ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ
 تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَنْ يَخْلُقُوا ذُبَابًا وَلَوْ اجْتَمَعُوا لَهُ. وَإِنْ
 يَسْلُبْهُمْ الذُّبَابُ شَيْئًا لَا يَسْتَنْقِذُوهُ مِنْهُ. ضَعُفَ الطَّالِبُ
 وَالْمَطْلُوبُ. مَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ
 الْقِيَامَةِ وَالسَّمَوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ، سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا
 يُشْرِكُونَ. وَقَالَ تَعَالَى فِي حَقِّ الْمُشْرِكِينَ وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ
 كَثِيرًا مِنَ الْجِنَّ وَالْإِنْسِ لَهُمْ قُلُوبٌ لَا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَا
 يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَا يَسْمَعُونَ بِهَا. أُولَئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ
 هُمْ أَضَلُّ. أُولَئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ. وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى فَادْعُوهُ
 بِهَا. وَذَرُوا الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي أَسْمَائِهِ. سَيُجْزَوْنَ مَا
 كَانُوا يَعْمَلُونَ. وَقَالَ تَعَالَى فِي ذِمِّ الْمُشْرِكِينَ وَمَنْ يُشْرِكْ
 بِاللَّهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ
 فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ. بَارَكَ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ
 الْعَظِيمِ. وَنَفَعَنَا وَإِيَّاكُمْ بِالْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ. إِنَّهُ تَعَالَى
 جَوَادٌ كَرِيمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَوْفٌ رَحِيمٌ.



تقریر (۱)

بابت توحید خداوندی

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ أَمَّا بَعْدُ فَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى
يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ
لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ. صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ.

محترم حضرات :- اللہ جل شانہ نے اس دنیا میں انسان کو اپنی معرفت اور پہچان کیلئے بھیجا ہے حدیث قدسی ہے کُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًّا فَاحْبَبْتُ أَنْ أَعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ کہ میں ایک پوشیدہ خزانہ تھا میں نے چاہا کہ مجھ کو پہچانا جائے تو میں نے مخلوقات یعنی کائنات کو پیدا کر دیا۔ انسان کیلئے سب سے بڑی چیز اللہ جل شانہ کی معرفت اور اس کی عبادت ہے ایک قرآنی آیت میں ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ کہ انسان اور جنات کو میں نے صرف اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا قرآن کریم دلائل توحید سے بھرا ہوا ہے۔ جگہ جگہ پر اللہ جل شانہ کے کمالات اور اس کی قدرت و تصرفات کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ چنانچہ ایک جگہ فرمایا گیا کہ اے لوگو اس ایک خدا کی عبادت کرو جس نے تم کو اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا ہے۔ جس نے تمہارے لئے زمین کو بستر اور آسمان کو چھت بنایا اور آسمان سے پانی برسایا جس نے تمہارے لئے پھل بطور رزق پیدا کئے۔ لہذا تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک

قرار نہ دو جب کہ تم کو ان چیزوں کا علم ہے۔

محترم حضرات! جس وقت اللہ جل شلہ نے حضرت محمد ﷺ کو دنیائے انسانیت کی طرف مبعوث بنا کر اہل مکہ کے پاس بھیجا اور آپ نے ان کو توحید کی دعوت دی اس وقت اہل مکہ کی حالت نہایت ابتر تھی انہوں نے خدا کے گھر میں تین سو ساٹھ بت رکھ رکھے تھے جن کی وہ پوجا کیا کرتے تھے۔

بقول مولانا حالی مرحوم

قبیلہ قبیلہ کا ہر بت جدا تھا
کسی کا ہبل تھا کسی کا صفا تھا
یہ عُڑی پہ وہ نائلہ پر فدا تھا
اسی طرح گھر گھر نیا ایک خدا تھا

جب حضور ﷺ نے ان کے لئے ایک خدا کی بات کہی تو سب تعجب میں پڑ گئے اور کہنے لگے کہ یہ تو بڑی عجیب سی بات ہے کیا اتنے معبودوں کو محمد ﷺ نے ایک معبود میں منحصر کر دیا اور وہ اس میں عزم مصمم کرنے لگے اور قسمیں کھا نے لگے کہ چلو اپنے معبودوں کی عبادت پر جم جاؤ۔ ہم نے تو آج تک کسی مذہب میں یہ بات نہیں سنی کہ مسلمانوں کا معبود صرف ایک ہے۔ یہ تو محمد ﷺ کی گھڑی ہوئی بات ہے العیاذ باللہ، مگر توحید ایک ایسی سچائی تھی کہ مشرکین عرب بھی کچھ ہی عرصہ کے بعد اس کے ماننے پر مجبور ہو گئے۔

۸ھ میں مکہ فتح ہوا اور تمام اہل مکہ نے ایک خدا کی گواہی دی اور مشرکین مکہ نے ان بتوں کے پجاریوں نے بیت اللہ میں رکھے ہوئے بتوں کو اپنے ہاتھوں سے اٹھا کر پھینک دیا ان کی اس حقیقت پسندی کا صلہ ان کو جناب رسول اللہ ﷺ کی زبان رسالت سے ملا۔ **اِلَّا سَلَامٌ يَّهْدِيْكُمْ مَّا كَانَتْ قَبْلَهُ**۔ کہ تم نے اسلام لانے سے پہلے جو خدا کو ناخوش کرنے والی حرکتیں کی تھیں انسانیت پر جو مظالم ڈھائے تھے۔ کلمہ حق کی گواہی نے تمہارے وہ تمام گناہ مٹا ڈالے۔

محترم حضرات:- یہ ہے توحید جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ جب بندہ توحید کا قائل ہو جاتا ہے تو صرف اور صرف اسی ایک خدا کی عبادت بجالاتا ہے۔ اور اپنے اس پیدا کرنے والے پالنہار کے سامنے سر بسجود ہو جاتا ہے۔ جس کو کسی شاعر نے کہا ہے۔

توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہہ دے

یہ بندہ دو عالم سے خفاء میرے لئے ہے

توحید کو سمجھانے کے لئے یہ ضروری تھا کہ جھوٹے خداؤں کے چہرے سے نقاب اٹھایا جائے اس لئے فرمایا کہ اے مشرکین تم اللہ کے علاوہ جن خداؤں کی پوجا کرتے ہو ان میں یہ بھی طاقت اور سکت نہیں ہے کہ وہ مکھی جیسی حقیر چیز کو پیدا کر سکیں چاہے وہ سب مل کر بھی اس بات کی کوشش کریں

اور مکھی کو پیدا کرنا تو درکنار ان میں تو یہ بھی طاقت نہیں ہے تم جو اپنے
معبودوں کے سامنے حلوایا مالیدہ لیجا کر رکھتے ہو تا کہ وہ تمہاری اس حرکت
سے خوش ہوں اور تمہیں کچھ نقصان نہ پہونچائیں۔ اگر مکھی ان کے سامنے
رکھی ہوئی چیز میں سے کچھ اٹھا کر لے جائے تو اس سے چھین نہیں سکتے، بھلا
جب وہ خود اپنے اوپر سے نقصان کو دفع نہیں کر سکتے تو تمہارے اوپر سے کیا
نقصان دفع کر سکتے ہیں یا جب وہ خود اپنا فائدہ نہیں کر سکتے تو تمہارا کیا فائدہ
کریں گے عابد اور معبود دونوں ہی کمزور نکلے، اس کی مثال تو یہ ہوئی ”اندھی
دیوی اوت پجاری“ ان بیچاروں نے تو یہ ہی نہیں پہچانا کہ خدا کیسا ہونا
چاہیے اور کن صفات کا مالک ہونا چاہیے، خدا تو وہ ہے جس کی مٹھی میں
قیامت کے دن پوری زمین ہوگی اور آسمان سب اس کے ہاتھ میں لیٹے
ہوئے ہوں گے کہ مشرکین جن چیزوں کو اس کی خدائی میں شریک کرتے ہیں
وہ ان سے پاک اور برتر ہے اسی طرح یہ بھی ضروری تھا کہ مشرکین کے شرک
کی وجہ بھی ذکر کی جائے چنانچہ فرمایا گیا کہ مشرکین ان قوتوں سے فائدہ نہیں
اٹھاتے جو اللہ نے اپنی پہچان کے لئے ان کے اندر رکھی ہیں چنانچہ فرمایا گیا
کہ وہ اپنے قلوب سے سمجھتے نہیں ہیں، اپنی آنکھوں سے کائنات عالم کو دیکھتے
نہیں اس میں غور نہیں کرتے اور اپنے کانوں سے حق بات کو سنتے نہیں ان کی

مثال تو جانوروں کی سی ہے بلکہ واقعہ یہ ہے کہ جانور بھی اپنے مالک کا شکر گزار ہوتا ہے یہ ان سے بھی بدتر ہیں، واقعہ یہ ہے کہ شرک انسانیت پر سب سے بڑا ظلم اور انسانیت کے ساتھ کھلواڑ ہے اس لئے دوسرے گناہوں کی تو بخشش کی اللہ کے رحم و کرم سے امید کی جاسکتی ہے مگر شرک کے متعلق صاف اعلان کر دیا گیا ہے إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ یہی عدل و انصاف کا تقاضا ہے کہ جیسا گناہ ایسی ہی سزا اللہ رب العزت کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے اس عظیم جرم سے ہماری حفاظت فرمائی۔ دعاء کیجئے کہ اللہ رب العزت ہم کو ایمان پر استقامت عطا فرمائے اور ایمانی تقاضوں کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔
وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اِنَّ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔



خطبة نمبر (٢)

اطاعت رسول

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمَاتِ
وَالنُّورَ ثُمَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ. هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ
طِينٍ ثُمَّ قَضَىٰ أَجَلَ. وَأَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهُ ثُمَّ أَنْتُمْ تَمْتَرُونَ. وَهُوَ
اللَّهُ فِي السَّمَوَاتِ وَفِي الْأَرْضِ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا
تَكْسِبُونَ. وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ الَّذِي أَرْسَلَ
إِلَى النَّاسِ كَافَّةً بَشِيرًا وَنَذِيرًا. صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ
تَسْلِيمًا كَثِيرًا. أَمَّا بَعْدُ أَيُّهَا النَّاسُ أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ وَلَا
تَعْصُوا هُمَا قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ
وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا وَقَالَ تَعَالَى وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ
فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ
وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ. وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا. وَقَالَ تَعَالَى يَا
أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولَى الْأَمْرِ مِنْكُمْ
فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ
تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا. وَقَالَ

تَعَالَى مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ تَوَلَّى فَمَا أَرْسَلْنَاكَ
عَلَيْهِمْ حَفِظْتُمْ. وَقَالَ تَعَالَى فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى
يُحَكِّمُوكَ فِي مَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا
مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا. وَقَالَ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ وَقَالَ تَعَالَى
وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَنْ يَكُونَ لَهُمُ
الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ. وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا
مُبِينًا وَقَالَ تَعَالَى لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ
رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ
وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ. وَقَالَ تَعَالَى
هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ
كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ وَقَالَ تَعَالَى وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً
لِلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَقَالَ تَعَالَى وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً
لِلْعَالَمِينَ وَقَالَ تَعَالَى يَس وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ إِنَّكَ لَمِنَ
الْمُرْسَلِينَ عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ تَنْزِيلَ الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ بَارَكَ
اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ وَنَفَعَنَا وَإِيَّاكُمْ بِالْآيَاتِ وَالذِّكْرِ
الْحَكِيمِ. إِنَّهُ تَعَالَى جَوَادٌ كَرِيمٌ مَلِكٌ بَرُّ رَوْفٌ رَحِيمٌ.



بابت اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ اما بعد۔ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ
مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مَا آتَاكُمْ
الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا۔ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ۔

محترم حضرات! آپ اس بات کو بخوبی جانتے ہیں کہ ایمان دو چیزوں
کے مجموعہ کا نام ہے اللہ جل شانہ کی وحدانیت کا اقرار اور جناب رسول اللہ ﷺ
کی رسالت کی شہادت جیسا کہ ہر مسلمان کلمہ میں پڑھتا ہے لا الہ الا اللہ کہ
اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور محمد الرسول اللہ کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے
رسول ہیں گویا رسول خدا اور بندوں کے درمیان ایک واسطہ اور ایک قاصد
اور پیغامبر ہوتا ہے چونکہ تمام انسانوں کے قلوب اور عقل اللہ رب العزت
کے کلام اور احکام کا تحمل نہیں کر سکتے اس لئے اللہ جل شانہ نے اپنے پیغامات
اور بندوں تک اپنی بات پہونچانے کیلئے رسولوں کا انتخاب فرمایا ہے ارشاد باری
ہے۔ اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّ مِنْ النَّاسِ۔ چنانچہ پیغمبروں
تک اپنی بات پہونچانے کیلئے حضرت جبریل امینؑ کو واسطہ بنایا جاتا ہے۔
پیغمبر میں یہ قوت ودیعت رکھی جاتی ہے کہ وہ فرشتہ کی بات کو جان لیتا ہے اور
پھر قوم تک اس حکم کو پہونچاتا ہے۔ اسی لئے ارشاد فرمایا گیا کہ رسول تم سے

جس چیز کے کرنے کا مطالبہ کریں اس کو کرو اور جس بات سے روکیں اس سے باز آجاؤ۔ رسول پاک ﷺ کی اطاعت کو اللہ رب العزت نے اپنی اطاعت قرار دیا ہے فرمایا۔ وَمَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ۔ کہ جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی۔ انسانوں کو خدا کی معرفت بھی رسول کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے، گویا رسول کی اطاعت ہی ہمارے ایمان کی کسوٹی ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

تعصى الاله وانت تظهر حبه

ان هذا فى الفعل بدیع

لو كان حُبك صادقا لاطعته

ان المحب لمن يحب مطيع

کہ آدمی عمل سے خدا کی نافرمانی کرے اور زبان سے محبت کا اعلان یہ نہایت عجیب حرکت ہے چونکہ سچی محبت کی علامت اطاعت ہے جناب رسالت مآب ﷺ نے اعلان فرمایا لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يَكُونَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهِ کہ کوئی آدمی اس وقت تک کامل مومن کہلانے کا مستحق نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنی خواہشات کو میرے لائے ہوئے دین کے تابع نہ کر دے۔

محترم حضرات! اللہ جل شانہ نے اپنی اور اپنے رسول کی اطاعت کرنے والوں کو یہ مرثدہ سنایا ہے کہ قیامت کے دن یہ لوگ انبیاء صدیقین

اور شہداء کے ساتھ اٹھائے جائیں گے، قرآن کریم مسلمانوں کو پکار پکار کر کہہ رہا ہے اے ایمان والوں اللہ اور اس کے رسول کا کہنا مانو چونکہ وہ تم کو ایسی چیز کی طرف بلا رہا ہے جس میں تمہاری اچھی حیوۃ مضمّن ہے، ایک جگہ فرمایا گیا کہ کسی مسلمان مرد اور عورت کے لئے رسول کے کسی فیصلہ کے خلاف سرتابی کا کوئی جواز نہیں ہے اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا وہ گم کردہ راہ ہے۔ ایک جگہ فرمایا گیا ہے کہ رب ذوالجلال کی قسم لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ وہ اپنے باہمی اختلافات میں آپ کو حکم نہ بنائیں یعنی جب تک کہ لوگ شریعت کو اپنا مقتدانہ بنائیں، آج ہم مسلمان اپنے حالات کا جائزہ لیں کہ ہم کس ڈگر پر چل رہے ہیں شیخ سعدی نے کیا خوب کہا ہے۔

ترسم نہ رسی بکعبہ اے اعرابی

کیس رہ کہ تو میروی بترکستان است

کہ اے اعرابی مجھے اندیشہ ہے کہ تو کعبہ تک نہیں پہنچ سکے گا چونکہ تو جس راستہ پر چل رہا ہے یہ تو ترکستان کا راستہ ہے بعینہ یہی حال آج قوم مسلم کا ہے، ہماری موجودہ روش اس بات کا پتہ دے رہی ہے کہ جدھر ہم چل رہے ہیں ادھر ہماری منزل نہیں ہے آئیے ہم عہد کریں کہ رنج اور خوشی اتحاد و اختلاف ہر موقع پر جناب رسول اللہ ﷺ کی ہدایات کے مطابق عمل کریں گے شریعت کو اپنا مقتدا اور قرآن کو اپنا امام بنائیں گے۔ محترم حضرات! شریعت اسلامیہ وہ راستہ اور وہ دین و مذہب ہے جس کی سر بلندی اور غلبہ کا خدا نے اعلان فرمایا ہے۔ کہ

خدا کی ذات وہ ذات ہے جس نے اپنے رسول ﷺ کو ہدایاتِ راہِ دین حق دیکر بھیجا ہے تاکہ اللہ رب العزت اس دینِ ہدایت کو تمام لوگوں پر غالب کر دے خواہ کافروں کو کتنا بھی برا لگے۔ چنانچہ اللہ کا یہ وعدہ حرفِ بحرف پورا ہو کر رہا اللہ نے اس وعدہ کی تکمیل ان مقدس و پاکباز نفوس کے ذریعہ کروائی جنہوں نے اپنے آپ کو دامنِ رسالت سے چمٹایا اور حضور پاک ﷺ کی پاکیزہ سیرت پر عمل پیرا ہوئے۔ آج ہم جیسے مسلمان دین کی رسوائی کا باعث بنے ہوئے ہیں آج لوگ ہمیں دیکھ کر ہی ہمارے مذہب کے متعلق رائے قائم کرتے ہیں۔ اللہ جل شانہ ہمارے اس جرم کو معاف فرمادے۔ محترم حضرات اللہ جل شانہ نے اپنے رسول ﷺ کو تمام عالمین کیلئے رحمت بنا کر بھیجا معلوم ہوا کہ تمام عالم کیلئے رحمت یہی دین ہے جو آپ لے کر دنیا میں تشریف لائے آپ کی بعثت تمام دنیا کی انسانیت کے لئے قرار دی گئی، آپ کی اقتداء میں تمام عالم کی بھلائی اور پوری انسانیت کی فلاح ہے اللہ رب العزت مجھے اور آپ کو آپ ﷺ کی کامل اتباع کرنے والا بنائیں آمین

وَآخِرُ دَعْوَانَا اِنَّ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔



تاكيد نماز

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْآخِرَةِ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ يَعْلَمُ مَا يَلْجُ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا وَهُوَ الرَّحِيمُ الْغَفُورُ وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّاتِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا كَثِيرًا أَمَّا بَعْدُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ فَرَضَ عَلَيْكُمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ وَأَوْصَاكُمْ بِالمُؤَاطَبَةِ وَالمُحَافَظَةِ عَلَى الصَّلَاةِ وَقَالَ أَقِمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ. وَقَالَ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ. وَقَالَ أَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفَا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبُنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرِي لِلذَّاكِرِينَ وَقَالَ إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا وَقَالَ تَعَالَى أَلَمْ ذَلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ. وَقَالَ تَعَالَى وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ

رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً وَيَدْرُونَ
بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةِ أُولَئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ وَقَالَ أَقِيمُوا الصَّلَاةَ
وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَقَالَ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّى وَذَكَرَ اسْمَ
رَبِّهِ فَصَلَّى وَقَالَ فِي تَذَكُّرَةِ أَهْلِ النَّارِ مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرٍ قَالُوا
لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ وَقَالَ فِي ذِكْرِ الْمُنَافِقِينَ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ
يُخَدِعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا
كُسَالَى يُرَاوِنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا وَقَالَ إِنْ خِفْتُمْ
فَرَجَالًا أَوْ زُرُكَبَانًا فَإِذَا أَمِنْتُمْ فَأَذْكُرُوا اللَّهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَا لَمْ
تَكُونُوا تَعْلَمُونَ، وَقَالَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ
وَالصَّلَاةِ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ، وَقَالَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا
وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَفَعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ. وَقَالَ
قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ وَقَالَ تَعَالَى
تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا
رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً
بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ. بَارَكَ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ
وَنَفَعَنَا وَإِيَّاكُمْ بِالْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ. إِنَّهُ تَعَالَى جَوَادٌ كَرِيمٌ
مَلِكٌ بَرٌّ رَّؤُوفٌ رَّحِيمٌ.

بابت تاکید نماز

نُحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ ، اما بعد!

فقد قال الله تبارك وتعالى اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ
وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاٰكِعِيْنَ صَدَقَ اللهُ الْعَظِيْمُ.

محترم حضرات! اللہ رب العزت نے شہادتین کے اقرار کے بعد بندہ پر کچھ اعمال فرض فرمائے ہیں جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے بُنِيَ
الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ۔ کہ اسلام کی
بنیاد پانچ چیزوں پر ہے اقرار شہادتین، اقامت صلوٰۃ، ایتاء الزکوٰۃ حج اور صوم
رمضان۔ آپ سب حضرات جانتے ہیں کہ ہر عمارت کے لئے ایک بنیاد
ہوتی ہے جس پر عمارت کھڑی ہوتی ہے، ہر آدمی یہ کوشش کرتا ہے کہ بنیاد کو
مضبوط کر لے تاکہ عمارت کو کوئی خطرہ لاحق نہ ہو اگر بنیاد کمزور ہو تو عمارت
منہدم ہو جاتی ہے اسی طرح سے یہ پانچوں افعال اسلام کی بنیاد ہیں جن پر
اسلام قائم ہے اگر ان اعمال میں نقص پیدا ہوگا تو اسلام کو خطرہ لاحق ہوگا اسی
لئے ان پانچوں افعال کو اسلام کے فرائض قرار دیا گیا ہے پھر خاص طور پر

نماز کی اہمیت اور خصوصیت کو اس طرح بیان فرمایا گیا ہے الصَّلٰوةُ عِمَادُ الدِّينِ مَنْ اَقَامَهَا فَقَدْ اَقَامَ الدِّينَ وَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ هَدَمَ الدِّينَ کہ نماز دین کا بنیادی ستون ہے جس نے اس کو قائم کیا اس نے اپنے دین کو قائم رکھا اور جس نے اس کو چھوڑ دیا اس نے اپنے دین کو منہدم کر دیا۔

محترم حضرات! اسی لئے قرآن کریم میں اللہ جل شانہ نے نمازوں کی محافظت کو فرض قرار دیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ نماز کے اوقات کی تعیین بھی باری تعالیٰ کی جانب سے ہے چنانچہ ایک جگہ ارشاد ہے کہ نمازوں کو دن کے دونوں کناروں میں اور رات کے حصہ میں قائم کیجئے، حضرات علماء مفسرین نے اس سے دن کے نصف اول میں فجر اور ظہر کی نماز مراد لی ہے اور دن کے نصف آخر میں عصر اور مغرب کو مراد لیا ہے اور رات کے حصہ میں عشاء کی نماز کو مراد لیا ہے حضور ﷺ نے ایمان و کفر کے درمیان نماز کو حد فاصل قرار دیا ہے صرف یہی نہیں بلکہ اللہ رب العزت نے نماز کے ذریعہ گناہوں کے مٹ جانے کی بشارت بھی سنائی ہے فرمایا کہ نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں ساتھ ہی حق جل مجدہ نے نماز قائم کرنے والے لوگوں کا شمار متقین میں فرمایا ہے کہ قرآن کریم متقیوں کے لئے کتاب ہدایت ہے اور فرمایا کہ متقی وہ لوگ ہیں جو بن دیکھے خدا پر ایمان رکھتے ہیں اور نماز کو قائم کرتے ہیں ایک دوسری جگہ نماز قائم کرنے والوں کیلئے بشارت سناتے ہوئے فرمایا اولئک لھم عقبی الدار کہ ایسے لوگوں کیلئے دار آخرۃ میں اچھا انجام ہے یعنی ایسی ہمیشگی کی جنتیں ہیں جن میں وہ رہیں گے۔ محترم حضرات! قرآن کریم کی بہت سی آیات میں

نماز پڑھنے والوں کی مدح سرائی فرمائی گئی ہے ایک جگہ ارشاد ہے کہ وہ شخص
فلاح کو پہنچ گیا ہے جس نے اپنا تزکیہ کر لیا اور جس نے اللہ کا نام لیا اور نماز
پڑھی، محترم حضرات! نماز اللہ اور اس کے بندے یعنی عابد و معبود کے درمیان
اس تعلق کا اظہار ہے جو بندہ کو اللہ سے ہے اسی لئے جناب رسول اللہ ﷺ نے
ارشاد فرمایا الصَّلَاةُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِينَ کہ نماز مومن کی معراج ہے جس طرح
جناب رسول اللہ ﷺ کو شب معراج میں قرب خداوندی حاصل ہوا اسی طرح
بندہ کو نماز میں باری تعالیٰ سے قرب حاصل ہوتا ہے، معلوم ہوا کہ نماز بننا کوئی
آسان کام نہیں ہے جب تک انسان کو نماز کی لذت حاصل نہیں ہوتی وہ حقیقی
معنی میں نماز نہیں کہلا سکتا اسی کو کسی نے یوں کہا ہے ۔

مسجد تو بنادی پل بھر میں ایمان کی حرارت والوں نے
من اپنا پرانا پاپی تھا برسوں میں نماز ی بن نہ سکا
انسان کو شدائد و مشکلات کے وقت میں نماز سے مدد لینے کی ہدایت
کی گئی ہے فرمایا گیا ہے کہ اے ایمان والو تم شدائد و مصائب میں صبر اور نماز
کے ذریعہ مدد حاصل کرو یہی وجہ ہے کہ حالت سفر اور حالت قتال میں بھی نماز
کی ہدایت اور اس کا طریقہ ذکر فرمایا گیا ہے تاکہ ایسے وقت میں بھی یہ عمل
فوت نہ ہونے پائے، نماز ایسا عمل ہے جس کو خدا کے سامنے خوشدلی
اور مستعدی سے بجالانا چاہیے چونکہ نماز میں کسل اور بددلی منافقین کی
خصلت بتلائی گئی ہے فرمایا گیا ہے کہ جب وہ لوگ نماز کے لئے کھڑے
ہوتے ہیں تو کاہلی اور کسل کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں تاکہ مسلمان ان

کو دیکھ کر نمازی سمجھیں اس کے برخلاف مسلمانوں کی صفت یہ ذکر فرمائی گئی کہ رات کو ان کے پہلو ان کی خوابگا ہوں سے جدا رہتے ہیں اور وہ بحالت نماز اپنے رب کو امید و خوف کی حالت میں پکارتے ہیں یعنی خدا کی طاعت پر اس کے وعدوں کی امید رکھتے ہیں اور اپنی طاعت کے قصور سے خوفزدہ رہتے ہیں ایسے لوگوں کے متعلق کوئی نہیں جانتا کہ ان کے لئے کیا نعمتیں مخفی رکھی گئی ہیں جن سے ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی، محترم حضرات! اس کے ساتھ نماز کا عمل اسلامی مساوات کا مظہر ہے بلا تفریق کالے گورے، امیر و غریب، حاکم و محکوم، استاذ شاگرد، مستر شد و مرشد سب صف باندھے اپنے رب کے حضور میں برابر برابر کھڑے ہوتے ہیں اور دنیائے انسانیت پر اس بات کو واضح کرتے ہیں کہ اسلام ایک ایسا رشتہ ہے جس میں سب موتی ایک لڑی میں منسلک ہیں اسی کو کسی نے کہا ہے

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز

نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

مزید یہ کہ ایک امام کے اشارے پر چل کر پوری دنیا کو یہ باور کراتے ہیں کہ ہم مسلمانوں کا مقتداء بھی ایک ہے اور یہ کہ ہمارا معبود بھی ایک ہے، دعا ہے کہ اللہ رب العزت ہم سب کو سچا نمازی بنادے۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔



احكام زكوة

الْحَمْدُ لِلَّهِ فَاطِرِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ جَاعِلِ الْمَلِكَةِ رُسُلًا أُولَى
 أَجْبَحَةِ مَشَى وَتِلْكَ وَرَبِّعَ يَزِيدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَاءُ إِنَّ اللَّهَ عَلَى
 كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. مَا يَفْتَحِ اللَّهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ
 لَهَا وَمَا يُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهُ مِنْ بَعْدِهِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ يَا
 أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ هَلْ مِنْ خَلْقٍ غَيْرِ اللَّهِ
 يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَاتَى تَوَلَّكُمْ
 وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا
 وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدَهُ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ
 تَسْلِيمًا أَمَّا بَعْدُ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ فَرَضَ عَلَيْكُمْ الزَّكَاةَ وَقَالَ يَا
 أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا انْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ
 مِنَ الْأَرْضِ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ وَلَسْتُمْ بِآخِذِيهِ إِلَّا
 أَنْ تُغْمِضُوا فِيهِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ وَقَالَ فِي مَدْحِ
 الْمُؤْمِنِينَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ وَقَالَ أَيْضًا الَّذِينَ يُنْفِقُونَ
 أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ
 وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ. وَقَالَ أَيْضًا مَثَلُ الَّذِينَ

يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِائَةُ حَبَّةٍ وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ وَقَالَ أَيُّضًا وَمَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ وَتَثْبِيتًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ أَصَابَهَا وَابِلٌ فَآتَتْ أُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ فَإِن لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلَّ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ. وَقَالَ أَيُّضًا وَالَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُونَ مَا أَنْفَقُوا مَنًّا وَلَا أَذَى لَّهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ. وَقَالَ تَعَالَى وَمَا آتَيْتُمْ مِنْ زَكَاةٍ تُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُضْغِفُونَ وَقَالَ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَبْطُلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَلَا ذَى كَالَّذِي يُنْفِقُ مَالَهُ رِثَاءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَإِصَابُهُ وَابِلٌ فَتَرَكَهُ صَلْدًا. لَا يَقْدِرُونَ عَلَى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوا وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ. وَقَالَ تَعَالَى وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ يَوْمَ يُحْمَىٰ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ جُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ هَذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ. بَارَكَ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ وَنَفَعَنَا وَإِيَّاكُمْ بِالْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ. إِنَّهُ تَعَالَى جَوَادٌ كَرِيمٌ مَلِكٌ بَرُّ رَوْفٌ رَّحِيمٌ.

تقریر (۴)

احکام زکوٰۃ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ، أَمَّا بَعْدُ!

فَاعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمِ.

محترم حضرات! زکوٰۃ اسلام کا تیسرا رکن ہے زکوٰۃ کے معنی ہیں پاکی چونکہ مال کی زکوٰۃ نکالنا مال کی پاکی کا سبب ہے اسی لئے اس کو زکوٰۃ کہتے ہیں بعض نے کہا ہے کہ زکوٰۃ کے معنی بڑھوتری کے ہیں چونکہ زکوٰۃ دینا بھی مال میں بڑھوتری کا سبب ہوتا ہے دونوں باتوں کی تائید قرآن کریم سے ہوتی ہے، ایک جگہ فرمایا گیا خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا، کہ اے محمد ﷺ لوگوں کے مال میں سے زکوٰۃ لیا کیجئے تاکہ اس کے ذریعہ آپ لوگوں کو بخل سے پاک صاف کر دیں اور تاکہ ان کا مال بھی پاک ہو جائے دوسری جگہ ارشاد ہے يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُزِيلُ الصَّدَقَاتِ، کہ اللہ عز و جل سود کو تو گھٹاتا ہے یعنی سودی لین دین مال میں بے برکتی اور کمی کا باعث ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے یعنی صدقات دینے سے مالوں میں برکت اور بڑھوتری ہوتی ہے۔

محترم حضرات! قرآن کریم کی بہت سی آیات مبارکہ سے زکوٰۃ کی فرضیت اور اس کے متعلق ہدایت معلوم ہوتی ہے۔ چنانچہ ایمان والوں کو خطاب کرتے ہوئے زکوٰۃ کی ضرورت و فرضیت کو یوں ارشاد فرمایا اے ایمان والو تم اپنی پاکیزہ کمائی میں سے خرچ کرو اور ایسے ہی زمین کی پیداوار میں سے خرچ کرو اور زکوٰۃ کے سلسلہ میں ہدایت کی گئی کہ زکوٰۃ، صدقات دینے میں گھٹیا اور ردی مال دینے کا قصد نہ کرو کہ اگر تم کو ایسا گھٹیا مال تمہارے کسی حق میں دیا جائے تو تم اسکو قبول نہ کرو۔ پھر اللہ جل شانہ اپنے حق میں گھٹیا مال کیوں لیں گے اور اس بات کو بخوبی ذہن میں رکھو کہ اللہ تو بے نیاز اور قابل حمد ہیں بھلا جو مال سے بے نیاز ہو وہ گھٹیا مال کیونکر قبول کریگا پھر اسکا سبب بھی ذکر فرمایا کہ یہ داعیہ انسان کے اندر شیطان کے بہکانے سے پیدا ہوتا ہے کہ وہ انسان کو فقر اور مال کی کمی کا خیال دلاتا ہے اسلئے غلط مشورے دیتا ہے ایک جگہ مومنین کی مدح کرتے ہوئے فرمایا کہ جو مال ہم نے انکو دیا ہے وہ اس میں سے ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں ایک آیت میں ایسے لوگوں کے متعلق جو اپنے مالوں کے راہ خدا میں خرچ کرنے سے دریغ نہیں کرتے دن میں بھی خرچ کرتے ہیں رات میں بھی علانیتہ بھی سرّاً بھی انکے متعلق بشارت سنائی گئی کہ انکے لئے انکے رب کے یہاں اسکا بدلہ ہے کہ نہ ان پر دنیا میں کوئی خوف ہوگا اور نہ آخرت میں غمگین ہونگے۔

محترم حضرات! جو لوگ اپنے مالوں کی زکوٰۃ نکالتے ہیں وہ صرف یہی نہیں

کہ اپنے رب کے حکم کو پورا کر رہے ہیں بلکہ ان کے اس عمل کا ثواب بہت بڑھا کر دیا جاتا ہے ایک جگہ حق تعالیٰ شانہ نے اس کو ایک مثال میں ذکر کیا ہے کہ ان لوگوں کی مثال جو اپنے مالوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ایسے دانے کے مانند جس سے سات بالیں اگیں اور ہر بال میں سو دانے ہوں گویا ایک دانہ یا ایک روپیہ راہ خدا میں خرچ کرنے کا ثواب سات سو گنا تک ہو جاتا ہے وَاللّٰهُ يُضَعِّفُ لِمَنْ يَشَاءُ اور اللہ جس کے لئے چاہتے ہیں اس سے بھی بڑھا دیتے ہیں یہ بڑھوتری آدمی کے اخلاص پر موقوف ہے البتہ ۷۰۰ گنا تک اللہ کا عام دستور ہے۔ اس آیت کریمہ سے اتفاق فی سبیل اللہ کے سلسلہ میں یہ ہدایت معلوم ہوئی کہ مقبولیت کے لئے اخلاص و للہیت بھی شرط ہے اسی کو ایک دوسری آیت میں صراحتہ ذکر فرمایا گیا کہ ان لوگوں کی مثال جو اپنے مالوں کو اللہ کی خوشنودی اور اپنی طبیعت کی خوشی سے خرچ کرتے ہیں ان کے اس خرچ کرنے کی مثال اس باغ جیسی ہے جو ٹیلہ پر ہو کہ اگر اسپر موسلا دھار بارش برے تو وہ درخت پھل دگنا دیوے اور اگر موسلا دھار بارش بھی نہ برے تو اس کیلئے شبنم بھی کافی ہوتی ہے۔ اور اللہ کو ظاہر کی طرح تمہارے اعمال کے باطن کی بھی پوری خبر ہے کہ کس قدر اخلاص کے ساتھ وہ عمل کیا گیا ہے۔

محترم حضرات! زکوٰۃ و صدقات کے سلسلہ میں مزید ہدایات جاری کرتے ہوئے ایک جگہ ارشاد باری ہے کہ اے ایمان والو تم اپنے صدقات کو

احسان جتلا کر اور اذیت پہنچا کر باطل نہ کرو صدقے دے کر احسان جتلا نا اور اذیت پہونچانا ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص ریا کاری کے طور پر اپنا مال خرچ کرے اور اللہ کے وعدہ پر اسکا یقین نہ ہو تو جس طرح اس شخص کو اس کے اس عمل سے کوئی فائدہ نہ ہوگا ایسے ہی احسان جتلا نیوالے اور ایذا دینے والے کو کچھ حاصل نہ ہوگا اسکے اس صدقہ کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی چٹان ہو جس پر کچھ مٹی پڑی ہو اور زور کی بارش ہو جائے تو بتاؤ کیا چٹان پر مٹی باقی رہے گی ہرگز نہیں ایسے ہی اس شخص کا عمل اس شخص کی نیت کی خرابی اور بد باطنی کی وجہ سے اکارت اور ضائع ہو جائے گا اس کے برخلاف جو لوگ زکوٰۃ و صدقات کے بعد احسان نہیں جتلاتے نہ اذیت پہونچاتے ہیں ان کے متعلق ارشاد فرمایا اَللّٰهُمَّ اَجِرْهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ کہ ان کیلئے ان کے پروردگار کے یہاں یقینی اجر ہے۔ ایک جگہ ارشاد ربانی ہے کہ جس زکوٰۃ دینے سے تمہارا مقصود اللہ کی رضا اور خوشنودی ہو تو ایسے لوگوں کے لئے بدرجہا اجر ہے اب جاننا چاہیے کہ احسان جتلا نا تو یہ ہے کہ مثلاً اپنے کسی قریبی غریب شخص کو آپ نے زکوٰۃ دی پھر باہمی معاملات میں کوئی ایسا موڑ آیا کہ وہ شخص آپ کے سامنے آپ کی بات کو مسترد کرنے لگا تو آپ یہ کہیں کہ اچھا ہماری بلی ہمیں ہی میاؤں، کہ ہم نے زکوٰۃ دیکر تم پر احسان کیا تم بھی ہمارے سامنے بولتے ہو یہ چیز اللہ کو نا پسند ہے اسلئے کہ آپ نے اس پر کیا احسان کیا اپنے وہ مال دیا جو آپ پر فرض تھا پھر کوئی اپنا مال نہیں دیا وہ مال دیا جو آپ کو اللہ نے دیا ہے اگر اللہ آپ

کو مال اللہ عطا نہ فرماتے تو آپ کہاں سے دیتے ظاہر ہے کہ اس سے ایذا یعنی روحانی تکلیف بھی ہوگی اسلئے اس سے پرہیز کرنا چاہئے ایذا دینے میں یہ بات بھی شامل ہے کہ آپ کسی کو زکوٰۃ دیکریوں کہیں میاں آپ لوگوں کا تو یہی کام رہ گیا ہے اس سے زکوٰۃ جیسا عمل ضائع ہو جاتا ہے مزید زکوٰۃ کی اہمیت ظاہر کرنے کے لئے قرآن کریم نے ان لوگوں کے حق میں سخت وعید ارشاد فرمائی جو اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے ارشاد فرمایا گیا کہ جو لوگ سونا چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور اس میں سے خدا کا حق نہیں دیتے ایسے لوگوں کو دردناک عذاب کی بشارت سنا دیجئے کہ قیامت کے دن اس مال و دولت کو آگ میں تپایا جائے گا اور اس سے زکوٰۃ نہ دینے والوں کی پیشانی اور پہلو اور پیٹھ کو داغ دیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ یہ وہ مال ہے جو تم نے اپنے لئے ذخیرہ کر کے رکھا۔ لہذا اسکا مزہ چکھو۔

محترم حضرات! آیات قرآنیہ اور اسی طرح بہت سی احادیث نبویہ ہم کو پکار پکار کر اس فریضہ کی ادائیگی کی طرف متوجہ کر رہی ہیں مگر ہمارا اندرونی بخل اور شیطان کا دھوکہ ہم کو اس سے روکے ہوئے ہیں خدا را اس فریضہ کو ادا کرنیکی طرف متوجہ ہوں درحقیقت زکوٰۃ ایک اسلامی مالی نظام ہے جس میں امت کیلئے سراسر بہتری اور ترقی مضمحل ہے۔ اللہ رب العزت ہم سب کو صحیح طور پر زکوٰۃ دینے والا بنائے آمین۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

احکام روزہ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مَا لِكَ يَوْمَ الدِّينِ
 إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ. صِرَاطَ
 الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ آمِينَ
 وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا
 وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدَهُ وَرَسُولَهُ أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا كَثِيرًا أَمَّا بَعْدُ
 أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ
 وَقَالَ فِي كِتَابِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا
 كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ. أَيَّامًا مَعْدُودَاتٍ فَمَنْ
 كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ وَعَلَى الَّذِينَ
 يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَنْ
 تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ. شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ
 فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ
 شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ
 مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ

وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ.
 وَقَالَ تَعَالَى أَجَلٌ لَكُمْ لَيْلَةُ الصِّيَامِ الرِّقْتُ إِلَى نِسَائِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ
 لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَهُنَّ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ
 فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَى عَنْكُمْ فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ
 لَكُمْ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ
 الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ وَقَالَ تَعَالَى فِي ذِمِّ
 الْكَافِرِينَ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يَتَمَتَّعُونَ وَيَأْكُلُونَ كَمَا تَأْكُلُ الْأَنْعَامُ
 وَالنَّارُ مَشْوَى لَهُمْ وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا
 وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَلَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَفِي حَلِيبِ آخِرِ الصَّوْمِ جَنَّةٌ
 مَالٌ بِخُرْفَتِهَا بَارَكَ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ وَنَفَعْنَا
 رِيَاسَتَكُمْ بِالآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ إِنَّهُ تَعَالَى جَوَادٌ كَرِيمٌ مَلِكٌ
 بَرُّ رُؤُوفٌ رَحِيمٌ.



بابت روزہ رمضان

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ، أَمَّا بَعْدُ! فَأَعُوذُ بِاللَّهِ
مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ
لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ، صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ.

محترم حضرات! روزہ اسلام کا چوتھا رکن ہے روزہ کی حقیقت ہے روزہ
کی نیت کے ساتھ صبح صادق سے لیکر غروب آفتاب تک مفطرات ثلاثہ یعنی
کھانے پینے اور جماع کرنے سے رکن روزے اللہ جل شانہ نے سال بھر
میں ایک ماہ رمضان المبارک کے فرض قرار دئے ہیں ارشاد فرمایا کہ رمضان
کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا ہے جو لوگوں کے لئے ذریعہ
ہدایت ہے اور جس میں ہدایت کے واضح دلائل موجود ہیں جو حق و باطل کے
درمیان ایک فیصلہ کن کتاب ہے، پس جو شخص تم میں سے اس مہینہ کو پاوے
اس کو چاہئے کہ اس مہینہ کے روزے رکھے البتہ مریض اور مسافر کیلئے اس
بات کی اجازت ہے کہ وہ بعد میں روزوں کا شمار پورا کر لے اس طرح اللہ
نے تم سے آسانی کا ارادہ فرمایا ہے اللہ تمہارے اوپر دشواری ڈالنا نہیں
چاہتے واقعہ یہ ہے کہ یہ دین معتدل اور افراط و تفریط سے پاک ہے نہ اس

میں بے جا سختی ہے نہ حد سے زیادہ نرمی انسان کو اسی عمل کا مکلف بنایا گیا ہے جس کی وہ طاقت رکھتا ہے، ارشاد باری ہے لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا اس لئے مطلقاً روزے فرض نہیں فرمائے خواہ تم مریض ہو یا تندرست ہر صورت میں تم کو روزہ رکھنا ہے نہیں بلکہ طاقت اور صحت کی حالت میں روزہ فرض قرار دیا گیا ساتھ میں یہ بھی ارشاد فرمادیا کہ ایمان والو تم پر روزے اسی طرح فرض کئے گئے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے پھر خواہ مخواہ بلا فائدہ روزوں کا بوجھ مسلمانوں پر نہیں ڈالا گیا بلکہ اسکا فائدہ اور نتیجہ ذکر فرمایا کہ تاکہ تمہارے اندر تقوے کی صفت پیدا ہو سکے چونکہ تقوے کے معنی ہیں کہ اللہ کے ڈر کی وجہ سے ممنوع کام نہ کرنا ظاہر ہے کہ روزہ دار محض خدا کے خوف کی وجہ سے کھانے پینے اور جماع کرنے سے رکتا ہے چونکہ ان کاموں کو انسان ایسی تنہائی میں بھی کر سکتا ہے جہاں اسکو انسانی سوسائٹی سے کوئی خطرہ نہ ہو مگر اسکے باوجود وہ پھر بھی ان اعمال سے رکتا ہے، معلوم ہوا کہ یہ تقوے کا اثر ہے مگر ان روزہ داروں پر حیرت اور تعجب ہے کہ جو روزہ کی حالت میں کھانے پینے اور جماع کرنے سے تو رکتے ہیں مگر اللہ کی حرام کی ہوئی دوسری چیزوں سے نہیں رکتے مثلاً غیبت فلم بنی، ٹی وی وغیرہ دیکھنا یا دوسروں کے حقوق پامال کرنا یا تجارت میں غیر شرعی طور و طریق اختیار کرنا یہ سب چیزیں بھی اسی طرح حرام ہیں جس طرح روزہ کی حالت میں کھانا پینا بلکہ یہ چیزیں تو غیر روزہ دار کے لئے بھی حرام ہیں تو روزہ دار

کے حق میں انکی حرمت بطریق اولیٰ ہے ہمارے بعض نوجوان بھائی روزہ کی حالت میں تاش بازی جیسے کھیلوں میں مصروف رہتے ہیں جب ان سے کہا جاتا ہے کہ یہ کیا کر رہے ہو تو کہتے ہیں کہ ہم تو روزہ بہلا رہے ہیں
اَسْتَغْفِرُ اللہ۔

بایں عقل و دانش بیاید گر یست

محترم حضرات! روزہ کے سلسلہ میں ایک ہدایت یہ کی گئی کہ جو لوگ ضعف اور بڑھاپے کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکیں یعنی شرعاً معذور ہیں ان کیلئے اجازت ہے کہ وہ روزہ کا فدیہ دیدیا کریں گویا وہ بھی اس حکم سے مستثنیٰ ہیں نیز رمضان کے مہینہ میں بیویوں کے ساتھ جماع کی ممانعت مطلقاً نہیں بلکہ صرف دن میں ہے رات میں ان سے جماع کرنا جائز ہے ابتداء رات کے وقت بھی جماع کرنا منع تھا مگر انسانی تقاضے اس کو نہ نبھاسکے اسلئے رات میں جماع کی اجازت دیدی گئی حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہم جان تے تھے کہ تم لوگ اپنے نفسوں میں خیانت کرو گے اسلئے اللہ نے تمہارے حال پر رحم فرمایا ہے اور تمہاری لغزش کو معاف فرما کر تم کو جماع کی اجازت دیدی مگر ساتھ ساتھ جماع کا مقصد بھی ذکر فرمایا کہ مسلمان کا مقصد جماع سے محض شہوت کرنا نہیں ہونی چاہیے بلکہ اللہ نے اس کے لئے جو اولاد مقدر کی ہے جماع سے اس کی طلب ہو ایسے ہی ابتداء میں یہ حکم تھا کہ غروب کے بعد آدمی سونے سے پہلے کھاپی سکتا تھا سو جانے کے بعد اٹھ کر کھانے

پینے کی اجازت نہ تھی اس میں بھی حضرات صحابہ کرام کو دشواری ہوئی اس لئے یہ حکم بھی اٹھالیا گیا اور اجازت دیدی گئی کہ سونے سے پہلے اور سونے کے بعد صبح صادق تک کھانا پینا بھی درست ہے۔

محترم حضرات! روزہ کا عمل غم خواری کا سبق ہے ایک مومن شخص جب روزہ کی حالت میں ہوتا ہے اور اس کو بھوک و پیاس سے دوچار ہونا پڑتا ہے تو غریبوں کی زندگی کا احساس کرتا ہے اور گویا غربت میں ان کا اس وقت شریک ہوتا ہے یہ عمل انسان کو غرباء کی ہمدردی کی طرف متوجہ کرتا ہے اسی کو حق تعالیٰ شانہ نے یوں ارشاد فرمایا ہے کہ کافر دنیا سے اس طرح متمتع ہوتا ہے اور اس کی نعمتوں کو اس طرح کھاتا ہے جس طرح جانور کہ اس کو دوسروں کے فقر و افلاس کا احساس نہیں ہوتا بخلاف روزہ دار کے کہ وہ افطار کے وقت میں بھی یہ احساس رکھتا ہے کہ ایک غریب شخص کا افطار کیسا ہوگا اسلئے رسالت مآب ﷺ نے روزہ افطار کرانے کی بڑی فضیلت ارشاد فرمائی ہے، روزہ رکھ کر انسان نہ صرف یہ کہ اپنے اوپر عائد فریضہ سے سبکدوشی حاصل کرتا ہے بلکہ اپنے خدا کی خوشنودی اور اپنے گناہوں کی مغفرت کا سامان پیدا کرتا ہے۔ جناب رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے رمضان کا روزہ ایمان کی حالت میں خدا کی خوشنودی کیلئے رکھا، اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دئے جاتے ہیں۔

محترم حضرات! روزہ انسان کے لئے نفس اور شیطان کے حملوں سے ڈھال کا کام دیتا ہے، روزہ رکھنے سے شہوت ٹوٹتی ہے، گناہوں کے ارتکاب

کا جوش سرد ہو جاتا ہے، ایک موقع پر جناب رسول ﷺ نے تو جوانوں سے خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا اے نو جوانوں کی جماعت جو تم میں سے حقوق نکاح کے ادا کرنے کی طاقت رکھے اس کو چاہیے کہ نکاح کرے اور جو نکاح کے حقوق پورے نہ کر سکے وہ اپنے اوپر روزہ رکھنے کو لازم کر لے چونکہ روزہ اس کے حق میں ڈھال ہے اہل بصیرت کا قول ہے کہ جب آدمی کا پیٹ چھکا ہوا ہوتا ہے تو اس کے تمام اعضاء بھوکے ہو جاتے ہیں یعنی اس پر شہوت کا غلبہ ہوتا ہے اور جب آدمی کا پیٹ بھوکا ہوتا ہے تو اس کے تمام اعضاء چٹکے ہوئے ہوتے ہیں یعنی گناہوں کی طرف اس کا میلان نہیں ہوتا جیسا کہ عام طور پر رمضان کے مہینہ میں اخیر دن میں روزہ داروں کی حالت سے بھی ظاہر ہوتا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ رسالت مآب ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ روزہ اس وقت ڈھال کا کام دیتا ہے جب تک کہ وہ اس کو پھاڑ نہ دے، معلوم ہوا کہ ایک آدمی بھوکا پیاسا بھی رہا مگر گناہوں میں لت پت رہا تو وہ روزہ اس کے لئے کچھ مفید نہ ہوگا اسی کو جناب رسول اللہ ﷺ نے یوں ارشاد فرمایا کہ بہت سے روزہ رکھنے والے ایسے ہوتے ہیں کہ ان کو بھوکا پیاسا رہنے کے علاوہ کچھ نہیں ملتا یہ وہی لوگ ہیں جو اپنے روزوں کی حفاظت نہیں کرتے۔

دعا کیجئے کہ اللہ رب العزت ہمیں صحیح طور پر روزہ رکھنے اور اس کے حقوق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے، وَآخِرُ دَعْوَانَا اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔



احکام حج

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَى عَبْدِهِ الْكِتَابَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ عِوَجًا.
 قِيمًا لِيُنْذِرَ بَأْسًا شَدِيدًا مِمَّنْ لَدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ
 الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا حَسَنًا. مَا كَثُرَ فِيهِ أَبَدًا. وَيُنْذِرَ الَّذِينَ
 قَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا. مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ وَلَا لِابَائِهِمْ كَبُرَتْ كَلِمَةً
 تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ. أَنْ يَقُولُوا إِلَّا كَذِبًا. وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدَهُ
 وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ
 تَسْلِيمًا كَثِيرًا. أَمَّا بَعْدُ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ فَرَضَ الْحَجَّ عَلَى
 مَنْ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَقَالَ وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ
 اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا. وَقَالَ وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ فَإِنْ
 أُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ وَلَا تَحْلِقُوا رُءُوسَكُمْ حَتَّى
 يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحَلَّهُ. فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ
 فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ، فَإِذَا أَمِنْتُمْ فَمَنْ تَمَتَّعَ
 بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ
 ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشْرَةٌ كَامِلَةٌ
 ذَلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ أَهْلَهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاتَّقُوا اللَّهَ

وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ. الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَّعْلُومَاتٌ فَمَنْ
فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفْتٍ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ
وَمَا تَفَعَّلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمُهُ اللَّهُ وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ زَادٍ
التَّقْوَى. وَاتَّقُونِ يَا أُولِيَ الْأَلْبَابِ. لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا
فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ فَإِذَا أَفَضْتُمْ مِنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوا اللَّهَ عِنْدَ
الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَاذْكُرُوهُ كَمَا هَدَاكُمْ وَإِنْ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلِهِ لَمَنِ
الضَّالِّينَ ثُمَّ أَفِضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ إِنَّ
اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ فَإِذَا قُضِيَتْ مَنَاسِكُكُمْ فَاذْكُرُوا اللَّهَ كَذِكْرِكُمْ
آبَاءَكُمْ أَوْ أَشَدَّ ذِكْرًا. وَقَالَ تَعَالَى وَاذْكُرُوا اللَّهَ فِي أَيَّامٍ
مَعْدُودَاتٍ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ
عَلَيْهِ لِمَنِ اتَّقَى وَاتَّقُوا اللَّهَ وَقَالَ تَعَالَى لِنَبِيِّهِ إِبرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
وَإِذْنٌ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ
مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ لِيشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي
أَيَّامٍ مَّعْلُومَاتٍ عَلَى مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ فَاكُلُوا مِنْهَا
وَاطْعَمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ. ثُمَّ الْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ
وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ.. بَارَكَ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ
الْعَظِيمِ وَنَفَعْنَا وَإِيَّاكُمْ بِالْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ. إِنَّهُ تَعَالَى
جَوَادٌ كَرِيمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَوْفٌ رَحِيمٌ.

احکام حج

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ! أَمَّا بَعْدُ
فَاعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ
وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا صَدَقَ
اللّٰهُ الْعَظِيمُ.

محترم حضرات! حج اسلام کا پانچواں رکن ہے حج کے لغوی معنی ارادہ کرنا اور شریعت کی اصطلاح میں زمانہ خاص میں افعال مخصوصہ کے ساتھ بیت اللہ کی زیارت کا قصد کرنا، اللہ جل شانہ کی عبادت کرتے کرتے یعنی نماز روزہ زکوٰۃ کے عمل سے انسان کے قلب میں جب ایک سوزش ایک تپش اور ایک تڑپ پیدا ہوتی ہے اور وہ یہ چاہتا ہے کہ اپنے محبوب اور اپنے خدا کی بارگاہ میں اپنے آپ کو حاضر کر دے، یوں تو خدا سے بندہ کا تعلق نہایت قرب کا ہے، حق تعالیٰ شانہ کا ارشاد ہے کہ إِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ اے محمد ﷺ جب میرے بندے آپ سے میرے متعلق پوچھیں تو بتلا دیجئے کہ میں ان کے قریب ہوں چنانچہ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ایک مرتبہ آپ ﷺ سے معلوم کیا اَقْرَبُ رَبَّنَا فَنُنَاجِيهِ اَمْ بَعِيدٌ فَنُنَادِيهِ کہ کیا ہمارا رب ہمارے قریب ہے کہ ہم اس سے سرگوشی کریں یا

دور ہے کہ اس کو بلند آواز سے پکاریں اس پر یہ آیت نازل ہوئی لیکن عبادت کے بجالانے کے بعد انسان پھر بھی اپنے خدا کو جنگل جنگل تلاش کرتا پھرتا ہے سفر کی صعوبتیں برداشت کرتے ہوئے اپنے خدا کے گھر بیت اللہ تک چلا جاتا ہے بندہ پر عشق کا اس قدر غلبہ ہوتا ہے کہ وہ اپنا شمار مردوں میں کرنے لگتا ہے کفن جیسی دو بغیر سلی چادریں پہن کر اپنے رب کے گھر کے چکر لگانے شروع کرتا ہے اس کو اس عرصہ میں اپنے بال اور ناخنوں کا بھی احساس نہیں رہتا کہ اس کے بال بڑھے ہوئے اور منتشر ہیں، اس کے ناخن بھی بڑھ جاتے ہیں وہ چیختا چلاتا ہوا کچھ اس طرح کی آواز محسوس کرتا ہے کہ اس کا خدا اس کو پکار رہا ہے آواز دے رہا ہے وہ جواب میں زور زور سے لبیک اَللّٰهُمَّ لَبَّيْکَ کی صدا دیتا ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے حاجی کی صفت ارشاد فرمائی کہ حاجی پر اگندہ بال اور پر اگندہ حال ہوتا ہے بندہ اپنے رب کی ملاقات کیلئے اپنے محبوب کی زیارت کیلئے اپنے خدا کے محبوب حضرت محمد ﷺ کی روش کو اپناتا ہے اپنے جد امجد حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے آثار اور جذبہ قربانی سے سرشار ہو کر کبھی منی جاتا ہے کبھی عرفات کی طرف دوڑتا ہے کبھی جمرات پر کنکریاں مارتا ہے اور یہ چاہتا ہے کہ میرا مقصود مجھ کو حاصل ہو جائے مجھے میرا محبوب مل جائے۔ بظاہر دیکھنے میں اس کا یہ عمل عقل سے ہٹا ہوا معلوم ہوتا ہے مگر عشق کی راہ میں ایسے حالات آتے ہیں جب آدمی عقل سے بیگانہ ہو کر اپنے محبوب کی تڑپ میں وہ سب کچھ کر گزرتا ہے جس کو ایک

عقل مند آدمی کرنا نہیں چاہتا ہے کسی نے کیا خوب کہا ہے ۔

لازم ہے عقل کیلئے پاسبان عقل
لیکن کبھی کبھی اسے تنہا بھی چھوڑے

محترم حضرات! اللہ جل شانہ نے اپنے ان بندوں پر جو زاد و راحلہ پر قدرت رکھتے ہیں زندگی میں ایک مرتبہ حج کو فرض قرار دیا ہے توشہ اور سواری پر قدرت کی شرط سے پتہ چلتا ہے کہ حج مطلقاً ہر مسلمان پر فرض نہیں ہے ایک دوسری آیت میں اللہ جل شانہ نے حج اور عمرہ کے پورا کرنے کا حکم دیا ہے کہ تم لوگ حج اور عمرہ کو پورا کرو، اگر کسی وجہ سے کوئی شخص احرام باندھنے کے بعد بیت اللہ تک نہ جاسکے خواہ وہ مرض کی وجہ سے ہو یا دشمن کے ڈر کی وجہ سے اور حج کا زمانہ ختم ہو جائے یا حج کرنے کے آثار بالکل باقی نہ رہیں تو ایسی صورتوں میں احرام ختم کرنے کا حکم ہے جسکی صورت شریعت مطہرہ نے یہ رکھی ہے کہ ایک قربانی یعنی دم دینا واجب قرار دیا ہے اور یہ شرط قرار دی گئی کہ یہ ہدی حرم میں ذبح ہو اس طرح آدمی حج و عمرہ کے احرام سے نکل جائے گا اور آئندہ سال اس پر حج و عمرہ کی قضاء لازم ہوگی ایسے ہی یہ حکم بھی دیا گیا کہ اگر حالت احرام میں کوئی آدمی بیمار ہو جائے یا کسی کے سر میں جوں وغیرہ ہو جائے اور وہ شخص احرام کے خلاف کسی عمل کے کرنے پر مجبور ہو جائے تو ایسے شخص پر روزہ یا صدقہ یا قربانی واجب ہوتی ہے۔

ایک دوسری جگہ حق تعالیٰ شانہ کا ارشاد ہے کہ حج کے متعین مشہور مہینے ہیں

یعنی شوال ذیقعدہ ذی الحجہ جو شخص ان مہینوں میں اپنے اوپر حج کو فرض کرے تو اسکو چاہئے کہ زمانہ حج میں۔ رفت یعنی جماع اور اسکی باتوں سے پرہیز کرے ایسے ہی کوئی فسق کا کام اور کسی سے لڑائی جھگڑانہ کرے یوں تو تم جو بھی خیر کا کام کرتے ہو اللہ کو اسکی خبر ہے۔ ایک اور ہدایت حج کے سلسلہ میں دی گئی کہ حج کے لئے جب جایا کرو تو اپنے ساتھ توشہ لیکر جایا کرو یہ نہ ہو کہ بغیر توشہ کے چلے جاؤ اور وہاں لوگوں سے مانگتے پھر و چنانچہ اہل یمن کے متعلق لکھا ہے کہ وہ بغیر توشہ کے حج کے لئے جاتے تھے اور وہاں جا کر لوگوں کے سامنے ہاتھ پارتے پھرتے تھے جب ان سے پوچھا گیا کہ توشہ لیکر کیوں نہیں جاتے تو کہتے تھے نَحْنُ الْمُتَوَكِّلُونَ کہ ہم لوگ تو توکل کرتے ہیں ان کو اس حرکت سے منع فرمایا گیا۔ محترم حضرات! حج کے زمانہ میں حج و عمرہ کے افعال سے فراغت پر یہ بھی جائز ہے کہ آدمی بیع و شراء اور خرید و فروخت کر سکے۔ فرمایا گیا کہ تم پر اپنے رب کا فضل تلاش کرنے میں بھی کوئی گناہ نہیں ہے البتہ حج سے فراغت سے قبل تجارت کی ممانعت ہے، قرآنی آیات میں وقوف عرفہ اور وقوف مزدلفہ کا بھی تذکرہ ہے ارشاد باری ہے کہ جب تم عرفات سے کوچ کرو تو مزدلفہ میں ٹھہر کر اللہ کو یاد کرو جس طرح تم کو اللہ نے حکم دیا ہے تم اس سے پہلے ناواقف تھے چنانچہ زمانہ جاہلیت میں قریش مزدلفہ میں رک کر اپنے آباء و اجداد کے مفاخر بیان کیا کرتے تھے اسلام نے یہ ہدایت دی کہ اس موقع پر اللہ کا ذکر کیا کرو محترم حضرات! کعبہ

کے بانی حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں جب آپ کعبہ کی تعمیر سے فارغ ہو گئے تو حق تعالیٰ شانہ نے حکم دیا کہ اے ابراہیم لوگوں میں حج کا اعلان کر دو، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بحکم خداوندی ایک اونچے ٹیلہ پر کھڑے ہو کر اعلان فرمایا اے لوگو بیت اللہ کا حج کرو حق تعالیٰ شانہ نے یہ آواز جہاں تک منظور ہوا پہونچا دی اور لوگ جوق در جوق حج کے لئے آنے لگے چنانچہ زمانہ جاہلیت میں بھی بیت اللہ کا طواف برابر ہوتا رہا حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا اے ابراہیم لوگ اس اعلان کے بعد آپ کی طرف پیدل اور اونٹنیوں پر سوار ہو کر ہر تنگ اور کشادہ راستوں سے آئیں گے آج ہم اس خوش خبری کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہے ہیں الحمد للہ علی ذالک۔ بیت اللہ روئے زمین پر سب سے پہلا خدا کا گھر اور عبادت خانہ ہے جس کی اول تعمیر حضرت آدم علیہ السلام نے کی اسی لئے اقبال مرحوم نے کہا تھا۔

دنیا کے بت کدوں میں پہلا وہ گھر خدا کا

ہم پا سبائیں ہیں اس کے وہ پا سبائیں ہمارا

دعاء ہے کہ اللہ رب العزت ہمیں اس مقدس گھر اور حرمین شریفین کی

زیارت نصیب فرمائے اور بیت اللہ شریف کے تقاضوں کو پورا کرنے کی

توفیق ارزانی فرمائے آمین

وَآخِرُ دَعْوَانَا اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔



فضائل تقوى

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَالنُّورَ ثُمَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ. هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ طِينٍ ثُمَّ قَضَى أَجْلاً وَأَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهُ ثُمَّ أَنْتُمْ تَمْتَرُونَ وَهُوَ اللَّهُ فِي السَّمَوَاتِ وَفِي الْأَرْضِ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُونَ، وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ الَّذِي أَرْسَلَ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً بَشِيرًا وَنَذِيرًا. صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا. أَمَّا بَعْدُ أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللَّهَ فَإِنَّ التَّقْوَى مَلَكَ الْحَسَنَاتِ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ وَقَالَ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ وَقَالَ إِنْ تَتَّقُوا اللَّهَ يَجْعَلْ لَكُمْ فُرْقَانًا وَيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ وَقَالَ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ. وَقَالَ تَعَالَى يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ وَاحْشَوْ يَوْمًا لَا يَجْزِي وَالِدٌ عَنْ وَلَدِهِ وَلَا مَوْلُودٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَالِدِهِ شَيْئًا إِنْ وَعَدَ اللَّهُ حَقًّا فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا

وَلَا يَغْفِرْ لَكُمْ بِاللَّهِ الْغُرُورَ. وَقَالَ تَعَالَى وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ
 مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ. وَقَالَ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
 آمَنُوا اصْبِرُوا وَرَابِطُوا وَتَقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ. وَقَالَ تَعَالَى
 يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا. يُصْلِحْ لَكُمْ
 أَمْوَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ
 فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا. وَقَالَ تَعَالَى إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّتِ
 النَّعِيمِ. وَقَالَ تَعَالَى إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي ظِلِّ وَعُيُونٍ وَفَوَاكِهٍ مِمَّا
 يَشْتَهُونَ. كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ. إِنَّا كَذَلِكَ
 نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ. وَقَالَ تَعَالَى إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا حَدَائِقَ
 وَأَعْنَابًا وَكَوَاعِبَ أَتْرَابًا وَكَأَسَادٍ هَاقًا وَقَالَ تَعَالَى إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي
 جَنَّاتٍ وَنَهَرٍ فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِكٍ مُقْتَدِرٍ. وَقَالَ تَعَالَى
 وَتَقُوا يَوْمًا لَا تَجْزِي نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ
 وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ. بَارَكَ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي
 الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ. وَنَفَعَنَا وَإِيَّاكُمْ بِالْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ إِنَّهُ
 تَعَالَى جَوَادٌ كَرِيمٌ مَلِكٌ بَرُّ رَوْفٌ الرَّحِيمُ.



تقویٰ کے فضائل

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ!

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ
مُسْلِمُونَ صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ۔

محترم حضرات! اس وقت جو آیت کریمہ تلاوت کی گئی ہے اس میں حق تعالیٰ شانہ نے ایمان والوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اے ایمان والو! تم لوگ اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمہاری موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو۔ تقویٰ کس چیز کا نام ہے علمائے اس کے تین درجے بیان فرمائے ہیں (۱) شرک سے بچنا (۲) گناہوں سے بچنا (۳) ماسوائے اللہ کا خیال دل سے نکال دینا شرک سے بچنا تقویٰ کا سب سے ادنیٰ درجہ ہے اور اس سے اعلیٰ درجہ گناہوں سے بچنا اور سب سے اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ آدمی اپنے دل سے ماسوائے اللہ کا خیال ہی نکال دے ایسا شخص مومن اور موحد کامل کہلاتا ہے جس کو کسی شاعر نے کہا ہے۔ تو حید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہ دے۔ یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لئے ہے۔ دوسری بات اس آیت کریمہ میں یہ ارشاد فرمائی گئی ہے کہ تمہاری موت نہ آئے مگر اس حال

میں کہ تم مسلمان ہو یعنی ایک مسلمان کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے ایمان کی حفاظت اور نگہداشت رکھے چونکہ جس طرح ظاہری جسم خارجی عوارضات سے متاثر ہوتا ہے آدمی کا ایمان بھی زنگ آلود ہو جاتا ہے اور جس طرح سے ہر زنگ آلود چیز کیلئے کوئی نہ کوئی صیقل ہوتا ہے اسی طرح ایمان کیلئے صیقل کلمہ لا الہ الا اللہ ہے۔ آج کے ماحول میں ایمان پر ہر چار طرف سے ڈاکے پڑ رہے ہیں گھر بازار اور محلات سب جگہ ایمان کے لٹیرے موجود ہیں ایسے حالات میں ایمان کی حفاظت ایک اہم کام ہے اس لئے ہمیں ہر موقع پر اس کا خیال رکھنا ضروری ہے آیت کریمہ میں اللہ سے ڈرنے کا حکم ہے کہ ایسے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے جب یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہ کو تشویش ہوئی کہ یہ کس کے بس کی بات ہے کہ اللہ سے ایسا ڈرے جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اس پر اللہ عز وجل نے آسانی فرمائی اور ایک دوسری جگہ ارشاد فرمایا کہ اللہ سے اپنی حسب استطاعت ڈرو۔ دیکھئے اسمیں ہم جیسے کمزور لوگوں کیلئے آسانی کی راہ حق تعالیٰ شانہ نے پیدا فرمائی یہ اس کا کس قدر کرم و احسان ہے۔

محترم حضرات! ایک جگہ پر حق تعالیٰ نے تقویٰ کی تاکید فرماتے ہوئے حکم دیا کہ تم لوگ سچے لوگوں کے ساتھ رہو معلوم ہوا کہ تقویٰ ہی کا یہ اثر ہے کہ آدمی سچے لوگوں کی صحبت اختیار کرتا ہے اب سوال پیدا ہوا ہے کہ سچے لوگ کون ہیں ان کی کیا صفات ہیں قرآن کریم میں ایک دوسری آیت سے اس کی تفصیل معلوم ہوتی ہے حق جل مجدہ کا ارشاد ہے کہ لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ

تَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ
 بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ وَآتَى الْمَالَ
 عَلَى حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ
 وَالسَّائِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَالْمُوفُونَ
 بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُوا وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِينَ
 الْبَأْسِ أُولَئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ۔ اس ارشاد کا
 مفہوم ہے کہ بھلائی صرف اسی میں منحصر نہیں کہ تم اپنے چہروں کو مشرق یا
 مغرب کی طرف پھیرو بلکہ کامل بھلائی والا شخص وہ ہے جو کہ اللہ اور آخرت
 کے دن پر اور ملائکہ، کتاب اور نبیوں پر ایمان رکھے۔ (۲) مال کی محبت کے
 باوجود اس کو رشتہ داروں، یتامی، مساکین، مسافروں اور سوال کرنے والوں
 اور گردنوں کے آزاد کرانے میں خرچ کرے۔ (۳) نماز قائم کرے۔ (۴) زکوٰۃ
 ادا کرے۔ (۵) عہد کر کے اس کو پورا کرے۔ (۶) تنگی اور فراخی میں صابر
 رہے ایسے ہی لڑائی کے موقع پر ثابت قدم رہے۔

جن لوگوں کے اندر یہ صفات ہوں وہی صادقین اور متقین کہلانے کے
 مستحق ہیں۔ ایک اور جگہ حق تعالیٰ شانہ نے تقویٰ کا ثمرہ اور نتیجہ ذکر فرمایا ہے
 کہ تقویٰ کی بنیاد پر تم کو غلبہ اور حجت حاصل ہوگی، تمہاری سیئات دور ہوں گی
 اور اللہ تم کو بخش دیگا ایک جگہ پر حق تعالیٰ شانہ نے تقویٰ کا حکم دیتے ہوئے
 سود کے چھوڑ دینے کا حکم دیا ہے معلوم ہوا کہ متقی شخص سودی کاروبار نہیں

کرتا ہے ایک جگہ پر تقویٰ کا حکم دیتے ہوئے آخرت کے دن سے ڈرنے کی تلقین فرمائی گئی ہے مراد یہ ہے کہ متقی کی صفت آخرت سے ڈرنا ہے۔ ایک آیت میں متقین کے لئے تنگی سے نکلنے کی بشارت اور بے گمان رزق کا وعدہ فرمایا گیا ہے ایک آیت میں دشمنوں پر غلبہ اور کامیابی کا مدار جہاں آلات جہاد کی فراہمی کو بتلایا گیا ہے وہیں پر تقویٰ کی بھی شرط لگائی گئی ہے معلوم ہوا کہ تقویٰ مؤمن کے لئے ہتھیار ہے۔ ایک جگہ پر متقین کے لئے ہمیشگی کے باغات کی بشارت سنائی گئی ہے ایک آیت میں اہل تقویٰ کا انجام ذکر فرماتے ہوئے کہا گیا ہے کہ متقین حضرات آخرت کے دن سایوں میں رہیں گے اور چشموں سے اپنی پیاس بجھائیں گے انکو کھانے پینے کی عام اجازت ہوگی کہ یہ زود ہضم اور خوش گوار رزق تمہارے اعمال کا بدلہ ہے۔

محترم حضرات! تقویٰ کے فضائل اور فوائد بے شمار ہیں مگر ہم جیسے لوگ اپنے اندر یہ صفت پیدا کرنے سے غافل ہیں ضرورت ہے کہ ہر مسلمان اس صفت سے متصف ہو حق تعالیٰ شانہ مجھے بھی اور آپکو بھی تقویٰ اختیار کرنے اور شریعت پر چلنے والا بنادیں۔ آمین

وَآخِرُ دَعْوَانَا اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔



فضائل توبه

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَلَهُ
 الْحَمْدُ فِي الْآخِرَةِ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ يَعْلَمُ مَا يَلْجُ فِي الْأَرْضِ
 وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا وَهُوَ الرَّحِيمُ
 الْغَفُورُ وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنَّ
 سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ الَّذِي أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا
 وَنَذِيرًا وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّاتِهِ
 وَسَلِّمْ تَسْلِيمًا كَثِيرًا كَثِيرًا. أَمَّا بَعْدُ أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالتَّوْبَةِ
 مِنَ الْمَعَاصِي فَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تَوْبُوا إِلَى
 اللَّهِ تَوْبَةً نَصُوحًا عَسَى رَبُّكُمْ أَنْ يُكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَ
 خِلْفَكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللَّهُ النَّبِيَّ
 وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ وَقَالَ تَعَالَى قُلْ يَعْبَادِي الَّذِينَ اسْرِفُوا عَلَى
 أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ
 هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ. وَأَنْبِئُوا إِلَى رَبِّكُمْ وَأَسْلِمُوا لَهُ مِنْ قَبْلِ أَنْ
 يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ. وَقَالَ تَعَالَى وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ
 صَالِحًا فَإِنَّهُ يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مَتَابًا وَقَالَ تَعَالَى إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللَّهِ

لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوبُونَ مِنْ قَرِيبٍ فَأُولَٰئِكَ
 يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا وَقَالَ تَعَالَى وَلَيْسَتْ
 التَّوْبَةُ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ حَتَّىٰ إِذَا حَضَرَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ
 قَالَ إِنِّي تُبْتُ الْآنَ وَلَا الَّذِينَ يَمُوتُونَ وَهُمْ كُفَّارًا أُولَٰئِكَ أَعْتَدْنَا
 لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا وَقَالَ تَعَالَى وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ
 وَيَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ وَقَالَ إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ، وَقَالَ تَعَالَى
 حَمْدُ تَنْزِيلِ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ، غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ
 التَّوْبِ. وَقَالَ تَعَالَى فِي مَدْحِ الْمُؤْمِنِينَ التَّائِبُونَ الْعَابِدُونَ
 الْحَامِدُونَ السَّائِحُونَ الرَّاكِعُونَ السَّاجِدُونَ الْآمِرُونَ
 بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّاهُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحَافِظُونَ لِحُدُودِ اللَّهِ
 وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ وَقَالَ تَعَالَى إِنِّي أَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ وَقَالَ تَعَالَى
 فِي قِصَّةِ مُوسَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي
 فَغَفَر لَهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ وَقَالَ تَعَالَى فِي قِصَّةِ آدَمَ عَلَيْهِ
 السَّلَامُ قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ
 مِنَ الْخَاسِرِينَ. بَارَكَ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ. وَنَفَعَنَا
 وَإِيَّاكُمْ بِالآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ إِنَّهُ تَعَالَى جَوَادٌ كَرِيمٌ مَلِكٌ
 بَرُّوْفٌ رَحِيمٌ.



فضائلِ توبہ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ أَمَّا بَعْدُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ
الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ۔

محترم حضرات! یہ بات کسی فرد و بشر پر مخفی نہیں ہے کہ انسان خطا و نسیان سے مرکب ہے اسی لئے انبیاء علیہم السلام کے علاوہ ہر انسان خا طی اور قصور وار ہے جس کی طرف ایک حدیث میں اشارہ فرمایا گیا ہے کہ اے بنی آدم تم میں ہر شخص خطا کار ہے اور بہترین خطا کار وہ ہے جو خطا کے بعد توبہ کر لے۔ چوں کہ یہ بات تکلیف مالا یطاق کے قبیل سے ہوتی کہ آدمی کی خطا سے در گزر کا کوئی راستہ نہ ہوتا مگر حق تعالیٰ شانہ جو بندہ کا خالق و مالک ہے انسانی فطرت بھی اسی کی تخلیق کردہ ہے وہ جانتا ہے کہ بندہ سے خطا ضروری ہوگی اس نے اپنے رحم و کرم سے عفو کا دروازہ بھی کھول دیا کہ بندہ اگر توبہ کرے گا تو حق تعالیٰ شانہ اس کی خطاؤں سے در گزر فرمائیں گے اسی پر اکتفا نہیں فرمایا بلکہ توبہ کا حکم بھی فرمایا کہ اے ایمان والو! تم اللہ کی طرف صدق دل سے رجوع ہو جاؤ اس امید پر کہ تمہارا رب تمہاری برائیوں کو دور فرما دے اور آخرت میں تم کو ایسے باغات میں داخل فرمائے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی۔ اب آپ کے دل میں یہ خیال پیدا ہوگا کہ توبہ کس چیز کا نام ہے کیا

زبان سے صرف ”اللہ میری توبہ“ کہہ لینا توبہ ہے نہیں بلکہ توبہ کی حقیقت تین چیزیں ہیں (۱) جس غلط کام میں انسان مبتلا ہے اس سے فوراً رک جائے (۲) اس عمل پر ندامت ہو (۳) آئندہ غلطی نہ کرنے کا عزم کرے۔ کبھی کبھی انسان کے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ ہم ایک مرتبہ توبہ کر لیتے ہیں تو بعد میں اسی گناہ کو یا کسی دوسرے گناہ کو کر لیتے ہیں تو ہمارا رب ہماری توبہ کب تک قبول کرتا رہے گا سو محترم دوستو یہ شیطانی خیال ہے وہ اس طرح کا پاکیزہ تصور انسان کے سامنے پیش کر کے اسکو مایوسی کا شکار کرنا چاہتا ہے کہ انسان توبہ سے رک جائے۔ ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہئے بلکہ انسان پر لازم ہے کہ قصداً گناہ کا ارتکاب نہ کرے لیکن اگر سہواً انسان سے گناہ ہو جائے تو فوراً حق تعالیٰ شانہ کی طرف رجوع کرے اور توبہ کرے۔ خود حق جل مجدہ کا ارشاد ہے کہ بخشنا اور رحم کرنا اسی کی خاص صفت ہے۔ توبہ اعتراف جرم کا نام ہے جب بندہ حق تعالیٰ شانہ سے اپنے گناہوں کی معافی چاہتا ہے تو اللہ رب العزت اس سے خوش ہوتے ہیں اور فرشتوں سے فرماتے ہیں دیکھو میرا بندہ میرے سامنے توبہ کر رہا ہے وہ جانتا ہے کہ میرے علاوہ کوئی اس کے گناہ بخشنے والا نہیں ہے تم گواہ رہو میں نے اس کے جرم کو معاف کر دیا مگر شرط یہ ہے کہ گناہ کا صدور جہالت و نادانی کی وجہ سے ہوا ہو، اور بندہ نے فوراً ہی توبہ کر لی ہو چنانچہ حق تعالیٰ شانہ کا ارشاد ہے اللہ ان لوگوں کی توبہ قبول کرتا ہے جو برائی کے کام جہالت و نادانی کی وجہ سے کر لیں اور پھر فوراً ہی انکو اپنے کئے پر ندامت ہو جائے تو ایسے لوگوں کی اللہ جل شانہ توبہ قبول فرما لیتے ہیں اس

کے برخلاف وہ لوگ جو برابر گناہ کئے جائیں انہیں اپنے کئے پر ندامت نہ ہو اور جب ان کی نزع کا وقت ہو تو اس وقت توبہ کریں ان کی توبہ حق تعالیٰ شانہ قبول نہیں فرماتے ہیں نہ ہی اس وقت کا ایمان قبول ہوتا ہے چونکہ بوقت نزع بعض اخروی امور کا مشاہدہ ہونے لگتا ہے عالم برزخ کے حالات منکشف ہو جاتے ہیں تو وہ ایمان بالغیب نہیں رہتا جس کا قرآن نے مطالبہ کیا ہے بلکہ ایمان بالمشاہدہ ہو جاتا ہے جو غیر معتبر ہے۔ ایسے لوگوں کے متعلق ارشاد ہے کہ ہم نے ان کیلئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے قرآن کریم میں توبہ قبول کرنا حق جل مجدہ کی صفت قرار دی گئی ہے کہ اللہ ہی کی ذات ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور سیئات سے درگزر کرتا ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ جب بندہ توبہ کرتا ہے تو اللہ اس سے خوش ہوتے ہیں جب تک کہ غرہ کی حالت نہ ہو حق تعالیٰ شانہ کو اپنے اس بندہ پر پیارا آتا ہے جو اپنی جبینِ نیاز کو اللہ کے سامنے ڈال کر یا اللہ یا اللہ کہہ کر پکارتا ہے جس طرح نافرمان اولاد پر معافی طلب کرنے پر ماں باپ کو پیارا آ جاتا ہے اور اس کی برسوں کی خطائیں معاف کر دے تے ہیں یوں سمجھئے کہ سردی کے موسم میں باپ کو اپنے بیٹے کی نافرمانی و سرکشی پر غصہ آ رہا ہو اور باپ برہنہ کر کے اپنے بیٹے کو گھر سے باہر نکال دے کچھ دیر تک تو باپ غصہ کی وجہ سے پیار کو ضبط کئے رہتا ہے مگر جوں جوں شام ہونی شروع ہوتی ہے باپ کا دل بے چین ہونے لگتا ہے ماں کا دل تو پہلے ہی سے بے چین رہتا ہے مگر اب باپ کی بھی یہی خواہش ہوتی ہے کہ بیٹا حاضر ہو کر اگر معافی چاہے تو میں اس کو معاف

کردوں مگر زبان سے اس بات کا اظہار نہیں کرتا جب ذرا سی آہٹ باہر سے سنتا ہے تو خیال ہوتا ہے کہ شاید بیٹا آگیا ہے مگر وہ نہیں آتا باپ کی بے چینی اور بڑھتی رہتی ہے رات کے کسی وقت میں باہر جھانک کر دیکھتا ہے تو نظر آتا ہے کہ بیٹا دروازہ پر برہنہ پڑا ہوا ہے آہستہ سے دروازہ کھولتا ہے اور بیٹے کو پکڑ کر زبردستی اندر کمرہ میں لا کر لٹا دیتا ہے اور اسکے معافی چاہے بغیر ہی اس قسم کی باتیں شروع کر دیتا ہے کہ اگر میں نے تجھے معاف کر دیا آئندہ تو ایسی حرکت نہیں کریگا۔ اللہ رب العزت تو ارحم الراحمین ہیں ان کو اپنے بندوں پر باپ کے اپنے بیٹے سے زیادہ محبت و شفقت ہے۔ وہ بندہ جو معاصی کا مرتکب ہے وہ بعینہ اس نافرمان لڑکے کی طرح ہے جس کو باپ نے اپنے گھر سے باہر نکال دیا ہے اس بندہ پر بھی حق تعالیٰ نے خیر اور بھلائی کی راہیں بند کر دی ہیں مگر جب یہ خدا کے حضور میں آ کر اپنے جرم کا اعتراف کرتا ہے تو حق تعالیٰ کی رحمت اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور اللہ رب العزت اس کو اپنی آغوش میں لے لیتے ہیں کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

تلاطم ڈالدیتے ہیں خدا کے بحر رحمت میں

گناہوں کی ندامت سے جو دو آنسو ٹپکتے ہیں

حق تعالیٰ شانہ ہم کو بھی توبہ کرنے والا اور اس پر قائم رہنے والا بنائے آمین بِرَحْمَتِكَ
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ. وَآخِرُ دَعْوَانَا اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔



فضائل اعمال صالحه

الْحَمْدُ لِلَّهِ فَاطِرِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا
 اُولٰٓئِىْ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثٍ وَرُبْعٍ يَزِيْدُ فِى الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ اِنَّ اللّٰهَ
 عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ . مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا
 مُمْسِكَ لَهَا وَمَا يُمْسِكُ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْ بَعْدِهِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ
 الْحَكِيْمُ وَنَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ
 اَنْ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
 اٰلِهٖ وَاصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ وَسَلَّم تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا اَمَّا
 بَعْدُ اَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالْاَعْمَالِ الصَّالِحَةِ فَاِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ
 وَتَعَالٰى قَالَ يٰۤاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُّوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاَعْمَلُوْا صَالِحًا
 وَقَالَ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصَّالِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى فَلَنُحْيِيْنَهٗ حَيٰوةً
 طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ . وَقَالَ تَعَالٰى
 وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصَّالِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخَافُ ظُلْمًا وَّلَا
 هَظْمًا . وَقَالَ تَعَالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصَّالِحٰتِ كَانَتْ
 لَهُمْ جَنَّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا وَقَالَ تَعَالٰى فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهٖ
 فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖ اَحَدًا . وَقَالَ تَعَالٰى
 وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِفٰى خُسْرٍ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوْا

الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَقَالَ تَعَالَى لَقَدْ
 خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ سَافِلِينَ إِلَّا الَّذِينَ
 آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ. وَقَالَ تَعَالَى قَدْ
 أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ
 اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ وَالَّذِينَ هُمْ لِلزَّكَاةِ فَاعِلُونَ وَالَّذِينَ هُمْ
 لِفِرْوَجِهِمْ حَافِظُونَ. إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ
 فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ. فَمَنْ ابْتَغَى وَرَاءَ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ
 الْعَادُونَ. وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ وَالَّذِينَ هُمْ عَلَى
 صَلَوَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ أُولَئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ. الَّذِينَ يَرِثُونَ
 الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ وَقَالَ تَعَالَى قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّى
 وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّى بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ خَيْرٌ
 وَأَبْقَى وَقَالَ تَعَالَى إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ عَلَى الْأَرَائِكِ يُنْظَرُونَ
 تَعْرِفُ فِي وُجُوهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيمِ يُسْقَوْنَ مِنْ رَحِيقٍ مَخْتُومٍ
 خِتْمُهُ مِسْكَ فِي ذَالِكِ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ. وَمِزَاجُهُ
 مِنْ تَسْنِيمٍ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ بَارَكَ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي
 الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ. وَنَفَعَنَا وَإِيَّاكُمْ بِالْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ إِنَّهُ تَعَالَى
 جَوَادٌ كَرِيمٌ مَلِكٌ بَرُّوْفٌ رَحِيمٌ.



فضائل اعمال صالحہ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ۔
محترم حضرات! ہم اور آپ پر یہ حق تعالیٰ شانہ کا فضل اور احسان ہے کہ اس نے ہمیں ایمان و اسلام جیسی بیش قیمت دولت سے نوازا، اس سے قبل ہم پر یہ احسان فرمایا کہ ہمیں انسان بنایا اور اشرف المخلوقات ہونے کا شرف بخشا ہے جیسا کہ کسی نے کہا ہے۔

آدمیت دادہ ای بازم مسلمان کردہ ای
اے خدا قرباں شوم احسان باحسان کردہ ای
آدمیت سے نوازا پھر مسلمان کر دیا
اے خدا قرباں تیرے احسان پہ احسان کر دیا

اب یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم اس ایمان و اسلام کی حفاظت کریں حق تعالیٰ شانہ نے اسی بات کا ہم سے مطالبہ کیا ہے وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ کہ تمہاری موت اسلام میں آنی چاہئے۔ اب آپ پوچھیں گے کہ اسلام کی حفاظت کیسے کی جائے سو اس کے لئے اللہ رب العزت نے ہم

پر اور آپ پر کچھ فرائض رکھے ہیں جن کے بجالانے سے ایمان کی حفاظت اور اس میں کمال ایمان پیدا ہوتا ہے اگر کوئی مسلمان دعویٰ اسلام کے باوجود ان فرائض و اعمال کو پورا نہیں کرتا تو سمجھا جائے گا کہ وہ کامل مسلمان نہیں ہے بلکہ اسکا مذاق اڑایا جائے گا جیسے کوئی شخص کسی دوکان پر کریانہ مرچینٹ کا بورڈ لگا کر بیٹھا ہو اور کوئی آدمی اس سے آکر آٹا، دال، نمک، مصالحہ مانگے اور وہ سب کے جواب میں یہ کہے کہ یہ چیزیں تو نہیں ہیں تو آپ کیا کہیں گے کہ پھر بورڈ کریانہ مرچینٹ کا کس لئے لگایا ہے آپ اسکا مذاق اڑائیں گے کہ آپ کی دوکان تو بہت خوب ہے، بعینہ وہ مسلمان جو نماز نہ پڑھے، روزہ نہ رکھے زکوٰۃ و حج فرض ہونے کے باوجود اداء نہ کرے تو آپ کہیں گے کہ بھائی پھر تو مسلمان کیسا ہے اس لئے ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ کا بجالانا ضروری قرار دیا گیا ہے اور محض یہی نہیں کہ بس یہ ایک فریضہ کی ادائیگی کے طور پر ہے بلکہ اس پر حق تعالیٰ شانہ کی طرف سے وعدے بھی کئے گئے ہیں فرمایا گیا ہے کہ جو مرد عورت نیک اعمال کرے گا ہم اس کو پاکیزہ اور بہترین زندگی عطاء کریں گے اور اس کے اچھے اعمال کا بہترین صلہ اور بدلہ دیں گے جس طرح اعمال صالحہ کے بجالانے کا حکم ایک عام انسان کو ہے اسی طرح حضرات انبیاء علیہم السلام کو بھی اعمال کے بجالانے کا مکلف بنایا گیا ہے اللہ رب العزت کا ارشاد ہے کہ اے رسولو! تم پاکیزہ اور حلال چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو اسی سے اندازہ لگائیے کہ عام آدمی کے حق میں اعمال صالحہ کس

قدر ضروری ہیں۔ اعمال صالحہ پر ایمان کی تکمیل موقوف ہے۔ حق تعالیٰ شانہ نے اس مؤمن کیلئے جو اعمال صالحہ اختیار کرتا ہے بشارت سناتے ہوئے فرمایا ہے کہ اس پر کسی قسم کا ظلم نہ ہوگا بلکہ اس کو اسکے اعمال کا کافی وافی بدلہ دیا جائیگا۔ ایک دوسری آیت میں ایمان اور عمل صالحہ پر جنت الفردوس کا وعدہ فرمایا گیا ہے کہ وہ حق تعالیٰ شانہ کی طرف سے ان کے لئے میزبانی کی جگہ ہوگی جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے اور وہاں سے منتقل ہونا نہیں چاہیں گے۔ ایک آیت میں فرمایا گیا ہے کہ وہ شخص جس کو اپنے رب سے ملاقات کا یقین ہے کہ آخرت میں حق تعالیٰ کے حضور میں ضرور جانا ہے اس کو چاہئے کہ وہ اعمال صالحہ کو بجالائے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔ معلوم ہوا کہ مؤمن کی پہچان اعمال صالحہ سے ہوتی ہے چونکہ اپنے رب کی ملاقات کا یقین اور آخرت کا فکر ایک مؤمن ہی کو ہوتا ہے ایک جگہ پر اللہ رب العزت نے ان لوگوں کا ذکر فرمایا ہے جو خسارہ اور گھائٹے سے باہر ہیں فرمایا کہ تمام انسان خسارہ اور گھائٹے میں ہیں سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کئے اور ایک دوسرے کو حق پر قائم رہنے کی تاکید کی اور ایک دوسرے کو اعمال پر ثابت قدم رہنے کی تلقین کی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان اعمال مذکورہ کے بغیر آدمی پورے طور پر خسارہ سے نہیں نکلتا اگر صرف ایمان رکھتا ہے عمل صالح نہیں کرتا تو وہ اگرچہ کامل خسارہ میں نہیں ہے مگر کامل طور پر خسارہ سے نکلنے والا بھی نہیں ہے۔

محترم حضرات! ایک اور جگہ قرآن کریم میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ ہم نے انسان کو بہترین سانچہ میں ڈھالا ہے پھر ہم اسکو اسفل سافلین میں لوٹا دیں گے سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے ایمان قبول کیا اور نیک عمل کئے کہ انکے لئے ختم نہ ہونے والا ہمیشہ باقی رہنے والا اجر ہوگا اس آیت میں جہنم سے خلاصی کو ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ پر بھی موقوف رکھا گیا ہے معلوم ہوا کہ ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ بھی ایمان کی طرح ضروری ہیں ایک آیت میں حق تعالیٰ شانہ نے فلاح یاب مؤمنین کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ مؤمنین فلاح اور کامیابی سے ہم کنار ہوں گے، جو درج ذیل اعمال کو بجالائیں گے۔ (۱) جو اپنی نمازوں میں خشوع اختیار کرنے والے ہوں اس میں ظاہری جسم اور باطن یعنی قلب ہر قسم کا خشوع داخل ہے۔ (۲) وہ لوگ جو لغو اور بے کار امور سے احتراز کرتے ہوں۔ (۳) وہ لوگ جو زکوٰۃ دیتے ہوں۔ (۴) وہ لوگ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت رکھتے ہوں، یعنی زنا وغیرہ سے بچتے ہوں۔ (۵) جو اپنی امانتوں کا اور عہدوں کا پاس اور لحاظ رکھتے ہوں۔ (۶) جو اپنی گواہی پر قائم ہوں۔ (۷) جو اپنی نمازوں کی محافظت کرتے ہوں۔ یہ جماعت کامیاب ہے اور یہی حضرات فردوس کے وارث ہوں گے جس میں ہمیشہ رہیں گے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ اعمال صالحہ بجالانے والے لوگوں کو قرآن کی اصطلاح میں ابرار کہا گیا اور ان کا انجام ذکر کیا گیا ہے کہ ابرار (اعمال صالحہ) بجالانے والے افراد

آخرت کے دن نعمتوں میں رہیں گے۔

محترم دوستو! قرآنی نصوص سے اعمال صالحہ کی فضیلت اور ضرورت معلوم ہوتی ہے آج ہم ہیں کہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں اور اپنے کو مومن کہتے ہیں اور جنت کا وارث سمجھتے ہیں جبکہ قرآن کہتا ہے کہ جنت ان مومنین کی میراث ہے جو اعمال صالحہ کو بھی انجام دیتے ہوں اس لئے ہم عہد کریں کہ اعمال صالحہ کو ترک نہیں کریں گے اعمال سیئہ سے بالکل گریز اور اجتناب کریں گے اللہ جل شانہ ہم کو توفیق عطا فرمائیں۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔



فضائل علم

الْحَمْدُ لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَى عَبْدِهِ
 لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَمْ
 يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ
 فَقْدَرَهُ تَقْدِيرًا وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
 وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ
 بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا
 كَثِيرًا كَثِيرًا. أَمَّا بَعْدُ! أَيُّهَا النَّاسُ أَطْلُبُوا الْعِلْمَ فَقَدْ قَالَ اللَّهُ
 تَبَارَكَ وَتَعَالَى لِنَبِيِّهِ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ
 مِنْ عَلَقٍ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ
 مَا لَمْ يَعْلَمْ وَقَالَ تَعَالَى الرَّحْمَنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ عَلَّمَهُ
 الْبَيَانَ وَقَالَ أَيُّضًا وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى
 الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ أَنْبِئُونِي بِأَسْمَاءِ هَؤُلَاءِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ قَالُوا
 سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ
 الْحَكِيمُ. وَقَالَ تَعَالَى وَعَلَّمْنَاهُ مِنْ لَدُنَّا عِلْمًا وَقَالَ قُلْ رَبِّ
 زِدْنِي عِلْمًا. وَقَالَ تَعَالَى قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ

لَا يَعْلَمُونَ . إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولَ الْأَلْبَابِ . وَقَالَ تَعَالَى هُوَ الَّذِي بَعَثَ
فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ
الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ وَقَالَ تَعَالَى
وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ وَقَالَ تَعَالَى إِنِّي أَعْلَمُ الْغَيْبَ
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَأَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ . وَقَالَ
وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ وَقَالَ تَعَالَى قُلْ لَا أَمْلِكُ
لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ وَلَوْ كُنْتَ أَعْلَمُ الْغَيْبِ
لَا سَتَكُنَّ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ
وَبَشِيرٌ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ . وَقَالَ تَعَالَى إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ
وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَآذَا تَكْسِبُ
غَدًا . وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ وَقَالَ تَعَالَى
هُوَ الَّذِي أَخْرَجَكُمْ مِنْ بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ لَا تَعْلَمُونَ شَيْئًا وَجَعَلَ
لَكُمْ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ . وَقَالَ تَعَالَى
إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ . بَارَكَ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي
الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ . وَنَفَعْنَا وَإِيَّاكُمْ بِالْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ إِنَّهُ تَعَالَى
جَوَادٌ كَرِيمٌ مَلِكٌ بَرُّ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ .



فضائل علم

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ! أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ
الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي
الْأُمَمِينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ
وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ. صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ۔

محترم سامعین کرام!..... میں نے اس وقت جو آیت تلاوت کی ہے اس میں
حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ ہی وہ ذات ہے جس نے ان پڑھ
لوگوں میں، انہیں میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیت تلاوت
کرتا ہے اور ان کا تزکیہ کرتا ہے اور کتاب و حکمت یعنی سنت کی تعلیم دیتا ہے اس
آیت کریمہ میں جناب رسول ﷺ کے مقصد بعثت کو ذکر کیا گیا ہے وہ ہے تعلیم
کتاب و حکمت چونکہ جس قوم اور جس خطہ میں آپ پیدا ہوئے وہ جاہل اور بے علم
لوگ تھے آپ ﷺ نے تشریف لا کر ان کو علم کے زیور سے آراستہ کیا چونکہ علم کے
بغیر کسی قوم کا وجود زیادہ عرصہ تک باقی نہیں رہ سکتا ایسی قوم سے عزت سلب ہو جاتی
ہے معاشرہ میں اس قوم کا کوئی معیار اور مقام نہیں ہوتا رسالت مآب ﷺ نے
خود اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا اِنِّیْ بُعِثْتُ مُعَلِّمًا کی مجھے معلم
بنا کر بھیجا گیا ہے ایک موقع پر ارشاد فرمایا بُعِثْتُ لِاتِمِّمَ مَّكَارِمَ الْاِخْلَاقِ کہ

میری بعثت مکارم اخلاق کی تکمیل کے لئے ہوئی ہے۔

محترم حضرات! واقعہ یہ ہے کہ انسانی شرافت و عظمت کا مدار علم ہی پر ہے اسی کی بدولت حضرت آدم علیہ السلام مسجود ملائکہ ہوئے حق تعالیٰ شانہ نے حضرت آدم علیہ السلام کو فرشتوں کی موجودگی میں چیزوں کے نام سکھلائے پھر ملائکہ سے معلوم کیا کہ ان چیزوں کے نام بتلاؤ وہ سب عاجز ہو کر کہنے لگے سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ۔ اے پروردگار عالم تیری شان پاک ہے ہم کو تو صرف اسی چیز کا علم ہوتا ہے جو آپ ہم کو سکھلاتے ہیں آپ ہی جاننے والے اور حکمت والے ہیں۔ پھر حضرت آدم علیہ السلام سے ان چیزوں کے نام معلوم کئے گئے حضرت آدم علیہ السلام نے ان چیزوں کے نام بتلا دئے یہ حضرت آدم علیہ السلام کا ملائکہ کے اوپر شرف ظاہر ہوا اور ملائکہ نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا گویا علم انسانی وجہ شرافت قرار پایا، نبی پاک ﷺ پر سب سے پہلی وحی عارحراء میں اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ نازل ہوئی کہ آپ اپنے رب کے نام سے پڑھئے میرے آقاء نے جواب میں عرض کیا ما انا بقاری کہ میں پڑھنا نہیں جانتا، حضرت جبریلؑ نے بحکم رب اپنے سینے سے لگایا اور پھر کہا اقْرَأْ اپنے پھر جواب میں فرمایا ما انا بقاری یہی صورت حال تین مرتبہ پیش آئی پھر آپ نے پڑھنا شروع کیا ایک دوسری آیت میں جناب رسول ﷺ کو علم سکھانے کو بطور امتنان و احسان ذکر کیا گیا ہے کہ رَحْمَنُ نے قرآن سکھلایا اس نے انسانیت کی جان جناب رسول اللہ ﷺ کو پیدا کر کے بیان سکھلایا چونکہ آپ قرآن کریم کے احکام کی وضاحت اور بیان ہی کیلئے دنیا میں مبعوث ہوئے آپ ﷺ پر قرآن کریم کا نزول ہی بیان

کے لئے ہوا ہے فرمایا گیا وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ کہ ہم نے آپ کی طرف قرآن اتارا تاکہ آپ اس کو لوگوں کے سامنے کھول کر بیان کریں۔ ایک اور جگہ پر اللہ رب العزت نے حضرت خضر علیہ السلام پر احسان کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم نے انکو علم لدنی عطاء کیا تھا۔ خود جناب رسول اللہ ﷺ کو علم میں اضافہ کی درخواست کی تلقین فرمائی گئی کہ آپ یوں دعاء مانگا کیجئے اے میرے پروردگار میرے علم کو اور بڑھا دے۔ ایک آیت میں غیر ضروری اور غیر مفید علم کی جناب رسول اللہ ﷺ سے نفی فرمائی گئی کہ ہم نے آپ کو علم شعر نہیں سکھلایا چونکہ وہ آپ کی شان نبوت کے لائق نہ تھا۔ اسی کے ساتھ حق تعالیٰ شانہ نے اپنے لئے علم غیب کا اثبات فرمایا کہ میں ہی آسمان اور زمین کی تمام پوشیدہ چیزوں کو جانتا ہوں میں ان تمام امور کو جانتا ہوں جن کو تم لوگ ظاہر کرتے ہو اور ان چیزوں کو بھی جانتا ہوں جن کو تم پوشیدہ رکھتے ہو یعنی دلوں کے رازوں سے بھی میں واقف ہوں۔ معلوم ہوا کہ علم غیب کلی حق تعالیٰ کی صفت ہے حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کو صرف ان غیبوں کا علم دیا جاتا ہے جو شان نبوت کے متعلق ہوتے ہیں یہی وجہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کا علم دوسرے تمام انسانوں سے زیادہ ہوتا ہے اور جناب نبی کریم ﷺ کا علم بحیثیت خاتم النبیین ہونے کے بشمول انبیاء تمام انسانوں سے زیادہ ہے مگر یہ کہنا کہ آپ کو علم غیب کلی حاصل تھا سراسر غلط ہے چونکہ علی الاطلاق عالم الغیب ہونا یہ حق تعالیٰ کا خاصہ ہے اس لئے جناب رسالت مآب ﷺ کو حکم ہوا کہ آپ صاف لفظوں میں فرما دیجئے کہ میں اپنے نفس کے نفع و نقصان کا مالک نہیں ہوں اور اگر میں غیب کی سب بات جانتا تو تمام خیر اپنے لئے جمع کر لیتا۔

اور مجھے کبھی کوئی رنج و غم نہ پہونچتا۔ مثال کے طور پر غیب کے علموں میں سے ایک قیامت کا علم بھی ہے جس کا پتہ حق تعالیٰ نے نہ کسی نبی کو دیا اور نہ کسی ولی کو دیا فرمایا کہ قیامت آنے والی ہے جس کو میں نے پوشیدہ رکھا ہے۔ ایک جگہ پر علم کی خاصیت اور تاثیر ذکر کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے کہ اللہ سے خشیت رکھنے والے اس کے بندوں میں سے علماء ہوتے ہیں معلوم ہوا کہ علم کا خاصہ خشیت الہی ہے ایک موقع پر فرمایا گیا کہ اے محمد ﷺ آپ فرمادیجئے کہ علم اور بے علم برابر نہیں ہو سکتے۔ آپ اندازہ لگائیں جس قوم اور امت کا نبی معلم ہو کیا وہ قوم علم سے عاری ہو سکتی ہے ہرگز نہیں مگر آج جب ہم اپنے معاشرہ کا جائزہ لیتے ہیں تو مسلمان قوم کا شمار ناخواندہ اقوام میں ہوتا ہے نہ قوم کا رجحان اسلام کی تعلیمات کی طرف ہے نہ ہی اس کا رخ دینوی اور عصری علوم کی طرف ہے آج قوم مسلم کی پستی اور زوال و انحطاط کا واحد سبب علم سے دوری ہے آپسی نفاق جہالت اور ناخواندگی کی وجہ سے ہے، خدا را اپنی حالت پر غور کیجئے رحم کھائے خود کو اور اپنی اولاد کو قرآن و حدیث کا علم ضرور سکھائیے ورنہ وہ وقت دور نہیں جب صفحہ ہستی سے یہ قوم ناپید ہو جائے گی آج دنیا کہاں سے کہاں پہونچ گئی مگر ہم نے اب تک اپنی منزل بھی متعین نہیں کی ہے۔ کسی نے کہا ہے

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے ہندی مسلمانوں

تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستاںوں میں

دعاء ہے کہ اللہ رب العزت ہمیں اپنی حالت میں تغیر لانے اور درست

کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

فضائل صبر و شکر

الْحَمْدُ لِلَّهِ تَعَالَى وَتَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. هِ الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا. وَهُوَ الْعَزِيزُ الْغَفُورُ. هِ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَوَاتٍ طِبَاقًا. مَا تَرَى فِي خَلْقِ الرَّحْمَنِ مِنْ تَفَافُوتٍ. فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرَى مِنْ فُطُورٍ. وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ الَّذِي أَرْسَلَهُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّاتِهِ وَسَلَّم تَسْلِيمًا كَثِيرًا كَثِيرًا أَمَّا بَعْدُ أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالصَّبْرِ فَإِنَّ الصَّبْرَ مِفْتَاحُ الْفَرَحِ فَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللَّهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِي ضَيْقٍ مِمَّا يَمْكُرُونَ. إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ وَقَالَ تَعَالَى لِلْمُؤْمِنِينَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ. وَقَالَ تَعَالَى وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ. الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمُ

مُصِيبَةً قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ
 مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ وَقَالَ تَعَالَى وَالَّذِينَ
 صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَانْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ
 سِرًّا وَعَلَانِيَةً وَيَدْرُونَ بِالْحَسَنَةِ وَالسَّيِّئَةِ أُولَئِكَ لَهُمْ عُقْبَى
 الدَّارِ. وَقَالَ تَعَالَى فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا
 تَكْفُرُون. وَقَالَ تَعَالَى لئن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلئن كَفَرْتُمْ إِنَّ
 عَذَابِي لَشَدِيدٌ. وَقَالَ تَعَالَى إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ شَكُورٌ. وَقَالَ تَعَالَى
 وَمَنْ شَكَرَ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ رَبِّي غَنِيٌّ كَرِيمٌ
 وَقَالَ تَعَالَى مَا يَفْعَلُ اللَّهُ بِعَذَابِكُمْ إِن شَكَرْتُمْ وَآمَنْتُمْ وَكَانَ اللَّهُ
 شَاكِرًا عَلِيمًا. بَارَكَ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ. وَنَفَعْنَا
 وَإِيَّاكُمْ بِالآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ إِنَّهُ تَعَالَى جَوَادٌ كَرِيمٌ مَلِكٌ
 بَرُّوْقٌ رَحِيمٌ.



فضائل صبر و شکر

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ! أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ
الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ
وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً
وَيَذَرُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُولَئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ. صَدَقَ
اللَّهُ الْعَظِيمُ۔

محترم سامعین! ہر انسان دنیا میں آنے کے بعد دو حالتوں میں مبتلا ہوتا ہے
کبھی اس کے اوپر خوشگوار حالات آتے ہیں مثلاً اولاد کا پیدا ہونا۔ مال کا
حاصل ہونا۔ کوئی نعمت غیر مترقبہ مل جانا۔ مکان کی نعمت حاصل ہو جانا۔ عزت
اور کوئی عہدہ مل جانا۔ علم کی دولت سے مالا مال ہو جانا وغیرہ وغیرہ اور کبھی
انسان پر ناخوشگوار اور رنج و غم کے حالات آتے ہیں مثلاً اپنے اعزاء و اقارب
میں کسی کی موت ہو جانا۔ تنگدستی میں مبتلا ہونا۔ بیمار ہونا۔ حسد میں مبتلا ہونا۔
دشمنوں کی دشمنی کا شکار ہو جانا وغیرہ کوئی بھی فرد و بشر ان دونوں قسم کے
حالات سے علیحدہ نہیں ہو سکتا۔ اب انسان ان حالات میں کیا کرے۔
اسلام ایک ایسا آفاقی مذہب اور معتدل دین ہے جس میں پیش آمدہ تمام
حالات کیلئے ہدایات موجود ہیں قرآن کریم کے مطالعہ سے ہمیں یہ سبق ملتا

ہے کہ اچھے اور خوشگوار حالات میں ہم پر شکر لازم ہے اور ناپستندیدہ حالات میں ہم پر صبر ضروری ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ پر ابتداء میں تکلیف دہ اور ناخوشگوار حالات آئے تو حق جل مجدہ نے صبر کی تلقین فرمائی کہ آپ صبر کیجئے اور آپ کا صبر کرنا اللہ کی ذات کی طرف سے ہے دشمنوں اور اسلام مخالف طاقتوں کی باتوں سے اور ان کی شرارتوں سے غم نہ کیجئے اور نہ اپنے دل میں کوئی تنگی محسوس کیجئے ایک موقع پر ارشاد فرمایا گیا کہ اللہ رب العزت صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے ناخوشگوار حالات سے وہی لوگ عموماً دو چار ہوتے ہیں جس کا رشتہ اللہ عزوجل سے مضبوط ہو جاتا ہے انہیں کو آزمایا جاتا ہے پر کھا جاتا ہے چونکہ اچھے حالات میں تو ہر کوئی دعویٰ محبت و تعلق کرتا ہے ایسا کون ہے جو ابتلاء و آزمائش میں بھی دعویٰ محبت میں پورا اترے ایسی جماعت حضرات انبیاء علیہم السلام صحابہ کرام اور اہل اللہ کی ہے جناب رسول ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ سب سے زیادہ اور سخت آزمائش انبیاء کی ہوتی ہے پھر ان لوگوں کی ہوتی ہے جو ان جیسے ہوتے ہیں اور ان کے طریقے پر چلتے ہیں پھر ان کی جو ان کی روش پر چلتے ہیں۔

حضرات علماء کرام نے لکھا ہے کہ صبر کی تین قسمیں ہیں

(۱) صبر علی الطاعة یعنی آدمی نیکی پر کار بند رہے۔

(۲) صبر عن المعصية یعنی آدمی گناہوں سے دور رہے۔

(۳) صبر فی المصيبة کہ پریشانی میں خدا کے فیصلہ پر راضی رہے

جو آدمی تکلیف اور مصیبت کے وقت صبر سے کام نہیں لیتا اور جزع جزع کرتا ہے اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ اس کو خدا کا فیصلہ منظور نہیں ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسا آدمی مؤمن نہیں ہو سکتا۔ محترم حضرات! صبر تو ترقی کا زینہ ہے جس کام کو انسان اپنی کوشش اور عمل سے حاصل نہیں کر سکتا وہ اس کو صبر کے ذریعہ حاصل ہو جاتا ہے حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ بعض دفعہ حق تعالیٰ شانہ کسی بندہ کے لئے اپنے یہاں کوئی مرتبہ اور مقام مقرر فرماتے ہیں مگر وہ اپنے عمل سے اس کو حاصل نہیں کر سکتا ہے تو اس پر ناخوشگوار حالات ڈال کر اس کو صبر کی توفیق بخشتے ہیں وہ صبر کرتا ہے اور اس مقام کو پالیتا ہے میں نے شروع میں جو قرآن کی آیت تلاوت کی ہے اس میں بھی حق تعالیٰ شانہ نے صبر کرنے والوں کیلئے جو رضاء الہی کی خاطر صبر کرتے ہیں عمدہ، دار آخرت کی بشارت سنائی ہے ایک اور جگہ پر مصائب و آلام کی صورت میں نماز جیسی عبادت کے ساتھ صبر سے مدد طلب کرنے کا حکم دیا گیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ صبر کا مقام اور اس کا فائدہ نماز جیسا ہے ایک اور جگہ ارشاد فرمایا گیا ہے کہ ہم تمہاری آزمائش کریں گے خوف اور بھوک اور پھلوں کی کمی سے اور جانوروں کی کمی سے پھر فرمایا کہ قابل بشارت وہ لوگ ہیں جو ان حالات میں صبر سے کام لیں جب بھی ان کو کوئی حادثہ یا مصیبت پیش آئے تو رنج و غم کا اظہار یوں کریں انا للہ وانا الیہ راجعون کہ ہم اللہ ہی کی ملک ہیں اور اللہ ہی کی طرف ہم کو لوٹ کر جانا ہے جن لوگوں کی یہ کیفیت ہو ان کیلئے اللہ کی عام اور خاص

رحمتیں ہیں اور وہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں مولانا حالی نے کیا خوب کہا ہے۔

تو ہی مرض دے تو ہی دوا دے

تو ہی دوا دارو میں شفاء دے

خود ہی حق تعالیٰ شانہ نے فرمایا کہ ہم آزمائش کریں گے خود ہی آزمائش سے نمٹنے اور کامیاب ہونے کا گر بتلا دیا کہ بندہ ان حالات میں صبر سے کام لے اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ صبر نام ہے اللہ کے فیصلہ پر راضی رہنا اور اسکو دل سے قبول کرنا۔

محترم حضرات! جیسا کہ میں نے شروع میں ہی عرض کیا تھا کہ دوسری چیز ہے خوش گوار حالات انسان پر آنا ظاہر ہے کہ کوئی انسان ایسا نہیں ہے کہ جس پر یہ حالات نہ آتے ہوں ان حالات میں انسان پر شکر لازم ہے۔ شکر کے معنی ہیں ان حالات کو خدا کی طرف سے جان کر مزید حق تعالیٰ کی اطاعت و بندگی میں اپنے آپ کو لگانا صرف زبانی شکر کافی نہیں کہ بہترین کھانا کھایا اور کہہ دیا اللہ تیرا شکر ہے بلکہ اسی کے ساتھ قلب کی گہرائی سے اس نعمت کا معترف ہو شکر کا صلہ اور انعام حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم شکر کرو گے تو میں اور اپنی نعمتیں تم پر ظاہر کروں گا اور نعمت کا شکر انسان نہ بجالائے تو اس پر حق تعالیٰ شانہ کی پکڑ اور عذاب کی وعید ہے چونکہ ہم دنیا میں بھی دیکھتے ہیں کہ احسان فراموشی کی کم سے کم سزا آئندہ کے لئے محرومی ہوتی ہے۔ ایک آیت میں حق تعالیٰ نے اپنی صفت شکور ذکر فرمائی ہے کہ پروردگار عالم معاف کرنے والے اور شکر کی قدر کرنے والے ہیں اور اس کو

قبول کرنے والے ہیں ایک آیت میں ارشاد ہے شکر کا صلہ شکر گزار ہی کو ملتا ہے اس نے اللہ کا شکر ادا کر کے اس پر کوئی احسان نہیں کیا ہے بلکہ اپنے فرض کو ادا کیا ہے حق تعالیٰ شانہ نے اپنے بندوں کو شکر کا حکم دیا ہے اور اپنی ناشکری سے روکا ہے ایک اور آیت میں معذب قوموں کو خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اللہ تم کو عذاب دے کر کیا کرتا اگر تم ایمان والے اور شکر گزار ہوتے بیشک اللہ تعالیٰ شکر کی قدر کرنے والا جاننے والا ہے۔

محترم حضرات! معلوم ہوا کہ دوسری عبادات کی طرح سے ایک مومن پر صبر اور شکر بھی لازم ہے آج ہم لوگ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، جہاد کو تو عبادت سمجھتے ہیں مگر صبر و شکر کو ہم نے عبادت کی فہرست سے خارج کر رکھا ہے ہرگز نہیں صبر و شکر بھی ایک مومن کیلئے دوسری عبادات کی طرح فرض ہے بالفاظ دیگر یوں سمجھئے کہ جنت کے دو ہی راستے ہیں۔ صبر و شکر۔ اور انسان کو یہی دو حالات پیش آتے ہیں تو بازی آپ کے ہاتھ میں ہے افسوس ہم نے ایک آسان عبادت کو جو جنت میں پہنچانے والی ہے چھوڑ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اس جرم کو معاف فرمائے اور ہمیں صبر و شکر کی توفیق ارزانی فرمائے۔ آمین

وَآخِرُ دَعْوَانَا اِنَّ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

اطاعتِ الدين

الْحَمْدُ لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الَّذِي جَعَلَ فِي السَّمَاءِ بُرُوجاً
وَجَعَلَ فِيهَا سِرَاجاً وَقَمَراً مُنِيراً وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ اللَّيْلَ
وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يَذَّكَّرَ أَوْ أَرَادَ شُكُوراً، وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا
عَبْدَهُ وَرَسُولَهُ الَّذِي أَرْسَلَهُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً بَشِيراً وَنَذِيراً
وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّاتِهِ وَسَلَّم
تَسْلِيماً كَثِيراً كَثِيراً أَمَّا بَعْدُ! يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالْوَالِدَيْنِ
إِحْسَاناً فَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ
إِحْسَاناً حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهاً وَوَضَعَتْهُ كُرْهاً وَحَمْلُهُ وَفِصْلُهُ ثَلَاثُونَ
شَهْراً وَقَالَ تَعَالَى وَقَضَى رَبُّكَ أَنْ لَا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ
وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَاناً أَمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا
فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيماً وَاخْفِضْ
لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيْنِي
صَغِيراً. وَقَالَ تَعَالَى وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْناً وَإِنْ
جَاهَدَاكَ لِتُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا

وَقَالَ تَعَالَى وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَى وَهْنٍ
وَفِصْلُهُ فِي عَامَيْنِ أَنْ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَى الْمَصِيرِ وَإِنْ
جَاهَدَكَ عَلَى أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطْعَمَهُمَا
وَصَاحِبَهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا وَقَالَ تَعَالَى رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ
الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءَ رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ
وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ، وَذَكَرَ فِي قِصَّةِ عِيسَى عَلَيْهِ
السَّلَامُ وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا وَبِرَّ الْوَالِدَيَّ
وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا شَقِيًّا وَقَالَ تَعَالَى يَا يَحْيَى خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ
وَأَتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا وَحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَزَكَاةً وَكَانَ تَقِيًّا وَبِرَّ
الْوَالِدَيْنِ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ
الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ
وَادْخُلْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ. بَارَكَ اللَّهُ لَنَا
وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ. وَنَفَعْنَا وَإِيَّاكُمْ بِالْآيَاتِ وَالذِّكْرِ
الْحَكِيمِ إِنَّهُ تَعَالَى جَوَادٌ كَرِيمٌ مَّلِكٌ بَرُّوْهُ رَحِيمٌ.



اطاعت والدین

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ! أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ
الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَصَيَّنَا الْإِنْسَانَ
بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا. صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ۔

محترم حضرات! دنیا میں انسانی وجود اولاً خالق کائنات کی دین ہے
دوسرے درجہ پر انسان کے وجود کا ظاہری ذریعہ اس کے ماں باپ ہوتے
ہیں۔ حق تعالیٰ شانہ کا ارشاد ہے کہ اللہ جس چیز کو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے
جس کو چاہتا ہے لڑکی عطا کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے لڑکے دیتا ہے اور جس
کو چاہتا ہے لڑکے و لڑکی دونوں دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے دونوں سے
محروم رکھتا ہے۔

معلوم ہوا کہ حقیقی موجد انسان کا اللہ رب العزت ہے ماں باپ صرف ایک
ظاہری ذریعہ ہیں اور جس طرح اللہ کی عبادت بندے پر فرض ہے بعینہ اسی
طرح ماں باپ کی خدمت اور ان کے ساتھ حسن سلوک اور جائز امور میں ان
کی اطاعت بندہ پر لازم ہے چنانچہ حق جل مجدہ نے ماں باپ کے حقوق
کا ذکر اپنی عبادت کے ساتھ کیا ہے فرمایا گیا کہ تیرے رب نے حکم دیا ہے
اللہ کے علاوہ کسی اور کی پرستش نہ کرو اور والدین کے ساتھ احسان اور خدمت

کا برتاؤ کرو۔ چونکہ حق تعالیٰ اور والدین دونوں ہی انسان کے وجود کا ذریعہ ہیں حق تعالیٰ حقیقی موجد ہیں اور والدین ظاہری سبب کے طور پر، اسلئے والدین کا حق اولاد پر بہت زیادہ ہے۔

ایک دوسری آیت میں والدین کے ساتھ احسان کا ذکر کرتے ہوئے اس کی علت اور وجہ بھی ارشاد فرمائی گئی کہ یہ حق اس لئے ہے کہ اس کی ماں نے زمانہ حمل میں تکلیف اٹھائی ہے اور مشقت و تکلیف کے ساتھ اس کو جنا ہے اور پھر اس کو ایک مدت تک دودھ پلانے کی مشقت برداشت کی ہے ایک صحابی حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سوال کیا یا رسول اللہ! میرے احسان کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے آپ نے فرمایا تیری ماں انھوں نے دوبارہ پھر یہی سوال کیا آپ نے پھر فرمایا تیری ماں! انھوں نے تیسری مرتبہ یہی سوال کیا آپ نے جواب میں پھر فرمایا تیری ماں! چوتھی مرتبہ ان صحابی کے سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا تیرا باپ!

اس سے معلوم ہوا کہ ماں کا حق باپ سے بھی زیادہ ہے چونکہ باپ کو تو اولاد کی تربیت و پرورش کی مشقت جھیلنی پڑتی ہے جب کہ ماں کو تین مشقتوں سے گزرنا ہوتا ہے اسلئے آپ نے تین مرتبہ اولاد کے احسان کا حقدار ماں کو قرار دیا یہ وہ ماں ہے جس نے اپنی راحت و آرام سب چھوڑ کر بچہ کے راحت و آرام کا ہمیشہ خیال رکھا ہے مگر آج ہم دیکھتے ہیں کہ باپ سے تو اولاد کسی قدر ڈرتی بھی ہے اس کا ادب و احترام بھی کسی درجہ میں کرتی ہے مگر

ماں کے ساتھ جو نازیبا سلوک عام طور پر دیکھنے میں آتا ہے تو اس سے دل لرز
 نے لگتا ہے کہ یہ اسلام کا دعویٰ رکھنے والا مؤمن قرآن کی تلاوت کرنے والا یا
 کم از کم اس پر ایمان رکھنے والا بندہ ماں کے حقوق کے سلسلہ میں کھلم کھلا
 قرآن کا انکار کرتا ہے بہت افسوس کا مقام ہے رسالت مآب ﷺ نے ارشاد
 فرمایا تیری ماں کے قدموں کے نیچے جنت ہے اور مسلمان جنت کو بازاروں
 میں، سڑکوں پر، گلیوں میں، ہوٹلوں میں، گندی جگہوں پر تلاش کرتا ہوا پھر
 رہا ہے یہ اپنی ماں کی خدمت کر کے کیوں جنت نہیں حاصل کر لیتا کیا اسکو
 اپنے پیغمبر کی بتلائی ہوئی بات میں شک ہے اگر واقعتاً شک ہے تو یہ بندہ
 مؤمن ہی نہیں ہو سکتا قرآن کریم پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ اگر تمہارے ماں
 باپ بوڑھے ہو جائیں یا ان میں سے کوئی ایک بڑھاپے میں پہنچ جائے تو ان
 کو زبان سے اُف بھی نہ کہنا، ان کو دیکھ کر اپنے تیور نہ بدلنا، آنکھیں نہ
 چڑھانا، زبان میں تیزی نہ لانا، بلکہ ان سے دلجوئی والی گفتگو کرنا، اطاعت والی
 گفتگو کرنا، ان کے حضور میں اپنے آپ کو بچھا دینا ان پر رحم کھانا، اور اپنے
 رب سے یوں دعا کرنا۔ اے میرے پروردگار ان پر اسی طرح رحم فرما جیسا
 کہ انھوں نے بچپن میں رحم کے ساتھ میری پرورش کی ہے یعنی جب جب
 اپنے والدین کو دیکھے ان سے ملے تو اپنی ابتداء کا خیال کرنا والدین کی تربیت
 کو یاد کرنا آج یہ پانچ فنٹ کا جوان جب بوڑھے ماں باپ کو دیکھتا ہے اور وہ
 کسی کام کے لئے آواز دیتے ہیں اتنے زور سے ”ہوں“ کہتا ہے کہ ماں

باپ کا کلیجہ پھٹ جاتا ہے۔

محترم حضرات! ماں باپ اگر مسلمان ہوں تب تو کیا ہی کہنا حق تعالیٰ کو یہ بھی گوارہ نہیں ہے کہ اولاد اپنے مشرک ماں باپ کو ستائے صرف اتنی اجازت ہے کہ مشرک ماں باپ اگر اولاد کو بھی شرک و کفر پر مجبور کریں تو اس میں ان کی اطاعت نہ کرے مگر دنیا میں ان کے ساتھ برابر بھلائی کرتا رہے آج کا دور ہمارے سامنے ہے ماں باپ نے بیٹے کو عصری اعلیٰ تعلیم دلائی، بیٹا کسی عہدہ پر فائز ہو گیا اس کیلئے ماں باپ کی خدمت عار اور شرم کی بات بن گئی کہ اتنا بڑا گریجویٹ ڈگری یافتہ شخص ماں باپ کی خدمت کرے، ماں باپ بیمار ہو جاتے ہیں، بیٹے کو اطلاع ہوتی ہے جواب ملتا ہے مجھے اس وقت ایک ضروری کام ہے پیسے کی فراوانی ہے بیٹا دیندار ہے تو کہتا ہے کسی نرسنگ ہوم میں داخل ہو جاؤ، نرسنگ ہوم فون کرتا ہے فلاں شہر فلاں محلہ میں دو ضعیف آدمی بیمار ہیں ان کو داخل کر لو حساب کا ہیمنٹ میں کر دوں گا، دیکھو ان کی پوری دیکھ ریکھ کر نایہ دیندار بیٹے کا حال ہے اور اگر دین سے لا تعلق ہو ماں باپ کے حقوق ہی نہیں جانتا تو فون ملنے پر جواب میں کہے گا رونگ نمبر اور فون رکھ دیا اس کے ماں باپ کا کلیجہ کیا کہے گا جس کو اس کا دیندار بیٹا دیکھنے تک نہ آئے اور اس بیٹے کے بارے میں اس کا تاثر کیا ہوگا جس نے رونگ نمبر کہہ کر فون رکھ دیا ہو، ماں باپ کی خدمت کے بغیر اور ان کا دل خوش کئے بغیر ہرگز ہرگز جنت کا حقدار نہیں ہوگا آپ ﷺ نے صاف طور پر اعلان فرما دیا کہ

جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے اور باپ جنت کا دروازہ ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اولوالعزم پیغمبروں میں سے ہیں فرماتے ہیں کہ مجھے میرے رب نے اپنی والدہ کے ساتھ نیکی اور بھلائی کا حکم دیا ہے جب پیغمبر اس سے مستثنیٰ نہیں تو کون مائی کا لال ہے جس پر ماں باپ کی اطاعت فرض نہ ہوئے حضرت یحییٰ علیہ السلام کی صفت قرآن نے ذکر فرمائی کہ وہ اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے والے تھے۔

کتب سیرت جناب رسول اللہ ﷺ کے اس قسم کے واقعات سے بھری پڑی ہیں ہم اپنا جائزہ لیں کہ ہم کس زمرہ میں آتے ہیں۔
حق تعالیٰ شانہ مجھے اور آپ سب کو اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک اور ان کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔



خطبہ نمبر (۱)

نوٹ :- عیدین کیلئے ہر خطبہ ثانیہ کے شروع میں پانچ یا سات مرتبہ تکبیر پڑھے،
 اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ

خطبہ ثانیہ برائے جمعرات وعیدین

الْحَمْدُ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَتَوَكَّلُ
 عَلَيْهِ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ
 اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضِلَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا
 اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا عَبْدُهُ
 وَرَسُولُهُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ
 يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا
 تَسْلِيمًا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ بَعْدَ مَنْ
 صَلَّيَ وَصَامَ وَصَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ بَعْدَ مَنْ قَعَدَ
 وَقَامَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّاتِهِ وَسَلِّمْ
 تَسْلِيمًا كَثِيرًا. خُصُوصًا عَلَى خَيْرِ الْبَشَرِ بَعْدَ الْأَنْبِيَاءِ بِالتَّحْقِيقِ
 أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَعَلَى
 مُزَيْنِ الْمَنَبَرِ وَالْمَحْرَابِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَمْرَأَنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَعَلَى كَامِلِ الْحَيَاءِ وَالْإِيمَانِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ

عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَعَلَى مَظْهَرِ
 الْعَجَائِبِ وَالْغَرَائِبِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ
 اللَّهُ وَجْهَهُ وَعَلَى السِّتَةِ الْبَاقِيَةِ مِنَ الْعَشْرَةِ الْمُبَشِّرَةِ وَسَائِرِ
 الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالتَّابِعِينَ الْأَبْرَارِ الْأَخْيَارِ إِلَى يَوْمِ الْقَرَارِ
 رِضْوَانُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ. اللَّهُمَّ أَيْدِ الْمُسْلِمِينَ
 بِالْإِمَامِ الْعَادِلِ وَالْخَيْرِ وَالطَّاعَاتِ وَاتِّبَاعِ سُنَنِ سَيِّدِ
 الْمَوْجُودَاتِ اللَّهُمَّ أَيْدِ الْإِسْلَامِ وَأَنْصَارِهِ وَأَذِلَّ الشِّرْكَ
 وَأَشْرَارَهُ اللَّهُمَّ وَفِّقْنَا لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضَى وَاجْعَلْ آخِرَتَنَا خَيْرًا
 مِّنْ أَوَّلِي. رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِمَشَائِخِنَا وَلِجَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ
 وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ إِنَّكَ سَمِيعٌ مُّجِيبٌ
 الدَّعَوَاتِ اللَّهُمَّ أَنْصُرْ مَنْ نَّصَرَ دِينَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمْ وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِينَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمْ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ عِبَادَ اللَّهِ رَحِمَكُمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ
 بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ
 وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ، اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَلِيِّ
 الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوهُ يُسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللَّهِ تَعَالَى أَعْلَى
 وَأَوَّلَى وَأَعَزُّ وَأَجَلُّ وَأَتَمُّ وَأَهَمُّ وَأَعْظَمُ وَأكْبَرُ.

خطبہ نمبر (۲)

نوٹ :- عیدین کیلئے ہر خطبہ ثانیہ کے شروع میں پانچ یا سات مرتبہ تکبیر پڑھے،
 اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ

خطبہ ثانیہ برائے جمعرات وعیدین

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ
 وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا
 عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ مَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ
 وَرَسُولَهُ فَقَدْ غَوَى إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ
 يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
 عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَاتَّبَاعِهِ أَجْمَعِينَ
 إِلَى يَوْمِ الدِّينِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْحَمُ أُمَّتِي بِأُمَّتِي
 أَبُو بَكْرٍ وَأَشَدُّهُمْ فِي أَمْرِ اللَّهِ عُمَرُ وَأَحْيَاهُمْ عُثْمَانُ وَأَقْضَاهُمْ
 عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ
 سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَحَمْرَةُ أَسَدُ اللَّهِ وَأَسَدُ رَسُولِهِ اللَّهُمَّ
 اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِهِ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً لَا تُغَادِرُ ذَنْبًا اللَّهُ اللَّهُ
 فِي أَصْحَابِي لَا تَتَّخِذْهُمْ عَرَضًا مِّنْ بَعْدِي فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي
 أَحَبَّهُمْ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِإِبْغَضِي أَبْغَضَهُمْ وَخَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي ثُمَّ
 الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ اللَّهُمَّ اهْدِنَا فِيمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنَا

فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّيْنَا فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لَنَا فِيمَا أَعْطَيْتَ وَقِنَا
 شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَإِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَىٰ عَلَيْكَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا
 وَتَعَالَيْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوبُ إِلَيْكَ اللَّهُمَّ اعِزَّ الْأِسْلَامَ
 وَالْمُسْلِمِينَ. وَالْأَفْ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَأَصْلَحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ. وَاخْذُلِ
 الْكُفْرَةَ وَالْمُشْرِكِينَ. اللَّهُمَّ شَتِّبْ شَمْلَهُمُ اللَّهُمَّ فَرِّقْ جَمْعَهُمُ
 اللَّهُمَّ أَنْزِلْ عَلَيْهِمْ بَأْسَكَ الَّذِي لَا تَرُدُّهُ عَنِ الْقَوْمِ
 الْمُجْرِمِينَ. اللَّهُمَّ خُذْهُمْ أَخْذَ عَزِيزٍ مُّقْتَدِرٍ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا
 وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا
 لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ عِبَادَ اللَّهِ رَحِمَكُمُ اللَّهُ إِنَّ
 اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ
 الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ، اذْكُرُوا اللَّهَ
 الْعَلِيَّ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوهُ يُسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللَّهِ تَعَالَىٰ
 أَعْلَىٰ وَأَوْلَىٰ وَاعَزُّ وَاجِلٌ وَآتَمُّ وَأَهَمُّ وَأَعْظَمُ وَأكْبَرُ.



نوٹ:- عیدین کیلئے ہر خطبہ ثانیہ کے شروع میں پانچ یا سات مرتبہ تکبیر پڑھے،
 اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ

الخطبة الثانية لجمع الخطب

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَى عَبْدِهِ الْكِتَابَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ
 عِوَجًا. قِيمًا لِيُنْذِرَ بَأْسًا شَدِيدًا مِمَّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ
 يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا حَسَنًا مَّا كَثُينَ فِيهِ أَبَدًا. وَيُنْذِرَ
 الَّذِينَ قَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا. مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ وَلَا لِآبَائِهِمْ كَبُرَتْ
 كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ. إِنَّ يَقُولُونَ إِلَّا كَذِبًا. إِنَّ اللَّهَ
 وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ
 وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا. مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ. وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى
 الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ
 وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِمَّنْ آثَرَ السَّجُودِ. ذَلِكَ مَثَلُهُمْ
 فِي التَّوْرَةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ. كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطَاةً فَازَرَهُ
 فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَى عَلَى سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيُغِيظَ بِهِمُ
 الْكُفَّارَ. وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً
 وَأَجْرًا عَظِيمًا. وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ

وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ. وَاعَدَ
لَهُمْ جَنَّتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا. إِنَّمَا يُرِيدُ
اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا. رَبَّنَا
اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا
غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا. رَبَّنَا إِنَّكَ أَنْتَ رَوْفٌ رَحِيمٌ. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولَى الْأَمْرِ مِنْكُمْ. فَإِنْ
تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ
بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا. إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ
بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ
وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ. يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ. فَادْكُرُونِي أذكُرْكُمْ
وَأَشْكُرُوا إِلَيَّ وَلَا تَكْفُرُونَ.



خطبہ نکاح

الْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ
 أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا. مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ. وَمَنْ
 يَضِلَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ. وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ
 لَهُ وَنَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ
 وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّاتِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا كَثِيرًا. أَمَّا بَعْدُ!
 فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ
 مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً. وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي
 تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ. إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
 آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا. يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ
 وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِيعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا
 عَظِيمًا. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ
 مُسْلِمُونَ. يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى وَجَعَلْنَاكُمْ
 شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا. إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اتَّقَاكُمْ قَالَ النَّبِيُّ
 صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِي وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ مَنْ
 رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي أَوْ كَمَا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

نوٹ:- خطبہ کے بعد لڑکی کا نام اس کے والد کا نام اور مقدار مہر بیان کر کے قبول کرائے مثلاً یوں کہے کہ مسماۃ زابدہ پروین
 عابد حسن کی لڑکی کا نکاح اس کی اجازت سے مہر فاطمی (۱۵۰ روپے چاندی) کے بدلے ان سب لوگوں کی موجودگی میں آپ
 کے ساتھ کیا، کیا آپ نے قبول کیا؟ نوشہ جواب میں یہ کہے کہ میں نے قبول کیا اس کے بعد مختصر دعا کرادی جائے۔

فضائلِ نکاح

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ أَمَّا بَعْدُ ! أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ
الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فَأُنَكِّحُوا مَا طَابَ
لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ النِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِي وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ
سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ وَصَدَقَ رَسُولُهُ النَّبِيُّ
الْكَرِيمُ وَنَحْنُ عَلَى ذَلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ وَالشَّاكِرِينَ وَالْحَمْدُ
لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ .

محترم حضرات! اسلام میں نکاح کا مقام نفلی عبادت سے افضل ہے۔ اسلام
میں نکاح زوجین کے درمیان ایک عقد و پیمان ہے جس کے بعد شوہر کے
حقوق بیوی پر اور بیوی کے حقوق شوہر پر لازم ہو جاتے ہیں اسلام نے نکاح
میں مہر ضروری قرار دیکر معاشرہ میں عورت کا مقام بلند کیا ہے اس کو عظمت
بخشی ہے برخلاف دوسرے مذاہب کے کہ ان کے یہاں کنیادان ہوتا ہے
گویا لڑکی والوں نے اپنی لڑکی لڑکے کیلئے دان اور خیرات کی ہے، اسلام ہی
دنیا کا وہ یگانہ مذہب ہے جس نے عورت کو دنیا کی تمام چیزوں میں سب سے
بہتر متاع قرار دیا ہے رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا الدُّنْيَا كُلُّهَا
مَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ کہ دنیا کی ہر چیز قابل انتقا

ع ہے ان میں سب سے بہتر متاع نیک عورت ہے شریعت مطہرہ نے نیک عورت کے خصال ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جس میں تین وصف ہوں (۱) جب اس کا شوہر اس کی طرف نظر کرے وہ اس کو خوش کر دے مثلاً شوہر کو دیکھ کر مسکرا دے (۲) جب وہ کسی جائز امر کا حکم دے تو وہ اس کی اطاعت کرے (۳) جب شوہر غائب ہو مثلاً سفر وغیرہ میں ہو تو اپنے نفس اور شوہر کے مال میں خیانت نہ کرے۔ نکاح ہی وہ واحد طریقہ ہے جس کے ذریعہ نسب کا اختلاط نہیں ہوتا نکاح کے بعد انسان فطری طور پر غلط کاری اور بد نظری سے محفوظ رہتا ہے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے **يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغْضُ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وَجَاءٌ** کہ اے جوانو! کی جماعت جو شخص تم میں سے نکاح کی مشقت یعنی مہر و نفقہ برداشت کرنے کی قدرت رکھتا ہو اور جماع پر بھی طاقت رکھتا ہو اس کو چاہئے کہ نکاح کرے چونکہ نکاح کرنا نظر کو نیچا کر دیتا ہے اور شرمگاہ کو غلط کاری سے محفوظ کر دیتا ہے اور جو آدمی اس کی طاقت نہ رکھے تو وہ اپنے اوپر روزہ کو لازم کرے چونکہ روزہ شہوت کو ختم کرنے والا ہے۔

ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیسی عورت سے نکاح کرنا چاہئے تو اس سلسلہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہمارے لئے رہنما ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ عورت سے نکاح چار باتوں کی وجہ سے کیا جاتا ہے یعنی معاشرہ میں عورت کے نکاح کے چار اسباب ہیں

- (۱) عورت کے مال کی وجہ سے
- (۲) اس کے حسن و جمال کی وجہ سے۔
- (۳) اس کے اعلیٰ نسب (خاندان) کی وجہ سے۔
- (۴) اس کے دین کی وجہ سے آپ نے ارشاد فرمایا کہ تو دین والی عورت سے نکاح کر کے کامیاب ہو جا اللہ تجھ پر رحم کرے۔
- ایک اور حدیث میں ہے کہ تین آدمیوں کی مدد کا ذمہ اللہ نے اپنے اوپر لیا ہے
- (۱) وہ مکاتب غلام جو بدل کتابت کے ادا کرنے کا قصد رکھتا ہو۔
- (۲) وہ نکاح کرنے والا جو پاک دامنی کے قصد سے نکاح کرے۔
- (۳) وہ شخص جو اللہ کے کلمہ کو بلند کرنے کیلئے اللہ کے دشمنوں سے جہاد کرے۔
- محترم حضرات! قرآن کریم میں بھی متعدد مقامات پر نکاح کا حکم اس کی رغبت اور فضیلت مذکور ہے، حق تعالیٰ شانہ کا ارشاد ہے فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ کہ جو عورتیں تمہیں بھلی معلوم ہوں ان سے نکاح کرو خواہ ایک سے خواہ دو سے خواہ تین سے یا چار سے۔ یعنی ایک وقت میں چار عورتوں سے نکاح جائز ہے مگر اس شرط پر کہ ان کے درمیان عدل و انصاف کو قائم رکھے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا گیا کہ اگر تم کو اندیشہ اور خوف ہو کہ ان کے درمیان برابری اور انصاف نہیں کر سکو گے تو صرف ایک وقت میں ایک ہی عورت سے نکاح کرو۔ ایک اور جگہ پر ارشاد ہے وَأُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَّرَاءَ ذَٰلِكُمْ أَنْ تَبْتَغُوا بِأَمْوَالِكُمْ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ کچھ عورتوں کے تذکرہ کے بعد جن سے نکاح جائز نہیں ہے فرمایا گیا کہ ان کے علاوہ باقی عورتیں تمہا

رے لئے حلال ہیں بشرطیکہ تم ان کا مہر ادا کرو شہوت رانی مقصود نہ ہو بلکہ پاک دامنی کا قصد ہو، انسان کو فطری طور پر عورت سے محبت ہوتی ہے تو اندیشہ تھا کہ کہیں غلو نہ ہو جائے بیجا محبت انسان کو ہلاکت میں نہ ڈال دے اس لئے ایک جگہ جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے مَا تَرَكَتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضُرُّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ کہ میں نے اپنے بعد مردوں کے حق میں عورتوں سے زیادہ مضرت والا فتنہ نہیں چھوڑا یعنی سب سے بڑی آزمائش انسان کی عورت کے ذریعہ ہوتی ہے قرآن کریم میں بھی ایک جگہ ارشاد ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنِّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ فِتْنَةٌ کہ اے ایمان والو تمہاری بعض ازواج اور بعض اولاد تمہارے حق میں فتنہ ہوتی ہے بایں طور کہ ان کی بیجا محبت میں حلال و حرام کی تمیز نہ رہے ان کی غیر شرعی خواہشات کو پورا کیا جائے یا یہ کہ اولاد اور بیوی کے حقوق ادا نہ کئے جائیں۔ اسلام نے بیوی اور عورت کو پردہ میں رکھنے کی تلقین فرما کر اس کو گھر کی ملکہ اور منظمہ کا درجہ دیا ہے وہ گھر کی نوکرانی نہیں ہے کہ بازار سے سودا سلف خریدتی پھرے۔ اس کے اخراجات کی تمام تر ذمہ داری شوہر کے اوپر ڈالی گئی ہے کہ وہ اپنی استطاعت کے مطابق اس کی ضروریات کا خیال رکھے چنانچہ قرآن کریم نے مردوں کو عورتوں کے اوپر فضیلت بخشے ہوئے فرمایا الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ کہ یہ محض اللہ کا فضل ہے کہ اس نے مرد کو عورت پر فوقیت عطاء کی آج امت کے اندر لاعلمی یا کم

علمی کے باعث طرح طرح سے بگاڑ ہے اس میں سے ایک زوجین کا اختلاف یا بیوی پر جبر و اکراہ بھی ہے جس کے نتیجے میں بہت سے خاندان اور گھرانے تباہ ہو جاتے ہیں اگر زوجین اپنے دائرہ حدود میں رہیں اور اسلامی طرز معاشرت اختیار کریں تو یہ صورت حال بدل سکتی ہے ایک بات کی طرف اور خصوصی توجہ چاہوں گا کہ نکاح میں سادگی اور اتباع شریعت کا اہتمام ہونا چاہئے اخراجات کم ہوں۔ رسم و رواج، دکھلاوا اور شہرت سے اجتناب ہو آج اسی کے پیچھے لاکھوں روپے برباد کئے جا رہے ہیں بلکہ محسن انسانیت ﷺ نے ارشاد فرمایا اِنَّ اَعْظَمَ النِّكَاحِ بَرَكَهٖ اَيْسَرُهٗ مُؤْنَةً کہ وہ نکاح نہایت بابرکت ہوتا ہے جس میں مشقت (اخراجات کم ہوں)۔ اس لئے ضرورت ہے کہ اپنی حیثیت کے ساتھ ان لوگوں پر بھی نظر رکھنی چاہئے جو آپ کی حیثیت سے کم درجے کے ہیں ہمارے عمل سے کہیں ان کی دل شکنی تو نہیں ہو رہی ہے۔

اللہ رب العزت ہم سب کو اسلامی طور و طریق پر اپنے بچے بچیوں کی شادی کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین۔ وَآخِرُ دَعْوَانَا اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

عيد الفطر

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ
 الْحَمْدُ (٩. بار) الْحَمْدُ لِلَّهِ الْمُنْعِمِ الْأَكْبَرِ وَفِي أُجُورِ رَبِّكَ
 السُّرُورِ يَوْمَ عِيدِ مُنُورٍ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا
 شَرِيكَ لَهُ الْمَلِكُ الْأَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ
 وَأَصْحَابِهِ وَمَنْ زَكَّى نَفْسَهُ وَطَهَّرَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا
 اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ أَمَا بَعْدُ ! فَيَا
 مَعْشَرَ الْإِخْوَانِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ
 عِيدًا وَهَذَا عِيدُنَا اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ
 اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ فَاشْكُرُوا اللَّهَ تَعَالَى فِيهِ بِأَدَاءِ صَدَقَةِ
 الْفِطْرِ فَإِنَّهَا وَاجِبَةٌ عَلَى مَالِكٍ نَصَابٍ عَنْ نَفْسِهِ وَطِفْلِهِ الصَّغِيرِ
 نِصْفُ صَاعٍ مِنْ حِنْطَةٍ وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ شَعِيرٍ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ
 أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ وَاسْتَحَبَّ
 لَكُمْ أَنْ اغْتَسِلُوا وَاسْتَاكُوا وَتَطَيَّبُوا وَابْسُوا أَحْسَنَ ثِيَابِكُمْ

وَكُلُّوا قَبْلَ الصَّلَاةِ مِنْ تَمَرٍ أَوْ شَيْئًا حُلُومًا وَسَعَوْا إِلَى صَلَاةِ
 الْفَجْرِ وَكَبَرُوا فِي الطَّرِيقِ سِرًّا وَاسْتَمِعُوا بَعْدَهَا خُطْبَتَيْنِ
 فَتَفُورُوا فِي الدَّارَيْنِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ
 أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ يُرِيدُ
 اللَّهُ بِكُمْ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمْ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ
 وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ . بَارَكَ اللَّهُ لَنَا
 وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ . وَنَفَعَنَا وَإِيَّاكُمْ بِالْآيَاتِ وَالذِّكْرِ
 الْحَكِيمِ إِنَّهُ تَعَالَى جَوَادٌ كَرِيمٌ مَلِكٌ بَرُّوْفٌ رَحِيمٌ .



تقریر (۱)

احکام و فضائل عید الفطر

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَكَفَى وَسَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى أَمَّا بَعْدُ!
فَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا وَهَذَا عِيدُنَا۔
مالک دو جہاں کا لاکھ لاکھ شکر و احسان ہے کہ اس نے ہمیں رمضان
کے روزے اور تراویح پڑھنے کی توفیق دی، دعاء فرمائیں کہ اللہ رب العزت
بار بار رمضان کے مہینے سے ہم سب کو مستفیض فرمائے (آمین)

محترم حضرات! دنیا کے اندر جتنی قومیں آباد ہیں ہر ایک کیلئے سال میں
کچھ ایسے دن مقرر ہیں جن کو وہ اپنا قومی جشن سمجھ کر عیش و عشرت اور خوشی و شادمانی
میں گزارتی ہیں، اسی کی ایک کڑی عید الفطر کا دن ہے جو اسلامی تہواروں
میں سب سے پُر مسرت اور دلکش تہوار ہے جسے آج پورے عالم اسلام کے
مسلمان خوشی سے منارہے ہیں ہر شخص خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا، آج نئے کپڑے
پہنے خوشبو لگائے عید گاہ کی طرف جا رہا ہے ایک دوسرے کو عید سعید کی
مبارکباد پیش کر رہا ہے، اور ہر ایک کے گھر جا کر کچھ کھاپی کر باہمی کدورت
ختم کر کے قلبی محبت و مودت کا بھرپور مظاہرہ کر رہا ہے۔

تڑپا رہی تھی دل کو گھڑی انتظار کی

دکھلانے عید آئی ہے صورت بہار کی

واقعہ یہ ہے کہ اللہ رب العزت نے خوشیوں اور مسرتوں کے اظہار کیلئے

رمضان المبارک کے پورا ہونے پر ہم سب کو اپنا مہمان خصوصی بنا کر اپنے دربار میں بلایا اور اسی کا نام عید رکھا گیا ہم اس دن میں اپنی خوشیاں مناتے ہیں، اور ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ایک دوسرے کی خوشیوں میں برابر کے شریک ہوں، اور نماز عید سے پہلے ہی گھر کے سبھی افراد کی طرف سے خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا صدقہ فطرا داکرے تاکہ غرباء بھی اپنی ضروریات زندگی پوری کر کے عید کی خوشیوں میں شریک ہو سکیں، اس لئے اللہ تعالیٰ نے صدقہ فطر کو واجب قرار دیا ہے، اگر کوئی شخص صدقہ فطر ادا نہیں کرتا ہے تو اس کا روزہ زمین و آسمان کے درمیان معلق رہتا ہے، اس لئے ہر شخص کو چاہئے کہ صدقہ فطر عید کی نماز سے قبل اداء کرے تاکہ فقیر محتاج، مسکین کی بھی عید ہو جائے اور وہ بھی سب کے ساتھ خوشی میں شریک ہو کر عید منا سکیں۔

دوستو! آج عید کے مبارک موقع پر خدا پاک کے نزدیک خوشی ہی کیا جو اپنے، بیکسوں، ناداروں اور پڑوسیوں کو بھلا کر بزم مسرت سجائے اس لئے آج کے دن ہمارا سب سے پہلا فریضہ یہ ہے کہ ضرورت مند اور پریشان حال کی حاجت روائی کی جائے، درحقیقت روزہ اور عید ہماری موجودہ اور موت کے بعد آنے والی زندگی کی طرف اشارے کرتے ہیں، روزہ بتاتا ہے فرما برداروں کے لئے دنیا پابندی کی جگہ اور امتحان کا مقام ہے اور عید اس امتحان کا رزلٹ ہے اور پابندی سے چھٹکارے کا دن ہے۔ جو اس میں کامیاب ہوگا اس کو آخرت میں راحت ہی راحت ملے گی جہاں پھر کبھی کسی طرح کی کوئی پابندی نہ ہوگی۔

دوستو اور بزرگو! عید الفطر ہی وہ دن ہے جس میں اللہ رب العزت نے بہشت کو پیدا فرمایا، طوبیٰ کا درخت اس میں قائم فرمایا آج ہی کے دن حضرت جبریلؑ کو پیغام لے جانے کا شرف حاصل ہوا آج ہی کے دن فرعون کے جادو گروں کو نور ہدایت کا شرف حاصل ہوا یہی وہ دن ہے جس میں خدا کی طرف سے روزہ داروں کو پیغام سنایا جاتا ہے کہ اے روزہ دارو! اپنے اس پروردگار کی عبادت کے لئے چلو جو تمہاری عبادت قبول کرتا ہے اور اس کا ثواب بہت دیتا ہے اور بڑے بڑے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔

الغرض یہ دن روزہ رکھنے والوں کے لئے مسلسل مجاہدہ اور نفس کشی کے بعد انعام کے طور پر اپنے دامن میں ہزاروں خوشیوں اور مسرتوں کا پیغام لے کر آتا ہے اور بندہ اس عظیم انعام کے شکریہ میں اپنی زبان حال سے کہتا ہے اے دونوں جہاں کے مالک تو نے ہماری ہدایت کے لئے رمضان میں قرآن نازل کیا جس کی بدلت ہمیں کامیابی ملی اور رمضان کے روزے فرض قرار دیکر ہمارے اندر کی غلاظت اور ناپاکی دور کی اپنی محبت اور اپنے بندے کی ہمدردی اور غم خواری کی صفت پیدا کی آج ہم اس فرض کی ادائیگی پر عید الفطر کی نماز پڑھ کر تیری بڑائی اور شکریہ ادا کرتے ہیں۔

عید حقیقتاً دونوں جہاں کے پالنے والے کا ایک انعام ہے اس کی مسرت اور سچی خوشی اسی کو حاصل ہوتی ہے جنہوں نے ماہ رمضان کا پورا پورا حق ادا کیا ہو اور پروردگار کے حکم کے مطابق زندگی گزاری ہو جیسا کہ پیران پیر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے ”غنیۃ الطالبین“ میں لکھا ہے کہ عید ان کی نہیں جنہوں

نے عمدہ لباس سے اپنے آپ کو آراستہ کیا بلکہ عید تو ان کی ہے جو خدا کی وعید اور پکڑ سے ڈر گئے، عید ان کی نہیں جنہوں نے بہت سی خوشیاں منائیں، بلکہ عید تو ان کی ہے جنہوں نے اپنے گناہوں سے توبہ کی اور اس پر قائم رہے۔

محترم سامعین! عید مسرتوں اور خوشیوں کا دن ضرور ہے مگر ان لوگوں کے لئے جنہوں نے ماہ مقدس کا احترام کیا ہو لیکن جن لوگوں نے رمضان بھر خواہشات نفس کے مطابق من مانی زندگی بسر کی، اور واہیات اور بے ہودگی میں اوقات کو بسر کیا اور دیگر امور خیر سے غافل رہے ان کے لئے آج کا دن تازیانہ عبرت اور بے انتہا شرم و ندامت کا دن ہے، کیونکہ اس نے اپنے پروردگار کے حکم کو نہیں مانا حیوان جیسی زندگی گزاری اور مبارک مہینہ کی بے عزتی کی اور اپنے نامہ اعمال کو سیاہ کیا آج ایسے آدمی ضرور عمدہ لباس اور پوشاک زیب تن کئے ہونگے، مگر اندر سے انکے دل نادم اور شرمندہ ہونگے کہ ہم نے خدا کی نافرمانی کی، آج محلہ کے لوگ خاندان کے افراد حسرت بھری نگاہوں سے دیکھیں گے۔ خدا کی ناراضگی اور پھٹکار، حضور ﷺ کی بددعاء ان پر پڑی ہوگی، فرشتے لعنت کر رہے ہونگے، یہ سب رسوائی کیوں اٹھانی پڑ رہی ہے محض اس وجہ سے کہ وہ ماہ مقدس کے انوار و تجلیات سے محروم رہے، انہوں نے اس کی عظمت و تقدس کو سمجھا ہی نہیں، انہوں نے رمضان المبارک کے روزوں کو ضروری نہیں جانا، کتنی ہی بار رحمت الہی کی گھٹا ٹوپ رحمتیں آئیں لیکن خدا کی رحمتوں اور ساعات مندیوں سے پیچھے رہے، پورا رمضان المبارک گذر گیا، لیکن اپنے اندر کچھ فرق محسوس نہیں کیا۔

آقائے مدنی جناب محمد رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ”إِذَا كَانَ يَوْمُ عِيدِ الْفِطْرِ وَقَفَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَى أَبْوَابِ الطُّرُقِ فَنَادَوْا، أَغْدُوا أَيَّامَ عَشْرِ الْمُسْلِمِينَ الْخ“ یعنی جب عید الفطر کا دن ہوتا ہے تو فرشتے تمام راستوں کے دروازوں پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور آواز دیتے ہیں کہ اے مسلمانوں رب کریم کے دروازے پر آؤ وہ تمہارے لئے بھلائی اور خیر کے خزانے لئے ہوئے ہے، اور بہت سا اجر عطا فرمائے گا، تمہیں اللہ کی طرف سے تراویح پڑھنے کا پابند کیا گیا تم نے تراویح پڑھی، تمہیں اللہ نے روزہ رکھنے کا حکم دیا تم نے روزے رکھ کر اپنے پروردگار کی اطاعت گزاری کی، اب چلو انعام لے لو، لیکن آج اسکے حقدار وہی ہونگے جنہوں نے رمضان المبارک کی قدر کی ہوگی نہ کہ ان لوگوں کے لئے جنہوں نے دن بھر کچھروں اور ساری رات خواب غفلت میں گزاری ہو، حضرت وہب بن منبہ کو عید کے دن روتے دیکھ کر کسی نے کہا ”هَذَا يَوْمُ الزَّيْنَةِ وَالسُّرُورِ“ یہ تو خوشی اور زینت کا دن ہے، حضرت وہب نے فرمایا بے شک یہ خوشی کا دن ہے

لیکن اس کیلئے جس کے روزے قبول ہو گئے ہوں، لیکن آج ہمارا حال یہ ہے کہ محض رسمی طور پر عید مناتے ہیں، مسلمان اپنے تہواروں کی غرض و غایت کو سمجھتے ہی نہیں، منکرات کا ارتکاب کرتے ہیں اور فضول خرچی کا مظاہرہ کرنے میں پیش پیش نظر آتے ہیں، آرائش و زیبائش پر مر مٹتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں، اور تھیٹر اور سنیما بنی کے ذریعہ اپنی دولت ضائع کرتے ہیں، بتلائیے کہ یہ کون سے اسلام نے بتلایا ہے، رمضان کا روزہ تو اسلئے آیا تھا کہ

ہم سب راہ ہدایت پر آجائیں، صراطِ مستقیم پر چلنے لگیں تو جہنم سے نجات مل جائے اور جنت میں جانے کا ذریعہ بن جائے۔

محترم سامعین! وہ کون مسلمان ہوگا جو جنت میں جانے کی تمنا نہ رکھتا ہو جس کے دل میں جذبہ اور خواہش نہ ہو کہ جنت کی ابدی اور سرمدی نعمتوں سے لطف اندوز ہو، جنت ہر مسلمان کا مرکز نگاہ اور مرکز توجہ ہے، جنت ہر مسلمان کی آخری خواہش ہے، آخر جنت میں وہ کیا چیز ہے کہ ہر مسلمان اسے حاصل کرنے کیلئے بے چین و بے تاب ہے۔ درحقیقت جنت کا حصول اللہ رب العزت کی ابدی رضا حاصل ہو جانا ہے۔

اللہ رب العزت اپنے جنتی بندوں سے ارشاد فرمائیں گے کہ میں نے تم کو جن جن نعمتوں سے نوازا ہے خوش ہو راضی ہو، جنتی بندے جواب دیں گے۔ اے ہمارے رب آپ نے اپنے فضل و کرم سے ہمیں اتنا سب کچھ عطا کیا جو دنیا میں بڑے بڑے شہنشاہ کو بھی نصیب نہیں، تو پھر ہم راضی کیوں نہ ہوں، اس کے بعد اللہ رب العزت فرمائیں گے کہ کیا میں ان سے بھی اولیٰ اور افضل چیز نہ دوں، وہ بندے عرض کریں گے کہ ہمارے رب وہ کون سی ایسی نعمت ہے جو جنت کی ان تمام نعمتوں سے افضل ہے، ارشاد ہوگا میں تم کو اپنی دائمی رضا اور خوشنودی کا تحفہ دیتا ہوں جس کے بعد اب تم پر کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔

اللہ اکبر اس سے بڑھ کر اور کونسی نعمتِ عظمیٰ ہو سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی دائمی ابدی رضا حاصل ہو اس رضا کو حاصل کرنے کے لئے تو سب کچھ قربان کیا جاسکتا ہے مگر بد قسمتی دیکھئے کہ ہم عید الفطر جیسے مبارک دن میں بھی منکرات کا ارتکاب کرتے ہیں، جب کہ آج خداوند قدوس کی جانب سے

مغفرت کا پروانہ دیا جاتا ہے حدیث کے اندر آتا ہے کہ بندہ جب آخری عشرہ میں قیاماً و قعوداً اللہ کا ذکر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جاتے ہیں اور اس کے لئے جنت کے تمام دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

اللہ رب العزت فرشتوں سے فرماتا ہے کہ اے فرشتوں! میرے بندوں نے میرے فریضہ کو پورا کر دیا پھر باواز بلند دعا کے ساتھ عید گاہ کی جانب نکلے میری عزت کی قسم، میرے جلال کی قسم، میری بخشش کی قسم، میرے علو شان کی قسم میں ان لوگوں کی دعا ضرور قبول کروں گا، پھر ان لوگوں کو خطاب فرما کر ارشاد ہوتا ہے کہ جاؤ تمہارے گناہ معاف کر دیئے گئے، اور تمہاری برائیوں کو نیکیوں سے بدل دیا گیا۔ چنانچہ یہ لوگ عید گاہ سے ایسی حالت میں لوٹتے ہیں کہ ان کے گناہ معاف ہو چکے ہوتے ہیں۔ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

تو مجھے نواز دے تو یہ تیرا کرم ہے ورنہ
تیری رحمتوں کا بدلہ میری بندگی نہیں ہے

حضرات! وقت زیادہ ہو چکا ہے، ابھی ہمیں دو رکعت عید الفطر کی نماز اداء کرنی ہے۔ اب میں آج کے دن سے متعلق کچھ احکام بتا کر اپنی بات ختم کرتا ہوں۔

حضرت جابرؓ ارشاد فرماتے ہیں ”كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ عِيدِ خَالَفَ الطَّرِيقَ“ (بخاری) رسول اللہ ﷺ عید کے دن راستہ بدل دیتے تھے۔ اس طرح ہمارے لئے بھی یہ مسنون ہے کہ عید گاہ جاتے وقت جو راستہ اختیار کیا جائے، آتے وقت اس سے مختلف راستہ اختیار کیا جائے، اسی طرح عید کے دن غسل کرنا، مسواک کرنا، نئے یا

صاف ستھرے کپڑے پہننا، خوشبو لگانا اور نماز کے لئے جانے سے پہلے کچھ کھانا مسنون ہے۔

اور آئیے اب ہم دو رکعت نماز عید الفطر ادا کریں، اپنے رب کے حضور میں روئیں، گڑ گڑائیں اور اسی سے اپنی کوتاہیوں کی معافی مانگیں اور زندگی کے ایک ایک لمحے کی قدر کی توفیق چاہیں۔

نماز عید کی ترکیب یہ ہے کہ پہلے آپ نماز عید الفطر واجب مع چھ زائد تکبیروں کے امام کے پیچھے پڑھنے کی نیت کریں۔ پھر تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھ لیں اور ثناء پڑھیں، پھر تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھ کانوں تک اٹھائیں، دو مرتبہ ہاتھ چھوڑ دیں، تیسری مرتبہ باندھ لیں، پھر امام اعوذ باللہ بسم اللہ پڑھنے کے بعد سورۃ فاتحہ پڑھ کر اور کوئی سورت ملائے اور مقتدی چپ رہیں، پھر رکوع سجدہ کر کے کھڑے ہو جائیں۔ پھر امام کی قرآن سننے کے بعد تین تکبیر زائد کہیں، اور ہر مرتبہ ہاتھ کانوں تک اٹھا کر نیچے چھوڑ دیں اور پھر بغیر ہاتھ اٹھائے ہوئے چوتھی تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں چلے جائیں۔ اور بقیہ نماز قاعدہ کے مطابق پوری کریں، پھر امام کھڑے ہو کر خطبہ پڑھے اور تمام لوگ خاموش بیٹھ کر سنیں، اگر خطبہ سنائی نہ دے تب بھی متوجہ رہیں۔ دعا کیجئے کہ حق تعالیٰ شانہ ہمارے روزوں کو قبول فرمائے۔ اور اپنے انعامات سے نوازے۔ آمین

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین۔

عيد الاضحى

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ
 الْحَمْدُ (٩ بار) الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ الْكَعْبَةَ الْحَرَامَ قِيَامًا
 لِلنَّاسِ وَأَمْنًا. اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ
 أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ وَجَعَلَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلنَّجَاةِ عَوْنًا. اللَّهُ أَكْبَرُ
 اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ أَشْهَدُ
 أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَلَا عَدْلًا. اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ
 أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ وَأَشْهَدُ أَنَّ
 سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدَهُ وَرَسُولَهُ الَّذِي لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ أَصْلًا
 اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ
 الْحَمْدُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ الطَّاهِرِينَ وَأَصْحَابِهِ وَاتَّبَاعِهِ
 الَّذِينَ نَالُوا بِصُحْبَتِهِ فَضْلًا اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ أَمَّا بَعْدُ! فَيَا مَعْشَرَ الْإِخْوَانِ
 تَوَبُّوا إِلَى اللَّهِ وَاسْتَغْفِرُوهُ مِنْ كُلِّ عِصْيَانٍ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا
 إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ وَبَادِرُوا فِي آدَاءِ مَا
 وَجَبَ عَلَيْكُمْ فِي هَذَا الْيَوْمِ مِنْ صَلَوةِ الْعِيدِ ثُمَّ تَضَحِيَّةِ

الْحَيَوَانِ وَهِيَ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ مُكَلَّفٍ مَالِكٍ نَصَابٍ مِنَ
 الشَّاةِ وَالْإِبِلِ وَالْبَقَرِ الَّذِي مَضَى عَلَيْهِ الْحَوْلَانِ وَلَا تُجْزَى
 الْعَجَفَاءُ وَلَا الْعَرْجَاءُ وَغَيْرُهُمَا مِمَّا فِيهِ عَيْبٌ أَوْ نُقْصَانٌ اللَّهُ
 أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ
 وَقَدْ قَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذِهِ
 الْأَضَاحِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ سُنَّةُ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ قَالُوا فَمَا لَنَا فِيهَا
 يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٍ قَالُوا فَمَا الصُّوفُ فِيهَا يَا
 رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لِكُلِّ شَعْرَةٍ مِنَ الصُّوفِ حَسَنَةٌ وَقَالَ عَلَيْهِ
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مَنْ وَجَدَ سَعَةً لَانَ يُضْحِي فَلَمْ يُضَحَّ فَلَا
 يَحْضُرُ مُصَلًّا نَا أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ لَنْ يَنَالَ اللَّهُ
 لُحُومُهَا وَلَا دِمَاءُهَا وَلَكِنْ يَنَالُهُ التَّقْوَى مِنْكُمْ كَذَلِكَ سَخَّرَهَا
 لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِينَ . بَارَكَ اللَّهُ
 لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ . وَنَفَعَنَا وَإِيَّاكُمْ بِالْآيَاتِ وَالذِّكْرِ
 الْحَكِيمِ إِنَّهُ تَعَالَى جَوَادٌ كَرِيمٌ مَلِكٌ بَرُّوْكَ رَحِيمٌ .



احکام و فضائل عید الاضحیٰ

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ لَا نَبِيَّ
بَعْدَهُ أَمَّا بَعْدُ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. يَا بَنِيَّ اِنِّيْ اَرٰى فِى الْمَنَامِ اَنِّيْ اَذْبَحُكَ
فَاَنْظُرْ مَاذَا تَرٰى قَالَ يَا اَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِيْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ
مِنَ الصّٰبِرِيْنَ. صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ.

معزز حاضرین مجلس! یہ ذی الحجہ کا مہینہ ہے، اس میں جہاں اور بہت
سے تاریخی واقعات نظر آتے ہیں وہیں پر حضرت ابراہیمؑ اور ان کے لخت جگر
اسماعیلؑ کی قربانی کا تاریخ ساز واقعہ اپنی مثال آپ ہے۔ دونوں باپ بیٹے
کی یہ فقید المثال قربانی عظمت و عزیمت کا ایک ایسا نادر اور محیر العقول واقعہ
ہے جس سے انسانی عقل حیرت زدہ ہو کر رہ جاتی ہے، جب بھی یہ مبارک
مہینہ آتا ہے پورا عالم اسلام حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی اس
یادگار قربانی کے واقعہ سے اپنے ایمان و یقین کی دنیا کو آباد کرتا ہے اس پر جگہ
جگہ تقریریں ہوتی ہیں، مضامین آتے ہیں، کانفرنسیں ہوتی ہیں، اسلئے آج میں
بھی مناسب سمجھتا ہوں کہ خلیل اللہ ابراہیمؑ اور ذبیح اللہ اسماعیلؑ کی حیات طیبہ
اور قربانی جیسے اہم موضوع پر کچھ روشنی ڈالوں۔

محترم سامعین! یہ قربانی جس کو دنیا کے تمام مسلمان ہر سال اس مہینہ کی

دسویں، گیارہویں، بارہویں تاریخ کو کرتے ہیں، ایک بہت بڑے واقعہ کی یادگار ہے، واقعہ بھی دنیا کی تاریخ کا سب سے بے نظیر اور سبق آموز ہے، جس یادگار کی ابتداء حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کے بیٹے حضرت اسماعیل ذبیح اللہ سے ہوتی ہے۔ جس میں ایک غیبی خواب کی وجہ سے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے پیارے نورِ نظر کو راہِ خدا میں قربان کرنے کیلئے لے گئے تھے۔

دنیاوی دستور کی طرح دینی اصول بھی ہے کہ جو جس قدر نزدیک ہوتا ہے اتنا ہی اسکا امتحان بھی لیا جاتا ہے پھر خدا کا دستور ہے کہ جو اس کا مقرب اور محبوب ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کا معاملہ اسکے ساتھ وہ نہیں ہوتا جو عام انسانوں کے ساتھ ہوتا ہے بلکہ اسے آزمائش اور امتحان کی سخت سے سخت منزلوں سے گزرنا پڑتا ہے، قدم قدم پر جانثاری اور تسلیم و رضا کا مظاہرہ کرنا پڑتا ہے۔ چنانچہ حضرت محمد ﷺ کا ارشاد ہے کہ ہم گروہ انبیاء اپنے اپنے مراتب کے اعتبار سے امتحان کی صعوبتوں اور آزمائشوں میں ڈالے جاتے ہیں، قربانی عید الاضحیٰ بھی ایک عاشقِ حقیقی اور خدا کی نزدیکی کی آزمائش میں پورے اترنے اور دعویٰ عاشقی میں کامل ہونے کی ایک باپ بیٹے کی داستان ہے جس کو دنیا حضرت ابراہیمؑ اور بیٹے اسماعیلؑ کے نام سے جانتی ہے اب سے تقریباً پانچ ہزار سال پہلے اسی زمین پر دو بڑے شہر آباد تھے جو اس وقت دنیا کی سب سے زیادہ متمدن اور تہذیب یافتہ قوم کی سکونت گاہ تھے، تاریخ اسے نینوا اور شہر بابل کے نام سے جانتی ہے، یہاں عیش و عشرت لذت

وراحت اور اعلیٰ تمدن کے تمام لوازمات کی بہتات تھی، مگر ساری آبادی خدا کی منکر اور مظاہر قدرت کی پرستار تھی، اس وقت کا بادشاہ ”نمرود“ تھا جو صرف بادشاہ یا حکمران ہی نہیں بلکہ خدائی کا دعویٰ دار تھا، جس کی عبادت ہر شخص پر ضروری تھی، اس ماحول میں خدا نے اپنے برگزیدہ پیغمبر حضرت ابراہیمؑ کو پیدا کیا تا کہ گمراہوں کو راہ راست پر لائیں اور گناہوں کی دلدل میں پھنسے لوگوں کو صحیح راستہ دکھائیں، چنانچہ حضرت ابراہیمؑ ابھی آغوش مادر ہی میں تھے کہ خدا کی تلاش میں لگ گئے اور بچپن ہی سے احقاق حق اور ابطال باطل کے لئے تیار ہو گئے بالآخر وہ وقت بھی آیا کہ اپنے ایمان افروز وعظ سے کفر کی عمارت متزلزل کر دی جس کی شہادت قرآن نے دی ہے ”اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهِ مَا هَذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِي اَنْتُمْ لَهَا عَاكِفُوْنَ“ قربان جاؤں ابراہیمؑ کی جرأت و دلیری پر کہ سب سے پہلے اپنا مخاطب اپنی قوم اور والد کو بنایا تا کہ حق نبوت اداء ہو جائے، ان کے امتحان کے کتنے قصے سناؤں، ان کی بے شمار داستانیں بطن تاریخ نے سمور رکھی ہیں۔

تاریخ کے اوراق سے پتہ چلتا ہے کہ جب حضرت ابراہیمؑ پل کر جوان ہوئے تو سب سے پہلے اس وقت کی بڑی طاقت نمرود سے واسطہ پڑا، نمرود نے ہزار کوششیں کیں کہ ابراہیمؑ بھی اوروں کی طرح مجھے خدا کہیں، مگر حضرت ابراہیمؑ نے نمرود کی باطل خدائی کو نہ صرف یہ کہ تسلیم کرنے سے انکار کیا بلکہ آج کی زبان میں اس کے خلاف علم بغاوت بھی بلند کر دیا۔ حضرت ابراہیمؑ نے نمرود سے کہا کہ اگر تمہارا دعویٰ خدائی درست ہے تو میرا خدا وہ ہے جو

ہر روز سورج کو مشرق سے طلوع کرتا ہے تو تم سورج مغرب کی طرف سے نکال کر دکھاؤ، یہ وہ وقت تھا جب بڑے بڑے سورما نمرود کی باطل خدائی کے سامنے سرنگوں ہو کر اس کی خدائی پر مہر تصدیق ثبت کر چکے تھے، ایسے وقت میں حضرت ابراہیمؑ نے حق کی آواز بلند کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی جس کے نتیجہ میں ماویٰ طاقت کے نشہ میں چور نمرود نے آپ کو دہکتی ہوئی آگ میں ڈالنے کا حکم دیدیا۔ لیکن آپ کے چہرہ پر کوئی شکن نہ آیا، آپ نے حق کی خاطر شعلوں میں کودنا پسند کیا لیکن باطل کے سامنے سر نہ جھکایا۔

بے خطر کو د پڑا آتش نمرود میں عشق
عقل ہے محو تماشا ئے لب بام ابھی

خدا ہر حال میں اپنے پرستار اور سچے عاشق کی حفاظت کرتا ہے، چنانچہ دہکتی آگ آپ کو کوئی نقصان نہ پہونچا سکی اور قدرت نے آگ کو گلزار بنا دیا دوستو اور بزرگو! اسی پر اس سچے عاشق کی قربانیوں اور آزمائشوں کا سلسلہ ختم نہیں ہوتا بلکہ جب بڑھاپے کی عمر پہونچی اور چھیالیس سال کے ہو گئے اس وقت آپ کے کوئی اولاد نہ تھی، ان حالات میں ایک عام انسان بھی اولاد سے مایوس ہو جاتا ہے، لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ کے خلیل اور چہیتے پیغمبر ہیں، رحمت الہی سے مایوس ہونا ان کی شایان شان نہ تھی چنانچہ آپ نے اللہ کے حضور میں دعاء کیلئے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا ”رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ الصَّالِحِيْنَ“ اے پروردگار عالم مجھے نیک صالح اولاد عطا فرما، اللہ نے آپ کی دعا کو قبول فرمایا اور آپ کی اہلیہ حضرت ہاجرہ کے بطن سے

حضرت اسماعیل علیہ السلام کی پیدائش ہوئی۔۔۔۔۔ بڑی آرزوں، تمنائوں اور دعاؤں کے بعد تو اللہ نے ایک خوبصورت اور عمدہ سیرت کا بچہ عطا فرمایا جن کی عمر ابھی تقریباً نو (۹) سال کی ہوئی تھی، وہ ابھی سن شعور کو بھی نہیں پہنچا تھا کہ اچانک پھر امتحان کی ایک منزل آئی، عشق و محبت کی آزمائش ایسی آزمائش کہ جس کا نظارہ چشم فلک نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

الغرض حضرت ابراہیمؑ نے ایک خواب دیکھا کہ میں اپنے چھپتے بیٹے اسماعیلؑ کو اللہ کے نام پر ذبح کر رہا ہوں، اپنے بچی خواب مسلسل تین روز تک دیکھا، چونکہ انبیاء علیہم السلام کے خواب بھی وحی ہوتے ہیں، اس لئے آپ نے اس کو منشاء الہی سمجھتے ہوئے اپنے لائق سعادت مند، ہونہار فرزند ارجمند کو بلا کر پوچھا ”يَا بُنَيَّ إِنِّي أَرَىٰ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرَىٰ قَالَ يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ مَسْجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ“ بیٹا میں نے آج خواب میں دیکھا ہے کہ جیسے میں تجھے اللہ کے نام پر ذبح کر رہا ہوں، بیٹا بتا تیری کیا رائے ہے، سعادت مند بیٹا باپ کے اس اشارہ کو فوراً سمجھ گیا اور بولا لباً جان آپ کو جس چیز کا حکم ملا ہے اسے پورا کیجئے آپ مجھے ان شاء اللہ صابر پائیں گے۔ اللہ اللہ اس ننھے اسماعیل کا یہ حوصلہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے ذبح پر آمادگی کا اظہار کر دیتا ہے باپ رائے بھی طلب نہیں کر پاتا ہے کہ بیٹا عمل کو تیار ہو جاتا ہے باپ کی اطاعت گزاری کا یہ جذبہ آداب فرزند کی کا یہ پاس و لحاظ اس کے سینہ میں کہاں سے آیا، بجز اس کے کیا کہا جاسکتا ہے وہ ابراہیمؑ کی تربیت اور فیضان نظر کا اثر تھا

بقول علامہ اقبالؒ

یہ فیضان نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی
 سکھائے کس نے اسماعیل کو آداب فرزندِ
 حکم ربانی کے مطابق حضرت ابراہیمؑ اپنے لخت جگر اور نور چشم کو ساتھ
 لیکر مکہ سے مشرق کی جانب منیٰ کی طرف روانہ ہو گئے، انسانیت کے ازلی
 دشمن شیطان لعین کو حضرت ابراہیمؑ کی یہ اداسپند نہ آئی، وہ فوراً تعاقب میں نکل
 پڑا، یہ جانتے ہوئے کہ مقابلے پر اللہ کے خلیل جیسے کوہ استقامت ہیں مگر اپنی
 تدبیروں سے باز نہ آیا، اول حضرت اسماعیلؑ کی والدہ کے پاس ایک
 مہربان ہمدرد کی شکل میں آیا اور پوچھا اسماعیلؑ کہاں گئے ہیں انہوں نے
 جواب دیا کہ اپنے والد کے ساتھ جنگل سے لکڑیاں چننے گئے ہیں، شیطان
 نے کہا یہ بات نہیں ہے تم غفلت میں ہو، اسماعیلؑ کے باپ ان کو ذبح کر نیکے
 لئے لے گئے ہیں، حضرت ہاجرہ بولیں کہیں باپ بیٹے کو ذبح کرتا ہے؟
 شیطان نے کہا ہاں، ایسا ہی ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے اللہ نے ذبح کرنے کا حکم
 دیا ہے یہ سن کر اکلوتے بیٹے کی ماں نے بھی وہی جواب دیا جو خلیل اللہ کے
 گھرانے کے شایان شان تھا کہ اگر واقعہ یہی ہے تو پھر ان کو اللہ کے حکم کی
 تعمیل کرنی چاہئے، شیطان کا جب یہ حربہ کامیاب نہ ہوا اب باپ اور بیٹے
 کے تعاقب میں لگ گیا جو شہر مکہ سے منیٰ کی طرف جارہے تھے۔

اولاً ایک دوست کی شکل میں حضرت ابراہیمؑ علیہ السلام کو روکنا چاہا،
 مگر حضرت ابراہیمؑ علیہ السلام سمجھ گئے کہ یہ شیطان مجھے ناصح بن کر عشق کے

امتحان سے روکنا چاہتا ہے مگر آپ نے فوراً اس کے وار کو اس طرح روکا کہ سات کنکریاں ماری ہر کنکری پر آپ تکبیر پڑھتے تھے آج اسی کا نام حجرہ عقبہ اولیٰ ہے۔ جہاں پر حاجی اس سنت ابراہیمی کو کنکریاں مار کر زندہ کرتے ہیں۔ آپ پھر آگے روانہ ہوئے مگر شیطان نے ہمت کر کے وہی تقریر کی، انہوں نے اللہ کے فضل و کرم سے پھر شیطان کو مار بھگایا، لیکن یہ بھی شیطان تھا بھلا اپنے ارادے سے کس طرح باز آ سکتا تھا، اسلئے اس نے پھر ہمت کر کے تیسری مرتبہ راستہ روکنا چاہا مگر سیدنا خلیل اللہ علیہ السلام نے اس زور سے کنکریاں ماریں کہ شیطان کی تمام کی تمام تدبیریں دھری کی دھری رہ گئیں، غرض اس طرح شیطان کی چالوں سے بچتے بچاتے میدان، میں قربانی کی جگہ پہنچ کر اللہ کے حکم کی بجا آوری شروع فرمادی جس کا نقشہ قرآن نے یوں کھینچا ہے،، فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَّ لِلْجَبِينِ وَنَادَيْنَاهُ أَنْ يَا إِبْرَاهِيمَ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا إِنَّا كَذَّاكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ إِنَّ هَذَا لَهُوَ الْبَلَاءُ الْمُبِينُ۔ بس ان دونوں نے رضا و تسلیم کو اختیار کر لیا اور پیشانی کے بل اس بیٹے کو پچھاڑ دیا، ہم نے اس کو آواز دی کہ اے ابراہیم تو نے خواب سچ کر دکھایا۔ بیشک ہم اسی طرح نیکو کاروں کو بدلہ دیا کرتے ہیں بلاشبہ یہ کھلی ہوئی آزمائش ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیمؑ نے چھری اٹھائی اور ذبح کا ارادہ فرمایا تو آواز آئی،، قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا،، یعنی اللہ کی رحمت جوش میں آگئی اور چھری کو حکم ہوا خبردار، اسماعیلؑ کا ایک بال بھی

نہ کٹنے پائے، خدا کی قدرت چھری کے عمل میں حائل ہوگئی۔

محترم حضرات! مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ اس کائنات میں جو کچھ ہوتا ہے اللہ کے حکم سے ہوتا ہے۔ آگ بیشک جلاتی ہے مگر اللہ کے حکم کے بغیر نہیں جلا سکتی، پانی میں غرق کرنے کی طاقت ہے مگر اللہ کے حکم کے بغیر پانی غرق نہیں کر سکتا، دوا سے مرض دور ہوتا ہے مگر دوا اللہ کے حکم کے بغیر مرض دور نہیں کر سکتی حتیٰ کہ ایک پتہ بھی اللہ کے حکم کے بغیر نہیں مل سکتا ہے۔ اسی طرح چھری کا کام کاٹنے کا ہے مگر وہ اللہ کے حکم کے بغیر نہیں کاٹ سکتی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کی بھرپور کوشش کی مگر چھری کو کاٹنے کا حکم نہ تھا اسلئے حضرت اسماعیل ذبح نہ ہو سکے چونکہ اللہ رب العزت کو بیٹے کا ذبح کرنا مقصود نہ تھا بلکہ حضرت ابراہیمؑ کی خواہش کی قربانی مقصود تھی چونکہ بیٹا بڑی تمناؤں اور خواہش کے بعد پیدا ہوا تھا، اتنے میں ایک غیبی آواز نے کا یا پلٹ دی، اللہ تعالیٰ کی طرف سے ندا آئی اے ابراہیم تو نے خواب سچ کر دکھایا، ہمیں اسماعیل کا گلا کٹوانا مقصود نہیں تھا بلکہ صرف امتحان لینا مقصود تھا، آپ اپنے امتحان میں پورے اترے بلکہ باپ بیٹا دونوں ہی اس امتحان میں کامیاب ہو گئے اور تعمیل حکم کی اس خوشخبری کے ساتھ ہی اللہ نے ایک عمدہ اور فریبہ دنبہ حضرت اسماعیلؑ کی جگہ پر قربانی کیلئے نازل فرمایا، جیسا کہ قرآن میں ہے۔ **وَفَدَيْنَاهُ بِذَبْحٍ عَظِيمٍ وَتَرَكَنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ** اور ہم نے ابراہیمؑ کا فدیہ ایک عظیم قربانی بنا دی، اور ہم نے یہ

طریقہ تمام آنے والے مسلمانوں پر فرض کر دیا۔

حضرات! آج کے دن اس واقعہ کی یادگار منائی جاتی ہے حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے اس عمل کو اللہ نے ایسا پسند کیا فرمایا کہ قیامت تک آپ کی یاد کو امت میں زندہ رکھنے کا حکم دے دیا اور اس کی نقل کرنے کو محبوب عبادت قرار دے کر بندوں پر لازم کر دیا، قربانی تمام امت کے مالداروں کے لئے واجب اور ضروری ہے۔

چنانچہ ابتدائے اسلام سے آج تک پوری امت محمدیہ ہر خطے میں ہر ملک میں اس واجب کی تکمیل کرتی رہی ہے، اور یہی نہیں کہ یہ اسلامی واجبات میں سے ایک واجب ہے بلکہ قربانی کو اسلام کے شعائر میں داخل کیا گیا ہے خود قرآن پاک میں ارشاد ہے وَالْبُذْنُ جَعَلْنَا هَا لَكُمْ مِّنْ شَعَائِرِ اللَّهِ لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ اور قربانی کے اونٹ اور گائے کو ہم نے اللہ کی یادگار بنایا ہے۔ تمہارے لئے اس میں بہتری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول پاک ﷺ نے کبھی قربانی نہیں چھوڑی۔

حدیث شریف میں آیا ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ نے مدینہ منورہ میں دس سال قیام فرمایا اور ہر سال قربانی کرتے رہے۔ حقیقت میں قربانی کا مقصد گوشت کھانا نہیں اور کھانا نہیں ہے بلکہ شریعت کا ایک حکم ہے جس کی اطاعت اور تعمیل کی جاتی ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یادگار کو تازہ کرنے اور ایثار و قربانی کا

جذبہ پیدا کرنے کے لئے کی جاتی ہے جیسا کہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے۔
 لَنْ يَنَالَ اللَّهُ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاءُهَا وَلَكِنْ يَنَالُهُ التَّقْوَىٰ مِنْكُمْ يَعْنِي
 اللہ کے یہاں ان قربانیوں کے گوشت اور خون نہیں پہنچتے ہاں تمہارا جذبہ
 اطاعت پہنچتا ہے، یعنی قربانی کا گوشت اصل مقصد نہیں ہے بلکہ قربانی
 کا اصل مقصد یہ ہے کہ ہمارے جذبہ اطاعت کو دیکھا جاتا ہے کہ ہم لوگوں
 میں کتنا ذوق و شوق پایا جاتا ہے اور کس قدر اخلاص ہم میں موجود ہے۔

احادیث میں قربانی کا بہت اجر و ثواب بتایا گیا ہے، ام المؤمنین
 حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے
 ارشاد فرمایا کہ قربانی کے ایام میں اللہ کے نزدیک قربانی سے زیادہ کوئی عمل
 پسندیدہ نہیں ہے قیامت کے دن قربانی کے سینگوں اور بالوں اور کھروں کے
 بدلہ میں ثواب ملے گا، اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے ہی اللہ کے
 یہاں مقبول ہو جاتا ہے، لہذا تم لوگ قربانی خوش دلی کے ساتھ کیا کرو۔

ایک حدیث میں آیا ہے کہ حضرت زید ابن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
 صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے دریافت کیا۔ یا رسول اللہ یہ قربانی کیا چیز
 ہے۔ آپؐ نے فرمایا تمہارے باپ حضرت ابراہیمؑ کی سنت ہے۔ صحابہ کرام نے
 پوچھا کہ انکی سنت ہے تو ہم کو اس میں کیا ثواب ملے گا، آپؐ نے فرمایا ہر بال
 کے بدلے ایک نیکی، صحابہ کرام کو بہت تعجب ہوا کہ بعض جانور کے جسم پر بال
 ہوتے ہیں اور بعض جانور کے جسم پر اون ہوتی ہے تو کیا اون کے بدلے بھی ایک

نیکی ملے گی آپؐ نے فرمایا، جی ہاں، ہر اون کے عوض میں ایک نیکی ملے گی۔ جس طرح ہم بالوں کو نہیں گن سکتے اسی طرح قربانی کی نیکیاں بھی اس کثرت سے دی جائیں گی کہ ہم شمار نہیں کر سکتے یعنی بے شمار اور ان گنت نیکیاں ملیں گی۔

معزز حضرات! جہاں قربانی کرنے کے بے شمار فضائل بیان کئے گئے ہیں وہیں پر قربانی نہ کرنے پر ناراضگی کا اظہار بھی فرمایا گیا ہے اگر کوئی شخص وسعت کے باوجود قربانی نہ کرے تو حضور ﷺ اس طور پر ناراضگی کا اظہار فرماتے ہیں مَنْ لَمْ يَضَحْ فَلَا يَقْرُبَنَّ مُصَلَّنًا جو شخص گنجائش کے باوجود قربانی نہ کرے وہ ہماری عید گاہ میں نہ آئے، ایک دوسری جگہ قربانی کی تاکید کو اس طرح بیان کیا گیا ہے ضَحُوا فَإِنَّهَا سُنَّةُ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ "قربانی کرو اس لئے کہ وہ تمہارے باپ ابراہیم کی سنت ہے۔"

ان احادیث کے باوجود کس قدر افسوس کی بات ہے کہ اس زمانہ میں جہاں نماز، روزے اور دیگر عبادات میں لوگ غفلت برتتے ہیں وہیں لاکھوں انسان ایسے بھی ہیں کہ جن کے ذمے شرعاً قربانی لازم اور واجب ہے پھر بھی قربانی نہیں کرتے، اور ابتداء اسلام میں قربانی کا یہ عالم تھا کہ ایک ایک آدمی سو، سواونٹ کی قربانی کرتا تھا۔ خود حضور پاک ﷺ نے ایک مرتبہ سو اونٹوں کی قربانی کی جس میں تریسٹھ اونٹوں کو خود اپنے دست مبارک سے ذبح فرمایا، یہ مثالیں ہمیں ابھارتی ہیں کہ ہم بھی ان دنوں میں اخلاص عمل کے

ساتھ زیادہ سے زیادہ قربانیاں کریں۔ اور اللہ کے حضور میں سرخرو بنیں، اسی کے ساتھ اس یادگار کے پس منظر میں دو باپ بیٹوں کی جو داستان ہے وہ ہمیں اس بات کا سبق دیتی ہے کہ ایک مسلمان کے جان و مال کے تصرف کا حق اللہ کو ہے، وہ جب طلب کرے اسے خوشی خوشی سپرد کر دینا چاہئے، یہ قربانی خواہشات کی بھی ہو سکتی ہے، یہ قربانی مال کی بھی ہو سکتی ہے، یہ قربانی جان کی بھی ہو سکتی ہے، ہم یہ قومی عید مناتے ہوئے ہنسی خوشی یہ عہد کرتے ہیں کہ یا الہ العالمین! ہمارا سب کچھ تیرا ہے ہم اپنے دو مثالی باپ بیٹوں کے پیروکار ہیں، تو ہم سے جب بھی جس چیز کی قربانی طلب کریگا ہم لبیک لبیک کہتے ہوئے اطاعت کے لئے سر تسلیم خم کر دیں گے، آج ہمیں اسی عہد کو دوہرانا ہے، اسی جذبہ کو از سر نو بیدار کرنا ہے

آج بھی ہو جو ابراہیمؑ سا ایمان پیدا

آگ کر سکتی ہے انداز گلستاں پیدا

دعاء کیجئے کہ حق تعالیٰ شانہ ہمیں جانوروں کی قربانی کے ساتھ حضرت ابراہیمؑ کی طرح اپنی خواہشات بھی قربان کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ



ادارہ فیضانِ حضرت گنگوہی رح

حضرت مولانا عبدالخالق صاحب مظاہری کی اہم مطبوعات

- (۱) ذخیرۃ المسائل ترجمہ نفع المفتی والسائل۔
- (۲) قرآنی اعجاز، مختصر تفسیر قرآن۔
- (۳) مبارک راتیں۔
- (۴) عورت پر اسلام کے احکامات۔
- (۵) تحفۃ المہدۃ شرح مشکوٰۃ۔
- (۶) تعلیم القرآن جلد نمبر (۱) ادا امر کرنے کے کام۔
- (۷) تعلیم القرآن جلد نمبر (۲) نواہی سے بچنے کی چیزیں۔
- (۸) تعلیم القرآن جلد نمبر (۳) منکرین کی کہانی قرآن کی زبانی۔
- (۹) تعلیم القرآن جلد نمبر (۴) قرآنی خطبات۔
- (۱۰) تعلیم القرآن جلد نمبر (۵) قرآنی احکام و مسائل۔
- (۱۱) دلچسپ مکالمے (مکالموں کا حسین ذخیرہ)

زکوٰۃ سے متعلق ضروری معلومات

(۱) زکوٰۃ ایک اسلامی فریضہ ہے، ان لوگوں پر فرض ہے جن کے پاس ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس وزن کے زیورات یا ان میں سے کسی ایک کی مالیت کے بقدر مال تجارت ہو اور اس پر سال گزر گیا ہو نیز اس کے ذمہ اتنا قرض نہ ہو۔

(۲) جو رقم شیر یا پونٹ وغیرہ میں لگی ہوئی ہے، اس پر بھی زکوٰۃ ضروری ہے۔

(۳) جب مال پر سال گزر جائے تو زکوٰۃ دے دینی چاہئے، رمضان کا انتظار کرنا ضروری نہیں۔

(۴) ضرورت کے وقت مال کی زکوٰۃ سال پورا ہونے سے پہلے بھی دی جاسکتی ہے۔

(۵) بہتر ہے کہ مستحق کو تلاش کر کے اس تک زکوٰۃ کی رقم پہنچائی جائے۔

(۶) اگر کوئی غریب مستحق زکوٰۃ یا کسی مدرسہ کا نمائندہ زکوٰۃ کی رقم لینے کیلئے آئے۔ تو اس کو حقیر نہ سمجھا جائے، موقع ہو تو اس کو دیدیا جائے ورنہ معذرت کر دی جائے۔

(۷) جن حضرات کا معمول زکوٰۃ دینے کا ہے وہ اس بات کا ضرور خیال رکھیں کہ کسی مخصوص تاریخ یا دن میں سب کو اپنے یہاں نہ بلائیں کہ اس میں شہرت اور دکھلاوا پایا جاتا ہے اور آنے والوں کو تکلیف ہوتی ہے۔

(۸) اگر کسی کا معمول رمضان میں ہی زکوٰۃ دینے کا ہے تو زکوٰۃ کا حساب رمضان سے پہلے لگا کر اول رمضان ہی سے دینا شروع کر دینا چاہئے۔

(۹) ہمارے زمانہ میں زکوٰۃ کا بہتر مصرف مدارس دینیہ کے طلبہ ہیں ان پر خرچ کرنے میں فقراء کی غمگساری اور دین کی حفاظت و اشاعت دونوں فائدے ہیں۔

(۱۰) اگر ایسا کوئی رشتہ دار جس کو زکوٰۃ دینا درست ہے غریب ہو تو اس کو بلا مانگے زکوٰۃ دینی چاہئے، چونکہ مانگنے میں اس کی ذلت ہے۔

(۱۱) زکوٰۃ وصول کرنیوالوں کو بار بار بلانا ایک طرح سے تکلیف پہنچانا ہے جس سے منع کیا گیا ہے۔

(۱۲) زکوٰۃ نکالنے کیلئے صرف رمضان کے مہینے کو خاص کر لینا بھی مناسب نہیں ہے، کیونکہ اس سے محصلین زکوٰۃ کو عبادات اور ذکر و تلاوت میں دشواری ہوتی ہے۔